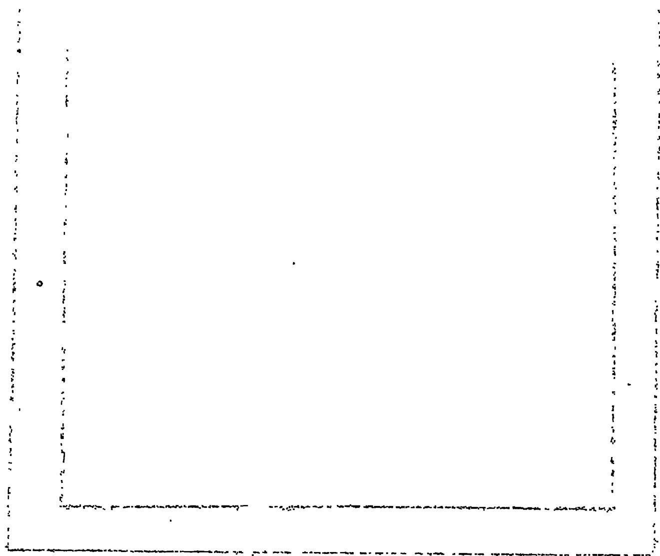
بشارة الفساق



طبع فی المطبع الواقع فی
اکرہ المسمی بمفید
عام سنہ ۱۳



الله

الحمد لله ذی العفو الواسع والعقاب الشدید بین عباده بالاحکام البینة والصلوٰة
والسلام علی اشرف ... افضل ذریته السادة والائمة الطیبین وعلی آله واصحابه وعلینا
معهم وصفوته نفوس ... وبعد: اما بعد یہ ہے کہ اسلام غریب ہو گیا ہے اور زمانہ
قیامت کا قریب آگیا ہے اور مسلمان لوگ تھوڑے سے رہ گئے ہیں اکثر صرف نام کے
مسلمان ہیں اس لیے کثرت فسق وفجور ... رسم ورواج ... ہو گئی ہے جیسے
کہ اگلے پچھلے [illegible] کثرت عبادت کی [illegible] کہ بعد شرک یا کفر کے
کسی گناہ کی سزا اور جزا ایسی سخت نہیں ہے جیسے گناہ کبیرہ کی ہوتی ہے خواہ وہ گناہ عبادت
میں ہو یا معاملہ میں یا عادت میں پھر خواہ اعضا وجوارح سے ہو اور یا دل وخاطر
سے اس گناہ کے جو کچھ نحوست ظلمت ... گھر میں شہر میں ملک میں پھیلتی ہے وہ کسی
دوسرے گناہ صغیرہ سے نہیں پھیلتی اگرچہ اصرار کرنا صغیرہ پر بھی دل کو سیاہ آخرت کو تباہ کرتا ہے

[illegible] گناہ کبیرہ کا [illegible] اگر اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گناہ [illegible] شفاعت [illegible]

[illegible] گناہ سے اتفاقاً [illegible] نصیب ہو [illegible] چاہیے [illegible]

بچنا چاہیے اور [illegible] اگر [illegible] گنہگار شفاعت سے [illegible] تو [illegible]

عذاب و عقاب کا بالکل [illegible] کسی طرح جہنم میں نہ جاویگا [illegible]

آیات و حدیث میں اعمال بد و افعال کبیرہ پر اہل اسلام کے لئے وعید دخول نار کی آئی ہے

[illegible] زیادہ رہیگا [illegible] جو شخص [illegible] عذاب میں [illegible]

جہنم میں عذاب [illegible] حساب و عقاب [illegible] پہنچا ہے [illegible]

مقرر [illegible] کہ مرتکبان کبیرہ و عاصیان اہل اسلام ہمیشہ دوزخ کی [illegible] فساق و فجار [illegible]

جہنم [illegible] احادیث میں آئی ہے اور [illegible] بشارت [illegible]

سنا دیجاوے تاکہ یہ لوگ معلوم کریں کہ نتیجہ انکے اعمال بد کا کیا ہوگا مقدمہ [illegible]

ارتکاب گناہ کبیرہ کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ صورت ہے کہ حالت شباب میں [illegible]

[illegible] نادانی یا ناتجربہ کاری سے کوئی گناہ [illegible]

شیطان [illegible] بہ برکت صحبت [illegible] ہو گیا [illegible] توبہ کر لے دوسری صورت یہ ہے

کہ اوس گناہ کو ایک عادت دائمی ٹھیرالیا ہے اگر اتفاقاً توبہ بھی کی تو پھر توڑ ڈالی جسکی
پہلی صورت مین تو توبہ اپنا اثر دکہاتی ہے گناہ کو مٹادیتی ہے بلکہ ایسے تائب کو برابر
متقی کے بناہ ہی ہے گو کیسا ہی گناہ کیون نہ کیا ہو زنا چوری شراب خواری وغیرہا
دوسری صورت مین نوبت کفر کی پہونچ جاتی ہے دل سیاہ ہوکر پتھر کا نقش ہوجاتا ہے
نوبت ختم وطبع ورین کی پہونچتی ہے نعوذ باللہ منہ پھر جو گناہ توبہ کرنے سے محل عفو مین
تہا اوسکا وبال توبہ توڑنے سے پھر عود کر آتا ہے نہ پچھلے گناہ معاف نہ اگلے سوا ایسا
دل فاسقون فاجرون کا دل ہوتا ہے جنکے دل سے لذت گناہ کی کسیطرح نہین جاتی
جب جوش اوٹھتا ہے تو بھی کسی بڑے ہی گناہ کرنے کو چاہتا ہے انہین یہ ہمت کسیکو
کبھی نہین ہوتی کہ فلان عادت بد کو چھوڑ دینا چاہئے بلکہ جسقدر عمر زیادہ ہوتی ہے
حوصلہ عیش وعشرت ومعصیت ولہو ولعب کا زیادہ ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ اسی حال
مین ناگہان موت آجاتی ہے سارا عیش دہرا رہتا ہے حسرت وافسوس ہمراہ جاتا ہے قبر
دوزخ کا ایک گڑہا ہوجاتی ہے جنازہ بہاری ہوجاتا ہے مونہہ پر سیاہی آجاتی ہے
پھر نہ کوئی یار وفادار کام آتا ہے نہ کوئی عاشق زار گناہ ایسی چیز ہے کہ جسکے دل مین
اوسکا عزم سما جاتا ہے گو ابھی اوس گناہ کو نہین کیا ہے فقط ارادہ ہی جم گیا ہے
لیکن ظلمت اوسکے چہرے پر نظر آنے لگتی ہے خدا کی پھٹکار برسنے لگتی ہے پھر جب اوسکی عادت
کرلی تو لعنت کا مینہ برستا ہے جیسے ہمیشہ شراب پینا زنا کرنا سود کہانا بی بی کا شوہر کو
ناراض رکہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقسیم امت کی دو طرح پر رکہی ہے
ایک مومن متقی دوسرا فاجر شقی قرآن پاک مین فساق فجار کا ذکر ہمراہ کفار کے کیا ہے
نہ ہمراہ اہل ایمان کے اگرچہ فاسق کو حکم کافر کا نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو رشتہ
فسق وفجور کا کفر کے ساتھ ہے وہ ایمان کے ساتھ نہین ہے اسی وجہ سے فاسق فاجر
لوگ اہل ایمان سے نفرت کرتے ہین اہل تقوی کو اجنبی وغیر وبیگانہ سمجھتے ہین فساق فجار

کفار ایسے نماز روزہ پر لوگون سے محبت رکھتے ہین کیونکہ تارک نماز و روزہ عمداً شرع
مین کافر ہوتا ہے بلکہ بعض مسلمان عورتین کافرون سے بہی یاری آشنائی زناکاری کرتی
ہین اگر فسق کو کفر سے الفت دلی ایمان سے عداوت جانی نہوتی تو مسلمان کہلا کر کسی ہندو
سے ہرگز آشنائی نکرتین کسبیون خانگیون کٹنیون کی صحبت پسند نہ آتی لیکن جب نیک عورتون
سے واسطہ نرکہا ان خبیثات و خبیثین کو واسطے دوستی آشنائی و صحبت کے پسند کیا تو معلوم
ہوا کہ کفر کی رات آئی ایمان کا دن گیا اسیطرح جتنے مرد فاسق فاجر ہین وہ صحبت اہل علم و دین
سے بہاگتے ہین لچون شہدون کو اپنا ہمنشین بناتے ہین معلوم ہوا کہ فسق کو کفر سے قرابت
قریبہ حاصل ہے یہہ امر کیا تہا کہ ان حضرات بابرکات کو سرحد کفر تک بخوبی رسائی کرتا
ہے یہی وجہ ہے کہ شرع شریف مین جس جگہہ مسئلہ کفائت نکاح کا لکہا ہے وہان یہہ بہی ذکر
آیا ہے کہ مومن فاسق کا کفو نہین ہوتا ہے قرآن و حدیث سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ
مومن کسی فاسق کافر سے رشتہ نکرے دوستی نرکہے برادری کا سا برتاؤ نکرے بلکہ ایسے
لوگون کو حقیر و ذلیل سمجہے اول نصیحت کرے اگر وہ راہ راست پر آجاوین تو بہتر ورنہ ب
مجبوری دل سے بیزار رہے گو بضرورت دنیاوی ادنے لین دین کا کام پڑے مگر آجکل بڑا
خیر خواہ دوست جانی رشتہ دار حقیقی وہی شخص ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فاسق فاجر ہو صلہ
رحم بہی اوسی کے ساتہہ زیادہ ہوتا ہے برادری کا برتاؤ بہی اوسی سے زیادہ رہتا ہے
گو اوسکا نسب بہی مثلاً صحیح نہو مان باپ کا نکاح بہی ثابت نہو حالانکہ شرع شریف مین صحیح النسب
حقیقی بہائی بہن باپ چچا سے جبکہ وہ دشمن خدا فسق و بدعت فاجر الکل ہون ترک برادری کا
حکم آیا ہے وہان تو یہہ شدت یہان یہہ آسانی پہر اگر یہہ صریح خدا و رسول کے ساتہہ ضد نہین
ہے تو کیا ہے بہرحال آفات فسق و فجور کے بےحساب ہین ساری خلق اسمین گرفتار ہے الا ماشاء اللہ
گرفتاری بہی کیسی کہ انہین کامون کو دین سمجہہ لیا ہے زناکاری شرابخوری رقص سرود کہیل
تماشا لہو و لعب اسراف ریاکاری حق تلفی ناانصافی ظلم کو عبادت ٹہیرا لیا ہے جو نفس و شہوت

شہوت دل کو مجبور قرار دیا ہے جب منع کرو نہ مانے وہ کلمے نکلتے ہین جن سے خوف کفر کا ہوتا
ہے آخرکار پھر ہین ایکدم بھی نہ خدا یاد آتا ہے نہ موت نہ قبر نہ حشر نہ نشر نہ جہنم کو یاد کرکے عذاب دوزخ
کا اسی جگہ ہے یہ بیان کا فقط چند منٹ کا ہے جو عیش کرلیا وہی غنیمت ہے پھر یہ لذت کہان
نصیب ہوگی یہی قول اگلی امتون کا تھا جنپر طرح طرح کا عذاب الٰہی دفعتاً فوقتاً موافق
گناہ ہر امت کے نازل ہوا آدمی سوچے تو معلوم کرسکتا ہے کہ دنیا کی کوئی لذت ایسی
نہین ہے جسکو کوئی فرد بشر جو باشعور ہے ہنگام ترک کرسکتا ہو پھر اوس خواہش کو ناجائز طور پر کرکے
مستحق جہنم ہونا بجز حماقت کے اور کیا ہے یہ خواہش یہ ہے کہ مرد عورت سے صحبت کرے
عورت مرد سے جماع کرے اوسکے لیے نکاح مقرر ہے زنا مین بھی یہی صحبت کرنا ہوتا ہے نہ
اور کچھ مگر نکاح سے چہرہ نورانی رہتا ہے زنا سے مونہہ کالا ہوجاتا ہے اگر مرد کا دل کسی
عورت پر آجاوے تو وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کرے وسوسہ شیطانی دور ہوجائیگا
اسلیے کہ جو چیز اوس عورت کے پاس ہے وہی اس بی بی کے پاس بھی ہے عورت کا بھی
اگر کسی مرد کو دیکھکر بہکے اپنے شوہر کے پاس آکر صحبت کرے جو چیز اوس مرد کے پاس ہے وہی
اس شوہر کے پاس بھی ہے رہی کراہت منظور شرع کا سو اسمین سارے مرد عورت برابر ہین
لذت جماع مین بھی سب انسان یکسان ہین پھر زناکاری کی کیا حاجت اگر یون کہہ سکتے
ہین کہ تنہی کی حاجت ہے مرد کو بصورت ضرورت کے چار نکاح تک کی ایک وقت مین اجازت
ہے اس سے بہتر اور کیا صورت حفظ کی زنا سے ہوگی ورنہ سو دو سو چار سو بلکہ ہزار عورتان
سے اگر حرام بھی کیا تو ابھی ہزارون عورتین دنیا مین باقی رہگئین ہین جنسے کسطرح زنا نہین
کرسکتا ہے پھر اس روسیاہی سے کیا حاصل ہان جنکی آبادی بدون زنا کے نہین ہوسکتی
ہے عورت بھی بعد موت شوہر یا طلاق شرعی یا خلع کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے پھر کیا ضرورت
ہے کہ حرام کرے جیسے اور بات یہ ہے کہ شرفا کی عورتین مثل کسبیون کے بیحیا نہین ہوتین انکے مرد
مثل حرامزادون کے بے شرم نہین ہوتے سو جو لطف صحبت کا ترک باحیا کے پاس ملتا ہے

یا مہر یا حیا سے عورت کو حاصل ہوتا ہے وہ لطف ہرگز ان ناپاکون مین نہین ہوتا بلکہ جس
کام مین مثل حیوانات کے ہوتے ہین منتہا بطریق تنزل یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت لطیف مزاج
اپنی بی بی کو بھی ہم مذاق اپنا کر سکتا ہے اسیطرح خوش مزاج بی بی شوہر کو خوش مزاج
بنا سکتی ہے بلکہ جسقدر بے تکلفی و محبت میان بی بی سے کریگا یا بی بی میان سے الفت
کریگی باہم حق شرعی کا بلحاظ رکھا جائیگا تو یہہ سارا معاملہ باہمی انکا عبادت ٹھہریگا جسطرح
بیجا بی بی کرنا بھڑوا اور دلبران بازاری کی موجب شقاوت و بدبختی کا ہوتا ہے اسیطرح عمدہ
شراب کے بار اللہ ہے حق کی سرور سے اشعار حسنہ کا پڑھنا سننا ہے طہارت مکان کی
عمدگی لباس کی درستی سواری کی اگر واسطے اظہار شکر نعمت الٰہی کے نہ بطریق نازش
و اسراف کے تو ہرگز شرع اوس سے مانع نہین ہے قل من حرم زینة اللہ التی اخرج
لعبادہ والطیبات من الرزق اسیطرح عمدہ طعام کھانا منع نہین گھر کی آرایش قطعات
آیات و رباعیات نصائح وغیرہا سے جو بقلم جواہر رقم کتبہ ہون مباح ہے پھر کیا ضرورت
ہے کہ تصویر کے چوکٹے لگا کر گھر کو بتخانہ بنایا جاوے رحمت کے فرشتون کا آنا جانا بند کیا
جاوے کتے پالے جاوین کبوتر گھر سے نکالے جاوین علی ہذا القیاس جس امر کو نحس سمجھا جاتا
ہے مثل اوسکی یا نظیر اوسکا شرع شریف مین موجود و جائز ہے پھر صورت شرعی کو چھوڑ کر
صورت منکر کو اختیار کرنا صریح دلیل ہے اس بات کی کہ قسمت مین جہنم لکھی ہے تقدیر
مین دوزخ تحریر ہو چکی ہے اللھم احفظنا اب بعد ختم اس مقدمہ مختصر کے جسکی تفصیل کو ایک
دفتر طویل کافی نہین ہو سکتا ہے اس رسالہ مین بجائے باب و فصل کے سرخی بشارت
لکھی جاتی ہے فاسقون فاجرون کو مژدہ عقاب و عذاب دیا جاتا ہے نوید جہنم و دوزخ
سنائی جاتی ہے جسطرح قرآن پاک مین آیا ہے فبشرھم بعذاب الیم اور حدیث مین
فرمایا ہے ابشروا بالنار ہم امید کرتے ہین کہ اس رسالہ کے پڑھنے دیکھنے سے ایمان مومنین
کو قوت ہوگی جس فاسق فاجر کی تقدیر مین توبہ لکھی ہے اوسکو توبہ نصیب ہوگی ورنہ اندھے

انکے سامنے رونیکا کچھہ فائدہ نہین ہان اتنا ضرور ہے کہ جو اشخاص افعال بد و اعمال کبیرہ کا مقر ہے اور فساق فجار امت اسلام کو اوسپر آگاہی نہین ہے کیفیت بد انکو اطلاع حاصل ہوجاویگی حجت الٰہی اونپر تمام ہوگی ہم بہی نزدیک خدا کے بری الذمہ ٹھیرینگے اسلئے کہ ہمارا کام فقط زبان سے کہنا دل سے بیزار رہنا ہے ہمکو یہہ قدرت نہین ہے کہ ہم کسی منکر کو ہاتہہ سے مٹادین یہہ کام روسا کا ہے سو وے سب زیادہ مبتلا و فسق مین مجبور رہے ہین انکو اس سے کیا غرض کہ ایمان رہا یا گیا انکو تو فقط اپنے جی کی خوشی دیکہہ چین سے لہو ولعب و عیاشی سے کام ہے کل مینہا اختلاق مگر وہ وقت اب قریب آگیا کہ یہہ لوگ بہی نتیجا اپنی اس آزادی و عیش پردازی کا آنکہہ سے دیکہہ لینگے پہر دنیا و آخرت مین اپنے نصیب کو پہوٹا پہوٹ کر روئینگے خدا و رسول کی نافرمانی اس جرأت و بیباکی کے ساتہہ کچہہ کہیل تماشا نہین ہے اسکی حقیقت جسوقت کہ کہلیگی تب آنکے دل کا بہاؤ بخوبی معلوم ہوجاویگا انشاء اللہ تعالےٰ ؁

بشارت از بہر ریاکاران

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ قیامت مین شہید و عالم و قاری و دولتمند کو نعمت یاد دلاکر پوچہینگے کہ تونے کیا کام کیا ایک کہیگا مین شہید ہوا دوسرا کہیگا مین نے علم سکہا یا تیسرا کہیگا مین قرآن پڑہا کرتا تہا چوتہا کہیگا مینے جہان تیری خوشی تہی وہان مال خرچ کیا ان سب سے کہا جاویگا تم جہوٹے ہو تو اسلئے لڑا کہ بہادر کہلاوے تونے اسلئے علم سکہایا کہ عالم مشہور ہو تونے اسلئے قرآن پڑہا کہ قاری کہلاوے تو نے اسلئے مال اوڑہایا کہ سخی مشہور ہو پہر حکم ہوگا کہ ان سبکو مونہہ کے بل گہسیٹکر دوزخ مین ڈالدو یہہ خلاصہ ہے حدیث طویل کا جسکو مسلم و نسائی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے **فائدہ** معلوم ہوا کہ ریا افضل اعمال کو بہی فاسد کردیتی ہے بجاے مغفرت کے سیر جہنم کراتی ہے

نحوست ہے یا گناہ ولا فرحم ہوتا گناہ ظاہر ہی ہے تو بعض لوگ بچ بھی جاتے ہیں لیکن اعمال اور عبادات و طاعات
تو جنکا ظاہر بہت اچھا ہوتا ہے انکو ریا اندر ہی تباہ کر دیتی ہے ہزار میں ایک بھی مخلص نہیں ہوتا
ریا کی بہت سی قسمیں ہیں کہ ریا چھپا شرک ہے جب دوسرے کے دکھانے سنانے کو یا شہرت
و نام وری کے لیے کام کیا تو گویا وہ دوسرا اسکا معبود ٹھیرا اور وہ اسکا عابد ہوا ٭

سر راہ تو ہمان خواہد بود	تخم حق ہرچہ ولت ریا نبود

حدیث ابی بن کعب میں صاف فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس امت میں سے کوئی کام
آخرت کا دنیا کے لیے کیا تو آخرت میں اوسکا کچھ حصہ نہیں ہوگا اسکو احمد و ابن حبان و
بیہقی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اس خوش نصیبی کے سوا ایک نتیجہ یہ ہے
کہ حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے جسنے سنایا لوگون کو کام اپنا اللہ اوسکو سب کے سامنے
حقیر و ذلیل کریگا رواہ الطبرانی بسند صحیح والبیہقی اسیطرح جو کوئی اپنا کام دکھلا
دکھاتا ہے تو اللہ اوسکا کام سبکو دکھا دیگا یعنی اوسے بازار کر رسوا و فضیحت کریگا رواہ
الشیخان اس رسوائی سے بڑھکر ایک یہہ نحوست ہے کہ جو کوئی آدمی کوئی عمل آخرت کا کرتا ہے
مگر ارادہ آخرت کا نہیں رکھتا ہے تو وہ سارے آسمانوں اور زمین میں ملعون ہوتا ہے اسکو
طبرانی نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے بلکہ حدیث جارود میں مرفوعاً یون آیا ہے کہ
جسنے دنیا کو عمل آخرت کے ساتھ طلب کیا اوسکا موںہہ بگاڑ دیا جاتا ہے اور اسکا ذکر مٹ جاتا ہے اور اسکا
نام جہنم میں لکھ لیا جاتا ہے رواہ الطبرانی حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے
کہ جہنم میں ایک جنگل ہے اوسکا نام جب الحزن ہے جہنم اس جنگل سے ہر دن سو بار پناہ
مانگتی ہے اوسمیں ریاکار قاری داخل ہونگے رواہ الترمذی طبرانی میں بجاے قراء کے
مطلق ریاکار آئے ہیں یہہ ریا سب اعمال میں ہوتی ہے کیا علم کیا صدقہ کیا حج کیا جہاد کیا
ہجرت کیا روزہ کیا صرف مال و طعام و لباس و مکان و مرکب وغیرہا حدیث شداد بن اوس
میں مرفوعاً آیا ہے جسنے روزہ نماز صدقہ ریا کے لیے کیا وہ مشرک ہوا رواہ البیہقی بلکہ

حدیث ابی سعید خدری مین ریا کو فتنۂ دجال سے بھی زیادہ خوفناک بتایا ہے لوگون کے
دکھانے کو اچھی طرح نماز پڑھنا شرک خفی ٹھیرایا ہے رواہ ابن ماجہ والبیہقی حدیث محمود
بن لبید مین ریا کا نام شرک اصغر بتایا ہے رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ شداد نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہوت خفی ریا کاری شرک ہے رواہ ابن
ماجہ والبیہقی حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے معلوم ہوا کہ اگر سو نیک کام مین بھی
لگاؤ ریا کا ہے تو یہ شخص مشرک ہے سارا کیا ہوا اسکا اکارت ہے نتیجہ حدیث سے یہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح بعض حسنات سارے سیئات کو مٹا دیتے ہین اسیطرح بعض سیئات
بھی سارے حسنات کو خاک مین ملا دیتے ہین جیسے ریا یا ناراض رکھنا عورت کا شوہر کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ مجھکو ڈر تمپر اس شرک اصغر کا یعنی
ریا کا رواہ احمد باسناد جید عن محمود بن لبید وابن ابی الدنیا والبیہقی
جس کام مین ریا ہے وہ کام خدا کے لئے نہین ہوا ہے اوس کام کا اجر وہی دے جسکے لئے
کیا گیا ہے سو وہ کیا خاک دیگا بیچارہ خود درماندہ شفاعت کجا یہ ریا چیونٹی کی چال سے بھی
زیادہ مخفی ہوتی ہے اسکا بچنا بڑے سعادتمندون کا کام ہے نہ ہر انسان کا اسکا علاج
یہ ہے کہ یون کہے اللھم انا نعوذ بک من ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک
لما لا نعلمہ اس دعا کو احمد وطبرانی وغیرہما نے مرفوعًا ابو موسی اشعری سے روایت کیا ہے
حاصل بحث یہ ہوا کہ شخص ریاکار مشرک ذلیل خوار جہنمی دوزخی ہوگا اللھم احفظنا
وارحمنا وتب علینا

بشارت متبعین

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے نکالی ہمارے اس کام
مین ایسی چیز جو اوسمین نہین ہے وہ مردود ہے رواہ البخاری ومسلم ابو داؤد کا

لفظ یہ ہے جس نے کیا کوئی کام بر خلاف ہمارے حکم کے تو وہ مردود ہے مسلم کا اور لفظ
یہ بھی ہے جس نے کیا کوئی ایسا کام جس کا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے اس حدیث سے اوس
شخص کا اور اس چیز دونوں کا مردود ہونا نکلتا ہے معاویہ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا فرمایا جو لوگ
تم سے پہلے تھے اہل کتاب میں سے وہ بہتر فرقے ہو گئے یہ امت تہتر فرقے ہو جاوے گی بہتر
فرقے دوزخی ہیں ایک جنتی وہ فرقہ جماعت ہے رواہ احمد و ابو داؤد جماعت سے
مراد اس جگہ گروہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین کا ہے کہ ان سب کی ایک ہی چال ڈھال
تھی یا فقط صحابہ مراد ہیں پھر جو کوئی شخص انکی چال ڈھال پر ہوگا وہ جنتی ہے حدیث
عائشہ میں ہے چھ قسم کے لوگوں پر لعنت خدا کی اور ہر نبی مستجاب الدعوۃ کی آئی ہے از انجملہ ایک
تارک سنت بھی ہے رواہ الطبرانی و ابن حبان حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے
جب فقط ترک سنت سے لعنت پڑتی ہے تو جو کوئی عامل بر بدعت یا محدث بدعت ہے وہ
بالاولیٰ ملعون و مردود ہوگا غضیف بن حارث سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نہیں نکالی
کسی قوم نے کوئی بدعت مگر اوٹھ گئی مثل اوسکی ایک سنت سو تمسک کرنا سنت سے بہتر ہے
نکالنے بدعت سے رواہ احمد والبزار معلوم ہوا کہ بدعتی قوم میں کوئی سنت باقی
نہیں رہتی ہے تو یہ سب بسبب ترک سنت کے زبان نبوت پر ملعون ہوتے ہیں انس
بن مالک کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ اللہ نے پردہ میں رکھا ہے توبہ کو ہر بدعتی سے جب تک
کہ وہ اپنی بدعت کو ترک نہ کرے رواہ الطبرانی اس حدیث کی سند حسن ہے معلوم ہوا
کہ بدعتی کو توبہ میسر نہیں ہوتی بلکہ حدیث حذیفہ بن یمان میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبول نہیں کرتا اللہ بدعتی سے نماز نہ روزہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد
نہ نفل نہ فرض وہ اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے رواہ ابن ماجۃ
یہ بہت بڑی بشارت ہے واسطے اہل بدعت کے خواہ ایک بدعت میں مبتلا ہوں یا بہت

بدعات ہین کہ نہ کوئی انکی عبادت فرض و نفل قبول ہو تو یہ میسر آپ اتر جیسے زیادہ وہ
اور کیا چاہیئے جو راضی ہون سارے کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بچے
تم دور رکہو اپکو محدثات سے بیشک ہر محدثہ یعنی بدعت گمراہی ہے رواہ ابو داود
والترمذی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس حدیث مین ہر بدعت کو ضلالت فرمایا پر اہل
بدعت کہتے ہین یون نہین ہے بلکہ بعضی بدعت حسنہ ہوتی ہے یعنی سیئہ کیہ شمار جو
ہے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بالکل دلیل کے بہر دور کہتے ہر بدعت
کا ضلالت ہونا حدیث صحیحین مین بہی آیا ہے مسلم وابن ماجہ نے جابر سے اوسکو روایت
کیا ہے لفظ حدیث کا یہ ہے کہ بہتر بات اللہ کی کتاب ہے بہتر چال محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی چال ہے بدتر سب امور مین محدثات ہین ہر بدعت ضلالت ہے معلوم ہوا
کہ سوا کتاب و سنت کے جو کچہ ہے وہ بدعت ہے یہ بہی اس سے نکلا کہ بدعت والے
تارک کتاب اللہ و ہدی نبوی ہوتے ہین ایک اور بڑی منقبت اہل بدعت کی حدیث
عمرو بن عوف مین مرفوعا یہ آئی ہے کہ جسنے نکالی کوئی بدعت ضلالت جسکو اللہ و رسول
پسند نہین کرتے تو اوسپر گناہ اون سب لوگون کا ہوگا جو اوسپر عمل کرینگے الخ رواہ
الترمذی وابن ماجہ ترمذی نے کہا اسکی سند حسن ہے منذری نے کہا اسکے شواہد
ہین گویا اہل بدعت کے لئے یہ ایجاد اپکی صالحات باقیات سے ہے خدا بیار کرے
ہم غربا کو اس نعمت عظمی سے محروم فرماوے ۔

بشارت ابتداء البشر

جریر نے کہا مضر کی قوم ننگے بدن تلوارین لٹکائے ہوئے پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چہرہ انکی محتاجی دیکہکر متغیر

ہو گیا انتھی پھر یا کسی نے دینار کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے گیہون کسی نے جو کسی نے کھجور
صاع تھین دیئے ایک انصاری نے ایک کیسہ لاکر دیا پھر لوگ پیچھے پیچھے بہت سا طعام و کپڑا
جمع ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا فرمایا جسنے نکالی اسلام
مین کوئی سنت نیک یعنی اچھی چال اوسکو اجر ہے اوس چال کا اور اجر ہے اوسکا جو کوئی
عمل کریگا اوسپر بعد اوسکے بغیر اسکے کہ اون لوگون کا اجر کم ہو اور جسنے نکالی اسلام مین
کوئی چال بری اوسپر گناہ ہے اوس چال کا اور گناہ اوسکا جو کوئی چلے اوسپر بغیر اسکے
کہ اون لوگون کا گناہ گھٹے - رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ والترمذی مختصراً
معلوم ہوا کہ ابتدا شر مین بہت بڑا فائدہ ہے کہ قیامت تک سب عمل کرنیوالون کے گناہ اسکے گلے
منڈھتے ہین یہ مضمون حدیث حذیفہ مین بھی آیا ہے حاکم نے اوسکو صحیح الاسناد کہا ہے صحابہ
نے اس قوم کو صدقہ دیا اب قیامت تک جو کوئی کسی محتاج سے اسیطرح کا سلوک کریگا اوسکا اجر
انکو بھی ملیگا اوسکو بھی ملیگا اسیطرح جو کوئی برا کام جاری کر جاتا ہے یا کسی گناہ و بدعت
کو نکال جاتا ہے تو اوسکو جزا اوس گناہ و بدعت کی مثل اپنے گناہ کے ہونگے قیامت تک
ملتی ہے اس سے زیادہ اور کیا سعادت ہوگی ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی جان ظلم سے قتل نہین کیجاتی مگر پہلے بیٹے آدم پر ایک حصہ اوس
خون کا ناحق ہوتا ہے سبب اول اوسی نے سنت قتل نکالی ہے - رواہ الشیخان والترمذی
اسیطرح جسنے زناکاری جاری کی یا شراب خواری نکالی اپنے گھر یا شہر یا قوم یا ملک مین اوسکو
جہان بھرکے زانی شرابی کا گناہ ملیگا وعلی ہذا القیاس ؛

بشارت تعلم علم لغیر وجہ اللہ

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے سیکھا ایسا علم جس سے
خدا مقصود ہو نہین سیکھا اوسکو مگر اسلئے کہ پاوے کچھ اسباب دنیا کا تو وہ قیامت کے دن

جنت کی ہوا بھی نپاویگا رواہ ابو داؤد وابن ماجہ وابن حبان حاکم نے کہا یہ حدیث
شرط بخاری ومسلم پر ہے اس حدیث مین بہت بڑی بشارت ہے اون علما کو جو شہرت کے لئے علم دین
کو وسیلہ تحصیل دنیا کا نہین بناتے جیسے آجکل کے قاری واعظ مجلس نشین کر عوام کو دام تزویر مین لاکر
دنیا کماتے ہین بڑے مولوی صاحب بنے شیخ صاحب کہلاتے ہین وخواتین کو لاتے ہین نذرین
لیتے ہین اہل حق کا رد کیا کرتے ہین ہر جگہ مناظرہ کرنے کو طیار رہین کعب بن مالک نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جس نے طلب کیا علم واسطے کہ مقابلہ کرے علما سے
جھگڑے سفہا سے یا پھیرے منہ لوگون کا اپنی طرف تو داخل کریگا اوسکو اللہ دوزخ
مین رواہ الترمذی وابن ابی الدنیا والحاکم شاہدا والبیہقی ترمذی نے کہا
یہ حدیث غریب ہے آجکل کے علما رواۃ اشارہ اور مضرت سب اسیطرح کے ہین انکے لیے اس
بشارت کو دیکہا بڑی نعمت عظمیٰ سمجھو اس حدیث کو ابن حسن وغیرہ نے کئی الفاظ کی طرق
سے روایت کیا ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کچھ لوگ میری امت کے دین مین
فقیہ بنین گے قرآن پڑھین گے کہین گے کہ ہم امیرون کے پاس جاتے ہین اونسے دنیا
لیتے ہین دین اپنا انسے بچاتے ہین مگر یہ نہین ہو سکتا کہ خاردار درخت سے کانٹا ہی چنا
جاویگا اسیطرح امیرون کے قرب سے بھی خطائین ہاتھ لگین گی رواہ ابن ماجہ
ورواتہ ثقات یہ حدیث معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس امت
کے فقہا اکثر ہمنشین امرا عمدہ دار منصبدار رئیس سار ہے ہین خدا نے اہل حدیث کو انکا
اس بلا سے بچایا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جس نے سیکہا پھیرنا بات کا اسلیے
کہ لوگون کے دل قید کرے تو قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نہ نفل نہ فرض رواہ ابوداؤد
آجکل تو یہی بہت بڑا فخر ہے کہ زور تقریر سے عوام کو دام مکر مین لاوے کسی حق گو کو منہ
کا لیان سناوے ذرا سی بات کو دو چار ورق یا چند جزو مین مجادل متکلم بنکر لکھدے
جس سے یہ بات معلوم ہو کہ فلان فقیہ صاحب بڑے مقرر ہین انکی بات سب پر بالا

رہتی ہے کہ وہ تقریر گذشتہ یا قصص الجمل ہی کیون نہ ہون انسے عمدہ کام کے لئے الیسی ہی قدرت درکار ہے

بشارت کتم علم

ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی سوال کیا گیا علم سے پھر اوسنے چھپایا تو دن قیامت کے اوسکو آگ کی لگام لگائی جاویگی رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ وابن ماجہ وابن حبان والبیہقی وقال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے جسنے چھپایا علم کو اوسکو آتش دوزخ کی لگام لگائی جاویگی رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح لاغبار علیہ علم سے مراد اسجگہ علم قرآن وحدیث کا ہے نہ اسکے سوا اور دوسرے مصطلح کا حدیث ابو سعید خدری کی مرفوعا اسکی شاہد ہے کہ جسنے چھپایا وہ علم جس سے لوگون کو نفع ہو امر دین میں تو اوسکو آگ کی لگام ڈالی جاویگی رواہ ابن ماجہ سو ظاہر ہے کہ سوا کتاب وسنت کے کوئی علم نافع نہیں ہے جسکو یہہ علم آتا ہو تو اوسکو چھپانا اس علم کا اور نہ بتانا مسئلہ کا سائل کو حرام ہے ایسا شخص لائق دوزخ ہوتا ہے بلکہ حدیث جابر بن عبد اللہ میں مرفوعا یہہ بھی آیا ہے کہ جب پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو جو کوئی حدیث کو چھپا دیگا اوسنے گویا ما انزل اللہ کو چھپایا رواہ ابن ماجہ جسطرح رافضی سلف امت پر لعنت کرتے ہین اسیطرح آجکل اہل بدعت نے محدثین پر تبرا کرنا شروع کر دیا ہے سگ زرد برادر شغال مگر یہہ نہ جانا کہ فریاد شغال وبال شغال ست یہہ بھی گویا روافض کیطرح فوارہ لعنت بنگئے ہین اسوقت مین حدیث کا چھپانا ایسا ہے جیسے کوئی وحی الٰہی کو چھپا دے سو ایسا آدمی خدا کا دشمن ابلیس کا دوست ہوتا ہے حفظنا اللہ عن ذلک ؛

بشارت علم بے عمل وقول بلا فعل

حدیث زید بن ارقم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ دعا کی ہے اللہم انی اعوذ بک
من علم لا ینفع رواہ مسلم والترمذی والنسائی معلوم ہوا کہ عالم بے عمل سے آنحضرت پناہ چاہتے تھے کیونکہ
ایسا عالم جاہل سے بدتر ہے کیونکہ اوسکے حق میں یہہ بات ہے جو عذر وہیں جاہل کا سنا جاتا ہے اور اگر نفظ علم
والے کا عالم ہے علم قرآن وحدیث سے محروم ہے تو وہ سرے ہی سے شمار علما میں نہیں ہے
اگر ہے تو بالاولے ایسا ہوا کہ جیسے شہر سے بانگتے ہیں حدیث اسامہ بن زید میں مرفوعاً آیا
ہے کہ ایک آدمی کو دن قیامت کے آگ میں ڈالیں گے وہ اپنی آنتوں کو اسطرح سے لیکر چکر
کھانے لگا جیسے گدہا چکی کو لیکر پھرتا ہے سب دوزخی جمع ہوکر پوچھیں گے تیرا کیا حال ہے
تو تو ہمکو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا تھا وہ کہیگا میں تمکو شر سے منع کرتا تھا مگر خود اوسی شر
کو بجا لاتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا کہ ایک قوم
کے ہونٹوں کو مقراض نار سے کترتے ہیں میں نے پوچھا یہہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا تمہاری
امت کے خطیب ہیں کہ جو کہتے سو نہ کرتے رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ ورواہ ابن
ابی الدنیا وابن حبان والبیہقی من حدیث انس ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ
یہہ لوگ قرآن پڑہتے تھے مگر اوسپر عمل نہ کرتے دنیا میں سیکڑوں حافظ قاری مولوی ہر جگہ
ہیں جو قرآن پڑہتے ہیں وعظ ونصیحت کرتے ہیں تالیف تصنیف فرماتے ہیں مگر خود فضیحت
دیگران را نصیحت سو انکے لئے یہہ بشارت عظیم دیکھی چاہئے

واعظان کین جلوہ بر محراب ومنبر میکنند	چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند
صد بستہ شہرہ واعظ گر بس بلند شدستہ	ربین گوش گرانی کہ واشتم دارم

انس بن مالک کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شعلہ آتش دوزخ
بت پرستوں سے پہلے قاریوں کیطرف لپکے گا وہ کہیں گے اسے پہلے ہم سے کیوں شروع
کیا گیا جواب ملیگا کہ عالم مثل غیر عالم کے نہیں ہے رواہ الطبرانی وابو نعیم حدیث
معاذ بن جبل میں شرار علما کو شرار ناس فرمایا ہے اسکو بزار نے روایت کیا ہے حدیث ابی ہریرہ

مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب سے زیادہ عذاب دن قیامت کے اوس عالم کو ہوگا جسکو اوسکے علم نے
نفع نہ دیا رواہ الطبرانی والبیہقی نفع نہ دینے سے یہہ مراد ہے کہ اوس علم پر عمل نہ کیا عمل کیا
اب تو دیدہ و دانستہ خلاف معلوم کے عمل کرتے ہین بڑی عمدہ عبادت اہل رائے و علماء سوء دنیا
طلب بندگان شکم کی یہہ ہے کہ کسی حق مسئلہ کو زور تقریر سے باطل ٹھیراوین کسی عالم حقانی کو
بہایل کہدین کسی متقی کی آبرو لے ڈالین کسی کے رد مین تیر انکہہ چلادین کسی پر افترا کرین کسی
خوش عقیدہ کو مخبری کرکے بلا مین پہنسادین آج نفع علم کا یہہ رہگیا ہے کچہہ مضائقہ نہین اسکے
طفیل مین صدارت جہنم بہی تو ملیگی جس جگہہ اور بہی انکے ہمدرد جمع ہونگے خدا مبارک کرے حدیث
عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے بڑا ڈر مجھکو تمپر بعد اپنے ہر منافق زباندان کا ہے رواہ
الطبرانی فی الکبیر والبزار ورواتہ محتج بہم فی الصحیح ورواہ احمد من حدیث
عمر رضی اللہ عنہ دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ وہ ایسی بات کہتا ہے
جسکو تم پہچانتے ہو ایسا کام کرتا ہے جسپر تم انکار کرتے ہو یعنی کہتا کچہہ ہے کرتا کچہہ ہے اسکو طبرانی
نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے ؎

بشارت دعوی علم

موسی علیہ السلام نے کہا تہا کہ مین سب سے بڑا عالم ہون حکم ہوا ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین مین
ہے وہ تجہ سے زیادہ علم رکہتا ہے یعنی خضر پہر یہہ اونکے پاس گئے اسکو شیخین نے ابی بن کعب
سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہہ قصہ قرآن شریف مین بہی آیا ہے معلوم ہوا کہ دعوی اعلمیت کا کرنا
بالکل غلط ہے اللہ کے بندون مین ایک سے ایک زیادہ علم رکہتا ہے اہل رائے تو سرے سے
علم ہی نہین رکہتے دعوی اعلمیت کا کیا کرینگے اگر اپنے مونہہ سے میان مٹہو بنین گے تو یہہ اور
بات ہے حدیث عمر بن خطاب مین مرفوعاً اون لوگون کو جو یہہ بات کہتے ہین کہ ہم سے زیادہ کوئی
قاری عالم فقیہہ نہین ہے جہنم کا ایندہن فرمایا ہے رواہ الطبرانی والبزار باسناد لاباس

اسیطرح حدیث ابن عباس مین مرفوعاً اون لوگون کو جو کہتے ہین کہ ہم نے قرآن پڑہا علم سیکہا
ہم سے بہتر کون ہے وقود نار فرمایا ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن بلکہ حدیث ابن عمر مین
یہہ آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے جسنے کہا کہ مین عالم ہون وہ جاہل ہے رواہ الطبرانی
تمہارا اہل رائے و علما دنیا طلب کو دیکہو کیسے کیسے دعوی علم کے کرتے ہین سلف کو بہی اپنے برابر
نہین جانتے کوئی امام مالک پر معترض ہے کوئی بخاری کو لڑکا بتاتا ہے کوئی شیخ الاسلام
ابن تیمیہ پر طاعن ہے کوئی قاضی شوکانی پر انکار کرتا ہے کوئی اپنی تعریف اپنی قلم سے لکہتا
ہے یعنی ملک العلماء بحر العلوم زمانہ کے ہین یہہ جہل بسیط نہین ہے تو کیا ہے عالم وہ ہوتا ہے جو
آپکو قاصر سمجہے علم کے موافق عمل کرے متواضع غیر مدعی فضیلت ہو ؛

بشارت مراء و جدال و مخاصمت و محاججت

ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے ترک کیا جہگڑنا اور وہ
باطل پر تہا بنے گا اوسکے لئے گہر گرد جنت کے اور جسنے چہوڑا جہگڑنا اور وہ حق پر
تہا بنے گا اوسکے لئے گہر اندر جنت کے اور جس نے اپنے اخلاق درست کئے اوسکے لئے گہر اعلا
جنت مین طیار ہوگا رواہ ابوداؤد والترمذی واللفظ لہ وابن ماجۃ والبیہقی
یہہ مضمون بہت حدیثون مین بڑی صراحت سے آیا ہے اللہ تعالے ہم عزیبار کو ایسی ہی توفیق بخشے
حدیث ابی ہریرہ مین یہہ ہی فرمایا ہے کہ گمراہ نہوئی کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر وہ تہے مگر دی گئی
جدل پہر یہہ آیت پڑہی ما ضربوہ لک الا جدلا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابن
ابی الدنیا ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے ابتداء اسلام سے لیکر تا زمانہ تبع تابعین
سب امت ہدایت پر تہی جب سے قیاس و رای و اجتہاد نکلا تب سے جدل شروع ہوا اس جدل
کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ضلالت ٹہیرایا ہے اہل جدل کو گمراہ بتایا ہے معلوم
ہوا کہ جو کوئی خلاف قرآن و حدیث کسی بات پر اہل دین سے اوجہتا ہے خواہ زبان سے
یا بیان سے وہ ہدایت سے محروم ہے اسیقدر بشارت اہل جدل کو کفایت کرتی ہے اور

جب اسپر قناعت نہین ہوسکتی تو دوسری بشارت بہی سن لو حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے
کہ سب سے زیادہ دشمن لوگون مین نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو خصومت کرنیوالا ہے
اسکو شیخین و ترمذی و نسائی نے روایت کیا ہے آجکل اوقات علماء دنیا کی اسی جدل و خصومت
مین بسر ہوتی ہے رات دن رسالے رد و قدح یکدیگر مین لکھکر شائع کیے جاتے ہین جنکو جانتے
ہین کہ یہہ طرف عمل بالحدیث کے بلاتا ہے اوسکو صدہا گالیان لکہی جاتی ہین اس سے بڑھکر
کوئی اور بہی صدہ کام یا بہتر عبادت ہی اگرچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمادیا
ہے کہ تجھکو ایک یہی گناہ کفایت کرتا ہے کہ تو ہمیشہ خصومت کیا کرے رواہ الترمذی عن
ابن عباس وقال حدیث غریب پھر حدیث ابی ہریرہ مین یہہ بہی ارشاد کیا کہ قرآن مین
جھگڑنا کفر ہے رواہ ابوداؤد و ابن حبان فی صحیحہ والطبرانی من حدیث زید
بن ثابت قرآن مین جھگڑنا اسیطرح پر ہوتا ہے کہ جو بات صریح نظم قرآن سے ثابت ہو اوسکو
نہ مانے اوسکے مقابلے مین ادہر اودہر کی عقلی نقلی دلیلین پیش کرے تفویض کو چھوڑکر
تاویل کی راہ پر چلے جسطرح انکار صفات الٰہی کا یا کسی اور حکم کا احکام قرآن سے جو لوگ
رات دن یہی شغل رکھتے ہین کہ رد اہل حدیث و قرآن مین رسالے بناتے ہین یہہ ہمیشہ ہر دلیل
پر خواہ قرآن کی ہو یا حدیث کی ہو جسکو اہل حق پیش کرتے ہین جھگڑے نکالتے ہین سو سو طرح کی
باتین بناکر انکار نصوص صریحہ سنت صحیحہ کیا کرتے ہین انکے لئے یہہ بشارت کفر کی بہت بڑی
بشارت ہے

بشارت قضاء حاجت بر سر راہ وغیرہ

ابوہریرہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے دو کام لعنت کے ہین
ایک پاخانہ پھرنا لوگون کے راہ و رستے مین دوسرے انکے سایہ مین جا کے ضرور کرنا رواہ
مسلم و ابوداؤد حدیث معاذ مین گزرگاہ سے موارد مین بہی منع کیا ہے موجب لعنت کا فرمایا ہے

رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ حدیث ابی ہریرہ مین یہ فرمایا ہے کہ جو کوئی لوگون کا پاخانہ
سڑک پر اکرواتے اوس پر خدا و فرشتون اور سارے لوگون کی لعنت ہے رواہ الطبرانی
والبیہقی عوام محلے کی سڑکون راہون پہ پاخانہ پھینک دیتے ہین کسی کے سایہ درخت نشست
یا مکان سایہ دار مین جا کر ہگتے ہین سو یہ سارے کام لعنت کے ہین اسیطرح حدیث
جابر بن عبد اللہ مین پڑاو پر جہان مسافر لوگ اوترتے ہین پاخانہ پھرنے سے منع کیا ہے
رواہ ابن ماجہ و رواتہ ثقات اسیطرح مسجدون کے دروازہ پر قضاے حاجت
سے نہی کی ہے رواہ ابوداؤد عن مکحول ؛

بشارت بول کرنیکی پانی مین

ٹہیرے پانی مین موتنا حرام ہے اسکو مسلم وابن ماجہ ونسائی نے جابر سے مرفوعا روایت
کیا ہے گہر کے اندر طشت مین پیشاب کرنا سے فرشتے نہین آتے غسلخانہ مین بہی موتنا منع
ہے اسکو طبرانی نے بسند حسن جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے
اسیطرح ہر دن کنگہی کرنے غسلخانہ مین موتنے سے نہی آئی ہے اسکو ابوداؤد ونسائی نے
ایک صحابی سے بطریق رفع ذکر کیا ہے حمام کا بہی یہی حکم ہے کہ وہان پیشاب نکرے نہ اندر
کسی سوراخ کے

بشارت کلام کرنے پر وقت قضاے حاجت کے

حدیث ابو سعید مین مرفوعا آیا ہے کہ دو آدمی وقت[له] غائط کے بات نکرین نہ ایک دوسرے
کے ستر کو دیکہین اللہ اس کام پر دشمن رکہتا ہے اسکو ابوداؤد وابن ماجہ وابن خزیمہ
نے روایت کیا ہے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے بعض عورتین وقت براز کے لونڈی
باندی سے بات کرتی ہین ستر نہین چہپاتین سو یہہ کام موجب دشمنی خدا کا ہے خدا بچاوے

[له] قضاے حاجت ۱۲

۱۲ بشارت عدم استبراء بول

پیشاب سے نہ بچنا موجب ہے عذاب قبر کا رواہ البخاری و اہل السنن و ابن خزیمۃ عن
ابن عباس مرفوعاً جو لوگ اسکی پروا نہین کرتے کہ پیشاب کپڑے مین بدن مین نہ لگے یا کہ
باریک رشاش کو سہل بات سمجھتے ہین انکو قبر مین عذاب ہوگا وقت پیشاب کے خیال رکھے
کہ کوئی چھینٹ جامہ و بدن پر اوڑکر نہ پڑے دوسری روایت ابن عباس مین یون آیا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے عام عذاب قبر کا پیشاب سے ہوتا ہے
تم پیشاب سے بہت بچ کر الگ رہو رواہ البزار والطبرانی والحاکم دارقطنی نے کہا اسکی
اسناد لا باس بہ ہے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ اکثر عذاب قبر کا سبب پیشاب کے ہوتا ہے
رواہ احمد مرفوعاً و ابن ماجۃ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث شرط شیخین پر ہے ابی امامہ
کا لفظ یہ ہے کہ موت سے سب سے پہلے حساب بندہ کا قبر مین ہی لیا جاویگا رواہ الطبرانی
باسناد لا باس بہ **فائدہ** مردون کو حمام مین بغیر ازار جانے سے منع کیا ہے عورتون
کو مطلقاً مگر نفاس والی یا بیماری والی کو اسکو اہل سنن نے جابر سے روایت کیا ہے اوس وقت
مین حمام نہ تھے مگر بطریق معجزہ خبر دی کہ حمام بنائے جاوینگے جو کوئی خدا و آخرت پر ایمان
رکھتا ہے وہ اوس مین داخل نہو یہ ممانعت اسلئے ہے کہ مجمع رجال و عورات مین اندیشہ
فساد و بے ستری کا ہے اگر یہ بات نہو تو نرا نہانا حمام مین منع نہین ہے سب احادیث
ذم حمام کی ضعیف ہین نہ قوی نہ صحیح ۞

۱۳ بشارت تاخیر غسل جنابت

حدیث عمار بن یاسر مین مرفوعاً آیا ہے کہ نزدیک نہین ہوتے فرشتے جنب سے مگر یہ کہ وضو
کرلے رواہ ابوداؤد منذری نے کہا اور رحمت و برکت کے فرشتے ہین ورنہ ملائکہ

حافظین تو کسی حال میں بھی الگ نہیں ہوتے مراد یہ ہے کہ غسل ناپاکی میں دیر نہ لگاوے
بغیر کسی عذر کے اگر عذر ہو تو وضو کر سکتا ہے یا وہ شخص مراد ہے جو کاہلی سستی سے دیر میں
نہاتا ہے دیر کی عادت کر رکھی ہے انتہےٰ بعض عورتیں بعد صحبت کے صبح کو نہیں نہاتیں
جب نہا وینگی تو تیسرے پہر ہی کو غسل کرینگی تین یا چار بجے صبح کی نماز تو گئی تھی ظہر بھی عمداً
کھوئی استحقاق کفر و بے برکتی کا خوب حاصل کیا علی مرتضیٰ کی روایت میں مرفوعاً آیا ہے
جس گھر میں کوئی تصویر یا کوئی کتا یا جنبا ہوتا ہے وہاں فرشتے نہیں آتے رواہ ابو داؤد
والنسائی وابن حبان فی صحیحہ فاسق فاجر لوگ عیاشی کرتے ہیں بیبیوں کے پاس جاتے
ہیں تو دو دو چار چار دن تک نہیں نہاتے امرا رئیس ساہوکار کتے پالتے ہیں گھر میں تصویریں
لگاتے ہیں غسل جنابت نہیں کرتے یہی حال آسودہ عورتوں کا ہے کہو پھر نحوست و بے برکتی
نہ ہو تو کیا ہو

بشارت بر ترک تسمیہ در وضو

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا نے فرمایا ہے اوسکی نماز نہوئی جسنے وضو نہ کیا اوسکا وضو
نہوا جس نے اللہ کا نام نہ لیا یعنی بسم اللہ نہ کہی رواہ احمد و ابو داؤد والطبرانی حاکم
نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مراد نفی نفس وضو ہے نہ کمال وضو جسطرح مراد نفی ذات نماز
ہے نہ نماز کامل سعید بن زید کی حدیث کا لفظ مرفوع یہ ہے اوسکا وضو نہوا جسنے اللہ کا نام
وضو پر نہ لیا رواہ ابن ماجہ والبیہقی ترمذی نے کہا بخاری فرماتے تھے اس حدیث سے
بہتر اس باب میں کوئی حدیث نہیں ہے انتہےٰ اہل ظاہر و حسن بصری و ابن راہویہ کا مذہب
یہی ہے کہ بسم اللہ کہنا وضو پر واجب ہے اگر دیدہ و دانستہ ترک کیا تو پھر وضو کرے یہی ایک
قول امام احمد کا بھی ہے منذری نے کہا اسمیں شک نہیں کہ یہ حدیثیں کثرت طرق سے
قوت دار ہیں انتہےٰ مگر اس مسئلہ سے اکثر آدمی غافل ہیں ؛

۱۵
بشارت اوسکی جو اذان سنکر مسجد سے باہر نکلے

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جب تم مسجد مین ہو اور اذان دیجاوے تو کوئی بے نماز پڑھے باہر
نجاوے اسکو احمد نے بسند صحیح روایت کیا ہے دوسری روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے
کہ جو مسجد نبوی سے بعد اذان سنکر باہر نکلے وہ منافق ہے مگر کسی حاجت کے لئے رواہ الطبرانی
یہ مضمون اور کئی حدیثون مین بلفظ منافق واقع ہوا ہے **فائدہ** مسجد مین قبلہ رو تھوکنا کیا
چھینکنا منع ہے جو کوئی ایسا کریگا اوسکا تھوک اوسکی دونون آنکھون کے بیچ مین دن قیامت
کے ہوگا اسکو ابو داؤد نے حذیفہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے جو کوئی گمی چیز مسجد مین ڈھونڈے
اوس سے کہے خدا کرے تجھکو نہ ملے یا کوئی خرید فروخت کرے تو کہے تجھکو اس تجارت مین نفع
نہو اسکو ترمذی نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے انتہی مسجد مین تشبیک کرنا منع ہے
یعنی انگلیون کو انگلیون مین ڈالکر چٹخانا یہ مضمون حدیث مرفوع مین نزدیک احمد کے باسناد
حسن آیا ہے مسجد کو راستہ نہ بناوے مسجد مین ہتھیار میان سے باہر نہ نکالے کمان نہ کھینچے
تیر نہ ہلاوے کچا گوشت لیکر نہ آوے کسی کا قصاص لے بازار نہ ٹھیراوے اسکو طبرانی نے
ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اسکی سند لاباس بہ ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا
ہے آخر زمانہ مین ایک قوم ہوگی جو مسجدون مین بیٹھکر باتین کریگی اللہ کو انکی کچھ حاجت نہین
ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ مسجد مین سوا ذکر و درس و نماز و عبادت کے دنیا کی بات
چیت کرنا منع ہے اب سارے جہان کے اخبار و قصے مسجدون ہی مین بیان ہوا کرتے ہین
یہ دلیل ہے اسبات کی کہ ہمارا زمانہ آخر زمانہ ہے **فائدہ** مسجد مین لہسن پیاز گندنا
وغیرہ بدبودار چیز کھاکر آنا منع ہے پیاز کو شجرہ خبیثہ فرمایا ہے مگر پکا کر کھانا جائز ہے
حقے کی بدبو کا بھی یہی حکم ہے اگرچہ حقہ پینا جائز ہے سبب سے بدتر بو شراب کی
ہوتی ہے تو منہ سنڈاس کیطرح ہوجاتا ہے ؎

بشارت بر ترک نماز عشا در مسجد

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے اگر عورتین بچے اندر ان گہرون کے نہوتے تو نماز عشا قائم کرکے
حکم دیتا کہ ان گہرون کو آگ سے جلادو رواہ احمد معلوم ہوا کہ جو شخص بلا عذر نماز عشا
کی مسجد مین آکر نہ پڑہی وہ لائق خاک سیاہ کرنے کے ہے یہہ سزا دنیا کی ہے آخرت کا عذاب
علیحدہ ہوگا حدیث ابی بن کعب مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ دونون نمازین یعنی صبح و عشا
کی سب نمازون سے زیادہ بہاری ہین منافقون پہ رواہ احمد و ابو داؤد وابن
خزیمۃ و ابن حبان بے شبہہ اکثر آدمی نماز ظہر عصر مغرب تو پڑہ ہی لیتے ہین مگر صبح کو
سوتے رہتے ہین عشا کو بہی اوڑا جاتے ہین یہہ علامت ہے نفاق کی ؛

بشارت بر ترک جماعت نماز

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اذان سنی پہر کوئی
عذر اوسکو مانع نہوا جیسے خوف یا مرض تو اوسکی نماز جو اوسنے پڑہی ہے قبول نہین رواہ
ابوداؤد وابن حبان وابن ماجۃ بنحوہ معلوم ہوا کہ بے عذر ترک جماعت کرنا بڑا
گناہ ہے یہانتک کہ حدیث معاذ بن انس مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ پوری جفا و کفر و نفاق
یہہ ہے کہ خدا کی منادی کو سنے کہ اذان نماز کہتا ہے پہر حاضر نہو رواہ احمد والطبرانی
بلکہ اندہے کو بہی رخصت نہ دے یہہ فرمایا کہ حاضر ہو اگرچہ سینہ یا سرین کے بل چلنا کیون نہو اسکو
احمد و ابو یعلی نے جابر سے روایت کیا ہے حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ جو شخص دنکو روزہ
رکہتا ہے رات کو قیام کرتا ہے مگر جمعہ جماعت مین نہین آتا ہے وہ دوزخ مین ہے اسکو
ترمذی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ترک جماعت کا بڑا گناہ ہے مگر یار لوگ کچہہ اسکی پروا
نہین کرتے جماعت کیسی ہزارون نام کے مسلمان نماز تک بہی نہین پڑہتے صدقے مرشد کے

نہ کبھی پڑہی نہ کبھی قضا ہوئی ؛

بشارت ۱۸ بر فوت نماز عصر بغیر عذر

بریدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ترک کیا نماز عصر کو یعنی عمداً اوسکا عمل اکارت گیا اسکو بخاری ونسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ یہ ہے جسکی نماز عصر فوت ہوئی گویا اوسکے گھر والے اور اوسکا مال لٹ گیا رواہ مالک والشیخان واهل السنن وابن خزیمة ؛

بشارت ۱۹ بر عدم اتمام امامت نماز

عقبہ بن عامر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے امامت کی کسی قوم کی اگر اچھی طرح پوری پوری کی تو نماز تمام کی ورنہ اونکی نماز تو تمام ہوگئی امام پر گناہ رہا رواہ احمد واللفظ لہ وابو داؤد وابن ماجة والحاکم وصححہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے جو امامت کرے وہ اللہ سے ڈرے اور جانے کہ وہ ضامن ہے ضمانت سے پوچھا جاویگا الحدیث رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ یہ لوگ تمکو نماز پڑہاتے ہین اگر اچھی طرح پڑہائی انکا فائدہ ہے اور جو خطا کی تو تمہارے لیے فائدہ ہے اونکا ضرر ہے رواہ البخاری وغیرہ معلوم ہوا کہ اگر امام بے وضو یا بے غسل نماز پڑہاویگا یا کسی رکن وذکر نماز مین خطا کریگا تو گناہ اوسکا امام پر رہا مقتدیون کی نماز ادا ہوگئی حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے قبول نہین کرتا اللہ نماز اون لوگون کی جو امامت کرتے ہین کسی قوم کی اور وہ قوم اونسے ناخوش ہے رواہ ابوداؤد وابن ماجة معلوم ہوا جس سے مقتدی بوجہ کسی فسق یا بدعت یا بدعقیدگی کے ناخوش ہین اوس امام کی نماز قبول نہین ہوتی ؛

بشارت ۲۰ بر تاخیر صفوف وتقدم نسار

حدیث عائشہ میں مرفوعاً آیا ہے ہمیشہ ایک قوم تاخیر کرتی ہے صف اول میں یہانتک کہ
موخر کرتا ہے اللہ انکو آتش دوزخ میں اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابن خزیمہ و ابن
حبان کی لفظ یہ ہے یہانتک کہ پیچھے ڈالتا ہے اللہ انکو نار میں نعمان بن بشیر کا لفظ یہ ہے کہ
تم برابر کرو صفوں کو نہیں تو اللہ تمہارے منہ کو اور طرح پر کر دیگا اسکو مالک نے صحیحین میں
روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ اچھی بات یہ ہے کہ ہمیشہ پہلی صف میں کھڑا ہو تاکہ دوزخ
میں نہ جاوے اگلی صف سوا اسکے کہ پیچھے رہنے سے دوزخ میں گر پڑیگی ؕ

بشارت بر رفع سر قبل از امام در رکوع

ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم نہیں ڈرتے کہ جب امام
سے پہلے رکوع یا سجدہ میں کسی ایک نے تم میں سے سر اوٹھایا اللہ اوسکے سر یا اوسکی صورت
کو گدھے کا سا سر یا گدھے کی سی صورت کر دے رواہ الشیخان واہل السنن طبرانی
کا لفظ یہ ہے کہ سر اوسکا کتے کا سر کر دے ابن عمر نے کہا ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی مگر
عامہ اہل علم نے کہا کہ نماز تو ہو جاتی ہے مگر سخت برا ہے کہ اوس وقت پھر سجدے میں چلا
جاوے امام کے بعد سر اوٹھاوے دوسری روایت میں یوں آیا ہے جو کوئی امام سے پہلے
سر رکھتا یا اوٹھاتا ہے اوسکا ماتھا شیطان کے ہاتھ میں ہے اسکو بزار و طبرانی نے
بسند حسن روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ امام نماز کی متابعت فرض ہے ؕ

بشارت بر عدم اتمام رکوع و سجود

حدیث مرفوع ابی مسعود بدری میں آیا ہے کفایت نہیں کرتی نماز آدمی کو جبتک کہ سیدھا
نکرے اپنی پشت کو رکوع سجود میں اسکو احمد و اہل سنن و ابن خزیمہ و ابن حبان نے روایت
کیا ہے طبرانی و بیہقی نے کہا اسکی اسناد صحیح و ثابت ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح

اس حدیث سے فضیلت اعتدال کی معلوم ہوئی ایسے شخص کو حدیث ابی قتادہ میں نماز کا
چور فرمایا ہے یہ چوری سب سے زیادہ بدتر ہے رواہ احمد والطبرانی وابن خزیمۃ
حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے علی بن شیبان کا یہ لفظ ہے کہ ایسے گروہ مسلمانوں
کے نہیں ہوتی نماز اوسکی جو نہ سیدھا کیا پشت کو رکوع سجدے میں رواہ احمد وابن
ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان اکثر آدمی اسیطرح کی نماز پڑھتے ہیں کہ نہ رکوع درست
نہ سجدہ ٹھونگیں لگا کر الگ ہو گئے سستی آئی نماز ہوئی یہ اور یہ نماز دونوں برابر ہیں عائشہ
کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز فرض کا نزدیک اللہ کے ایک
وزن ہے جس نے اوس میں کچھ کمی کی اوس سے اوس کمی کا حساب لیا جاویگا رواہ الاصبہانی
ایک شخص نے اسیطرح کی نماز پڑھی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صل فانک
لم تصل اسکو شیخین نے روایت کیا ہے اسکو حدیث مسی کہتے ہیں اس شخص نے رکوع سجدہ
پورا پورا نہ کیا تھا ابو الیسر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں
بعض لوگ تو پوری نماز پڑھتے ہیں بعض آدھی بعض تہائی بعض چوتھائی بعض خمس یہانتک
کہ عشر کا ذکر کیا رواہ النسائی باسناد حسن حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعا یہ بھی آیا ہے کہ
نماز میں ثلث ہے ایک ثلث طہور ایک ثلث رکوع ایک ثلث سجود جس نے پوری نماز ادا کی اوسکی
قبول ہوئی اور سارے عمل بھی قبول ہوئے جسکی نماز رد کی گئی اوسکے سارے عمل بھی رد کئے
گئے اسکو بزار نے روایت کیا ہے منذری نے اسکی سند کو حسن کہا ہے حدیث ابی ہریرہ میں
مرفوعا آیا ہے کہ سب سے پہلے جس عمل کا حساب دن قیامت کے ہوگا نماز ہی اگر اچھی نکلی چھوٹ
گیا اور جو خراب نکلی تو تباہ ہوا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب

بشارت برفع بصر طرف آسمان در نماز

انس بن مالک کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگوں کا کیا حال ہے

کہ نماز میں آسمان کیطرف دیکھتے ہیں پھر فرمایا اس کام سے باز آویں نہیں تو انکی بینائی اوچک
لیجاویگی رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ یعنی اس حرکت پر اگر اندہے
کردئیے جاویں تو کچھ دور نہیں ہے ؛

بشارت ۲۴ بر التفات در نماز

عائشہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا نماز میں ادہر اودہر جہانکنا کیسا
کیسا ہے فرمایا اختلاس شیطان ہے وہ اوچک لیتا ہے اسکو بخاری وابوداؤد وابن
خزیمہ نے روایت کیا ہے ابی ذر کی حدیث کا یہ لفظ ہے اللہ تعالی بندہ کے
نماز میں متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ التفات نہیں کرتا جب وہ منہ پھیرتا ہے تو خدا
بہی اوسکی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ
حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے فائدہ اسیطرح احادیث میں کتے کیطرح نماز میں بیٹھنے
کنکری ہٹانے خاک میں پہونک مارنے کمر پہ ہاتھ رکھنے نمازی کے سامنے سے نکلنے کو
منع فرمایا ہے ان سب کاموں سے نماز خراب ہوجاتی ہے ناقص ٹہیرتی ہے گو نزدیک
فقہا کے فرض ساقط ہوجاتا ہے ؛

بشارت ۲۵ بر ترک نماز فرض عمداً

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرق درمیان آدمی اور
کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے رواہ احمد مسلم کا لفظ یہہ ہے فرق درمیان آدمی و شرک
و کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے ابوداؤد و نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ نہیں فرق درمیان بندے
و کفر کے مگر ترک صلوۃ ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ فرق درمیان کفر و ایمان کے یہی ترک کرنا
نماز کا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ فرق درمیان عبد و کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے —

فائدہ ترک کرنا نماز کا یون ہوتا ہے کہ بالکل نہ پڑہے یا بے وقت پڑہے یا کبھو پڑہے کبھی اوڑادے جسطرح رمضان وعیدین کے نمازی عبادات مین سب سے زیادہ کڑا حکم اسی نماز کا ہے ایک وقت کی نماز عمداً چھوڑ دینے سے کافر ہو جاتا ہے عورتین ہمیشہ اسطرح کی نماز پڑہتی ہین کہ صبح کی نماز ظہر کے وقت ظہر کی نماز عصر کے وقت اس تاخیر سے مثل بے نماز کے رہتے ہین نام اسلام کا ہے مگر کام کفر کا قرآن شریف مین فرمایا ہے خرابی ہے ان نمازیون کی جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہین حدیث بریدہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عہد درمیان ہمارے اور اونکے ہے وہ یہی نماز ہے جس نے نماز کو ترک کیا وہ بیشک کافر ہوا رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی ترمذی نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے اسمین کوئی علت نہین اسکو ابن ماجہ وابن حبان نے بہی روایت کیا ہے عبادہ بن صامت کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے تم نہ چہوڑو نماز کو دیدہ و دانستہ جسنے چہوڑا اوسکو وہ ملت یعنی اسلام سے باہر نکل گیا رواہ الطبرانی باسنادہ لاباس بہ عبداللہ بن شقیق کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اعمال مین کسی چیز کے ترک کرنے کو کفر نہ سمجھتے تھے سوا نماز کے رواہ الترمذی ثوبان کا لفظ یہہ ہے فرق درمیان عبد و درمیان کفر وایمان کے یہی نماز ہے جس نے اسکو چہوڑا اوسنے شرک کیا رواہ الطبری باسناد صحیح ابوالدرداء کا لفظ یہہ ہے تو نماز فرض کو عمداً مت چہوڑ جسنے اوسکو چہوڑا اوس سے ذمہ اللہ کا بری ہوا رواہ ابن ماجہ والبیہقی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے تارک نماز جب خدا سے ملیگا تو خدا اوسپر غضبناک ہوگا رواہ البزار والطبرانی اسکی سند حسن ہے انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً وہ کافر ہو گیا کہلم کہلا رواہ الطبرانی باسناد لاباس بہ ابن عباس کا مرفوعاً یہہ لفظ ہے کہ رستی اسلام کی اور بنیاد دین کی تین چیزین ہین انپر اسلام کی بنیاد رکہی گئی ہے جسنے انمین سے ایک چیز کو بہی چہوڑا وہ کافر ہے اوسکا خون

حلال جانے ایک شہادۃ لا اله الا الله کی دوسرے نماز فرض تیسرے روزہ رمضان کا رواہ
ابو یعلی باسناد حسن دوسری روایت اس لفظ سے ہے جس نے چھوڑا ایک چیز کو بھی ان تین
سے وہ کافر ہے نہ اوسکا نفل قبول نہ فرض بے شک حلال ہے خون و مال اوسکا حدیث
زیاد بن نعیم میں چوتھی چیز بھی ذکر کی ہے یعنی حج خانہ کعبہ کا رواہ احمد معلوم ہوا کہ نماز
زکوۃ روزہ حج ان سبکا حکم ایک ہی ہے کہ جسنے عمداً انکو ترک کیا وہ کافر حلال الدم
والمال ہوا جو تارک نماز مسلمان سمجھا جاتا ہے جب تک ان چاروں چیزوں کو ادا نہ کرے گا
ایک چیز کا کرنا کچھ اوسکے کام نہ آویگا محمد بن نصر مروزی نے کہا کان رأی اهل العلم
من لدن النبی صلی الله علیه وآله وسلم ان تارک الصلوۃ عمداً من غیر عذر
حتی یذهب وقتها کافر حماد بن زید نے ایوب سے نقل کیا ہے ترک الصلوۃ کفر
لا یختلف فیه معلوم ہوا کہ کفر تارک نماز کا مجمع علیہ ساری امت اسلام کا ہے کسی معتمد
عالم نے اسمیں اختلاف نہیں کیا ہے حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے جسنے محافظت نہ کی
نماز کی اوسکے لیے نہ نور ہوگا نہ برہان نہ نجات وہ دن قیامت کے ہمراہ قارون و فرعون
وہامان وابی بن خلف کے ہوگا رواہ احمد باسناد جید والطبرانی وابن حبان
سعد بن ابی وقاص نے رسول خدا سے پوچھا الذین هم عن صلاتهم ساهون سے
کون لوگ مراد ہیں فرمایا جو لوگ نماز کو وقت سے دیر کرکے پڑھتے ہیں رواہ البزار
سعد نے کہا مراد سہو سے اس آیت میں اضاعت وقت ہے لہو میں یہانتک کہ وقت جاتا
رہے رواہ ابو یعلی باسناد حسن فائدہ ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا نے
فرمایا ہے جسنے جمع کیا دو نماز کو بغیر عذر کے وہ آیا ایک باب پر ابواب کبائر سے رواہ
الحاکم جو لوگ دیر کرکے نماز پڑھتے ہیں وہ دو دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرلیتے
ہیں یہہ کام گناہ کبیرہ ہے نیکی برباد گناہ لازم اسیکا نام ہے ٭

بشارت بر خواب تا صبح و ترک قیام لیل

ابن مسعود سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا ایک آدمی کا سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا گیا کہ وہ صبح
تک پڑا سویا کرتا ہے فرمایا اس آدمی کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا ہے رواہ الشیخان
والنسائی وابن ماجة حسن بصری نے کہا واللہ بیشک شیطان کا پیشاب ثقیل ہے
جو کہ کا لفظ مذکور ہوا یہ ہے کہ شیطان نے اپنا مسخرا پن کی راہ سے شیطان نے اوس کے کان میں پیشاب کیا تھا اسے بچے
عورت کو چاہیئے کہ سویا کرے رات کا زیادہ سونا آدمی کو فقیر محتاج کر دیتا ہے دن قیامت کے
رواہ ابن ماجة والبیہقی اسکی سند میں مشکل تحسین ہے یعنی وہ مردود ہے اور ضعیف ہے سو
ہیں کہ پھر ہو ... جاتے ہیں کہ ان کی نماز کا ان کی زکات کا قیامت کے دن
فقیر محتاج ہونگے انکے سارے حق اکارت یعنی محنت کرتے تھکتے ہیں ۔

بشارت[۴۷] بر تخطی رقاب روز جمعہ

معاذ بن انس کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جو پاؤں رکھیگا گردن پر لوگوں کے دن جمعہ کے یعنی صف چیر کر آگے گھسیگا اوسکو پل
بناوینگے دن قیامت کے رواہ ابن ماجة والترمذی وقال حدیث غریب
والعمل علیہ عند اہل العلم اور تخطی کا لفظ یہ ہے جو کوئی روندتا ہے گردن لوگوں کی
دن جمعہ کے اور جدائی کرتا ہے درمیان دو آدمیوں کے بعد نکلنے امام کے وہ اپنی
آنتیں جہنم میں کھینچیگا رواہ احمد والطبرانی اسیطرح بات کرنا وقت خطبہ جمعہ کے
منع ہے اسکو حرکت لغو فرمایا ہے بات کرنیوالے کو گدھا ٹھیرایا ہے رواہ احمد والبزار
والطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً ۔

بشارت[۴۸] بر ترک جمعہ بلا عذر

حدیث ابن مسعود میں مرفوعاً آیا ہے جو لوگ نماز جمعہ میں نہیں آتے جی چاہتا ہے کہ انکے

گھرون کو آگ لگا کر جلا دون رواہ مسلم والحاکم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے لوگ
باز رہین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگا دیگا اللہ انکے دلون پر پھر یہہ غفلت والون
مین شمار ہونگے رواہ مسلم وابن ماجۃ ابی جعد کا لفظ یہہ ہے جسنے تین جمعے ترک کیے
بے عذر وہ منافق ہے رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان اسامہ کا لفظ یہہ ہے کہ لکھا
جاتا ہے وہ منافقون مین رواہ الطبرانی ولہ شواہد ابن عباس کا لفظ یہہ ہے
جسنے تین جمعہ لگاتار چھوڑ دیے اوسنے اسلام کو پیچھے پشت کے ڈالدیا رواہ ابو یعلی
موقوفا باسناد صحیح ٭

بشارت بر ترک زکوٰۃ

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جو کوئی سونے چاندی والا حق زر و سیم ادا نہین کرتا ہے تو
دن قیامت کے اوس مال کی تختیان آگ سے بنا کر جہنم مین گرم کرکے اسکے پہلو ماتھے پشت
کو داغ دینگے جب وہ سرد ہو جاوینگی تو پھر اونکو گرم کر لینگے پچاس ہزار برس کے دن تک
یہی ہوتا رہیگا یہانتک کہ سب کا فیصلہ ہو کر جنت یا جہنم مین جاوین اسیطرح اونٹ گاے
بکری کی زکاۃ کا عذاب بیان فرمایا ہے یہہ حدیث صحیحین کی بہت لنبی ہے احادیث صحیحہ
وحسنہ مین ترک زکوۃ پر طرح طرح کے عذاب کا وعدہ آیا ہے مثلاً مال بے زکوۃ گنجا سانپ
بنکر گلے کا ہار ہوگا یا دیر لگانے والا ادا زکوۃ مین ملعون ہے یا مانع صدقہ پر لعنت کی ہے
یا تارک زکوۃ سب سے پہلے جہنم مین جاویگا یا جو شخص زکوۃ نہین دیتا ہے اوسکی نماز بھی قبول
نہین ہوتی یا مانع زکوۃ دن قیامت کے نار مین ہوگا یا جس مال مین زکوۃ ملی ہے وہ مال تباہ
ہو جاتا ہے یا زکوۃ نہ دینے والے منافق ہین یا زکوۃ روکنے سے قحط پڑتا ہے جسطرح
زنا کرنے سے وبا آتی ہے یا ناپ تول مین کمی کرنے سے پیداوار نہین ہوتی یا مال پاک سے
زکوۃ نہ دینا اوس مال کو ناپاک کر دیتا ہے یا مال خبیث زکوۃ دینے سے پاک نہین ہوتا ہے ٭

بشارت بر خیانت و غلول

حدیث بریدہ میں آیا ہے جسکو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پھر رزق دیا اب جو کچھ وہ بعد اسکے لیگا وہ
خیانت ہے رواہ ابوداؤد ح مسعود بن قبیصہ کا لفظ یہ ہے کہ عمال اربعین میں اگر کوئی ذرا
انشد سے اور اوسکا امانت کو رواہ احمد ذکر خیانت کرنیکا چھپا ہوا ایکا یہ ارام علی ایکا خائن ہوتے
ہیں آج اہل سلطنت و ریاست میں بھی خیانت کرتے ہیں اہل مقدمات و رعایا و جاگیردار و
مزارعین و غیرہم کا مال رشوت وغیرہ میں بھی ہضم کر جاتے ہیں ڈکار تک نہیں لیتے یہہ سب ان شاء اللہ
جہنم کی سیر کرینگے جس چیز کی خیانت کی ہے گائے ہو یا بکری اوسکو سر پر لادے ہوئے ہونگے
وہ جانور چلاتا ہوگا یہہ مضمون کئی حدیثوں میں آیا ہے اس سے زیادہ اور مجمع عظیم میں
اور کیا شہرت و نیکنامی چاہیے حدیث انس بن مالک میں گناہ معتدی فی الصدقۃ کا مثل
مانع صدقہ فرمایا ہے رواہ اہل السنن فائدہ لا مکاس یعنی سائر والا جنت میں نجاویگا
مراد وہ شخص ہے جو تاجروں سے محصول سائر بنام زکوٰۃ عشر لیتا ہے یہہ قول البغوی کا
ہے منذری نے کہا اب تو بنام عشر بھی لیتے ہیں اور بے نام بھی یہہ سب حرام و سحت ہے پیٹ
میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں انکی ایک حجت بھی نزدیک خدا کے نچلیگی انپر خدا کا غضب ٹوٹے گا انکو
سخت عذاب ہوگا حدیث ابی ہریرہ میں امرا و عرفا و امنا کے لیے لفظ ویل فرمایا ہے رواہ
ابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے امیر وہ ہے جو کسی پر حکم کرے عریف کہتے ہیں چودھری
کو جو ایک قوم کی نگرانی کرے حاکم تک اونکا حال پہونچاوے امین کہتے ہیں امانت رکھنے والے کو
ان تینوں قسم کے آدمیوں سے اکثر ظلم و خیانت ہوتی ہے اسلیے گھر انکا دوزخ ٹھیرا +

بشارت بر سوال و گدائی

ابن عمر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم ہمیشہ سوال کیا کرتے ہو

یہانتک کہ جب خدا سے ملیگا تو اوسکے منہ پر گوشت کا لوتھڑا تک نہوگا رواہ البخاری ومسلم
والنسائی یعنی کسو سے کچھہ مانگنا بالکل بے آبروئی کی بات ہے سائل ذلیل وخوار ہوتا ہے
کہا بیان کیا وہان سمرہ بن جندب کا لفظ یہ ہے کہ سوال کرنا خراش ہے منہ مین جسکا جی چاہے
وہ باقی رکھے جسکا جی چاہے چھوڑ دے مگر یہ کہ سلطان سے مانگے یا کسی امر ضروری مین جسکے
بغیر چارہ نہین ہے اسکو ابوداؤد وترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے مقصود یہ ہوا کہ سوال
سے زیادہ کسی چیز مین ذلت نہین ہے صرف ایک بادشاہ وقت سے مانگنے کو جائز رکہا ہے
پہر جو کوئی کسی بادشاہ سے بہی نہین مانگتا خدا ہی سے سوال کرتا ہے تو وہ سب سے زیادہ
آبرودار ہے دارین مین شعر

از خدا خواہم واز غیر نہ خواہم بخدا	کہ نیم بندۂ غیر و خدائے دگرست

حدیث عائذ بن عمرو مین آیا ہے اگر معلوم کرین لوگ کہ سوال مین کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس
مانگنے کو نجاوے رواہ النسائی والطبرانی خصوصاً جو شخص بے کسی حاجت کے سوال
کرتا ہے تو وہ گویا انگارے نگلتا ہے یہ مضمون حدیث حبشی بن جنادہ مین نزدیک طبرانی
کے آیا ہے اسکے رجال ثقہ رجال صحیح کے ہین دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ حلال نہین سوال
کرنا کسی غنی اور مضبوط آدمی کو یعنی جو کما سکتا ہے رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مانگا لوگون سے مال بڑہانے کو وہ
آگ کی چنگاری مانگتا ہے اب چاہے کم مانگے یا زیادہ رواہ مسلم وابن ماجہ نفیلی
نے کہا جسکے پاس صبح وشام کا کہانا ہے اوسکو سوال کرنا نچاہیئے خطابی نے کہا یعنی موافق
ظاہر حدیث کے یہہ سوال حلال نہین احمد وابن راہویہ وغیرہما نے کہا ہے جسکے پاس پچاس
درہم ہون یا کوئی چیز اس قیمت کی اوسکو زکوٰۃ نہ دی جاوے حسن بصری وغیرہ نے
کہا جسکے پاس چالیس درہم ہین وہ غنی ہے اہل رائے نے کہا جسکے پاس مقدار نصاب سے
کم ہے اوسکو زکوٰۃ دینا درست ہے گو صحیح مکتسب ہی کیون نہو مگر جسکے پاس ایک دن کا

قوت ہے اوسکو سوال کرنا حلال نہین واللہ اعلم صحابہ مین اگر کسی کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی
نہ کہتا کہ اوٹھا دو اسکو بھی سوال سمجھتا سات یا آٹھ یا نو صحابی نے اسی عہد پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تہی رواہ مسلم والترمذی والنسائی عن
عوف بن مالک بیانتک کہ حدیث ثوبان مین مرفوعاً آیا ہے کہ کون کفیل ہوتا ہے میرے
لئے اس بات کا کہ لوگون سے کوئی سوال نکرے مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا
رواہ احمد والنسائی وابن ماجة وابوداؤد باسناد صحیح فائدہ حدیث
قبیصہ بن مخارق مین مرفوعاً آیا ہے کہ حلال نہین سوال کرنا کسی کو مگر تین آدمیون کو
ایک وہ آدمی جسپر کچھ دیت وغیرہ کا بوجہ ہے وہ سوال کرے مگر جب بوجہ اوتر جاوے
تو پھر رک رہے دوسرا وہ آدمی جسپر کچھ آفت آئی ہے یعنی نقصان پیداوار باغ یا زمین
وغیرہ کا ہو گیا ہے وہ سوال کرے کام نکل جانے تک تیسرا فاقہ کش جبکہ تین شخص ہوشیار
یہ بات کہدین کہ سچ مچ اسکو فاقہ ہے اسکے سوا جو سوال کرکے کہاتا وہ سب حرام و ناپاک ہے
رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ تعالی دشمن
رکھتا ہے بدزبان فاجر سائل کو جو پیچھے پڑکر مانگتا ہے رواہ البزار حدیث ابن عمر مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے
یعنی دینا مانگنے سے بہتر ہے رواہ الشیخان واہل السنن یہہ کیا تہوڑی ذلت ہے
کہ جس سے یہہ شخص مانگتا ہے خدا جانے وہ دیگا یا نہین اگر شاکر دیا تو یہہ دینا اسکے حق مین
زہر ہوا مال حرام ہاتھ آیا نہ دیا تو مونہہ پہ پہٹکار برستی ہے تونگری کثرت سامان کا نام
نہین ہے دلکی تونگری کا نام ہے اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہہ
مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے زبیر بن العوام کی حدیث مرفوع یہہ ہے کہ اگر ایک تم مین کا
رسی لیکر گٹہا لکڑی کا پیٹھ پر لادکر لاوے اور اوسکو بیچکر اپنی آبرو بچاوے تو یہہ اس
بات سے بہتر ہے کہ لوگون سے سوال کرے وہ اسکو دین یا نہین رواہ البخاری وابن ماجہ وغیرہ

بشارت برسوال بنام خدا عزوجل

ابوموسی اشعری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے ملعون ہے وہ شخص جو مانگتا ہے اللہ کے نام سے ملعون ہے جسنے مانگا خدا کے نام پر پھر نہ دیا گیا رواہ الطبرانی ابن عباس کا لفظ یہ ہے وہ نہایت بدتر آدمی ہے جو خدا کے لیے مانگے پھر نہ دیا جاوے رواہ الترمذی وحسنہ اکثر سائل یہی کہتے ہین کہ اللہ خدا کیواسطے اللہ کے نام پر کچھہ دو وغیرہ تو ملعون ہوتے ہین دوسرونکو بھی گناہگار کرتے ہین اللہ کا نام ایسا ہے کہ اوسپر جان بھی صدقے کرے تو کچھہ حقیقت نہین ہے مال کی توکیا ہستی ہے مگر کبھی مسئول عاجز ہوتا ہے یا خود محتاج یا زیادہ کفاف عیال سے نہین رکھتا تو ناحق اوسکو شرمانا پڑتا ہے مانگنے والے سوا بہیک مانگنے کے کچھہ نہین جانتے ۵

بےزری کردمن انچہ بقارون زرکرد	صائبا خجلت سائل بہ تیغم درکرد

بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے قسم ہے اوسکی جسنے مجھکو حق پہ بہیجا نہین قبول کرتا اللہ صدقہ اوس آدمی کا جسکے اقربا محتاج صلہ ہین اور وہ دوسرونکو دیتا ہے قسم ہے خدا کی اللہ طرف ایسے آدمی کے نظر نکریگا دن قیامت کے رواہ الطبرانی اسکے راوی ثقہ ہین اسیطرح جسنے اپنے مولی یا ابن عم وغیرہما سے کچھ مانگا اور اوس نے باوجود گنجایش کے نہ دیا تو اللہ قیامت کو اپنا فضل اوسکو نہ دیگا یہہ مضمون حدیث ابن عمر وغیرہ مین نزدیک طبرانی وغیرہ کے آیا ہے معلوم ہوا کہ جب اپنے پاس حاجت سے زیادہ ہو اور کوئی عزیز قریب مانگے تو اوسکی مدد کرے ۵

بشارت بر امساک از خیر

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ہر صبح کو دو فرشتے ندا کرتے ہین ایک کہتا ہے کہ اے اللہ

پہونچانیوالے کو عوض دیوے دوسرا کہتا ہے کہ جسکا مال تلف کرے رواہ الشیخان وغیرہما
یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے بخل سے زیادہ کوئی عیب نہین ہے اعمال حسنہ مین کوئی
عمل خیر اس سے بہتر نہین ہے کہ بہوکے کو کہلاوے پیاسے کو پلاوے ننگے کو کپڑا پہناوے
اس باب مین بہت احادیث ترغیباً ترہیباً آئی ہین جسطرح یہہ کام بہتر ہے اسیطرح اسکا
خلاف موجب ہلاک ہے ۞

بشارت برافطار صوم رمضان بغیر عذر

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے افطار کیا ایکدن
رمضان مین بغیر رخصت ومرض کے اوسکو صوم دہر کا یعنی تمام عمر کا قضا نہین کرتا اگرچہ
روزہ رکہے رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ
والبیہقی بخاری نے اس حدیث کو تعلیقاً ذکر کیا ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ایک قوم اولٹی لٹکی ہے اونکے جبڑے
چیرے ہوئے ہین جبڑون سے خون بہہ رہا ہے پوچھا یہہ کون ہین کہا وہ لوگ ہین جو افطار
کرتے ہین پہلے اس سے کہ اونکے روزے ختم ہوجاوین رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان
یہہ سزا اونکی ہے جو بلا عذر روزہ نہین رکہتا کہو اونکا کیا حال ہوگا جو روزہ رکھکر جماع
یا طعام یا شراب سے توڑ ڈالتے ہین یا آشناؤن سے فسق وفجور کرتے ہین ۞

بشارت زن بر صوم بغیر اذن شوہر

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو کہ
روزہ رکہے اور شوہر اوسکا حاضر وموجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور آنے نہ دیوے گہر مین
کسیکو مگر اوسکے اذن سے رواہ الشیخان وغیرہما احمد نے باسناد حسن اتنا اور زیادہ

کیا ہے مگر رمضان معلوم ہوا کہ عبادت فرض بے اذن شوہر کے جائز ہے مگر نفل عبادت
بے اوسکے اجازت کے جائز نہین یہہ حکم حقوق شوہرون و اخرہ دوسری روایت
مین آیا ہے جس عورت نے روزہ رکہا بغیر اذن شوہر کے پہر شوہر نے ارادہ کسی بات کا اوس سے
کیا وہ رک گئی تو لکہا اوس عورت پر تین گناہ کبیرہ لگتا ہے رواہ الطبرانی ابن عباس
کا لفظ یہہ ہے حق شوہر کا عورت پر یہہ ہے کہ روزہ نفل نرکہے مگر اوسکے اذن سے اگر رکہا
تو بہوکی پیاسی رہی یہہ روزہ قبول نہوا یہہ سبب ہے کہ روزہ بشوق عبادت رکہے
اور اگر واسطے تنگ کرنے شوہر کے رکہا ہے کہ اس بہانے سے اوسکے پاس نہ جاوے تو پہر
کیا پوچہنا پورا حق ادا کیا ۞

بشارت صوم در سفر

حدیث جابر مین آیا ہے سفر فتح مکہ مین جب رسول خدا سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ دار
ہین فرمایا اولٰئک العصاۃ یعنی یہہ روزے دار نہین ہین گناہگار ہین رواہ مسلم
دوسری روایت مین ہے کہ سفر مین روزہ رکہنا کچہہ اچہا کام نہین ہے اللہ نے تمکو
رخصت دی ہے تم اوسکو اختیار کرو رواہ الشیخان واہل السنن معلوم ہوا کہ حکمت
سفر مین ترک صوم ہے گو کسی قوی آدمی کو کچہہ مضرت نہ پہونچے اور صوم جائز ہو عبدالرحمن
بن عوف کا لفظ مرفوعا یہہ ہے صائم رمضان کا سفر مین ایسا ہے جیسے مفطر حضر مین
رواہ ابن ماجۃ ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اللہ دوست رکہتا ہے کہ اوسکی رخصت پر عمل کیا جاوے جسطرح معصیت کرنے کو مکروہ
رکہتا ہے رواہ احمد باسناد صحیح والبزار والطبرانی باسناد حسن وابن خزیمۃ
وابن حبان انس کی حدیث مین یہہ ذکر آیا ہے کہ سفر مین کچہہ لوگ بے روزہ تہے رسول
خدا نے فرمایا آجکے دن افطار کرنیوالے اپنا اجر لیگئے رواہ مسلم اہل رای کہتے ہین

روزہ رکھنا سفر مین افضل ہے شافعی نے کہا اوسکے لیے جو قوی ہو احمد و غیرہ نے کہا جو
اوسپر آسان ہو وہی افضل ہے مگر ان حدیثون سے صاف ظاہر ہے کہ افضل افطار ہو

اشارت صائم کو ترہیب فحش و کذب سے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے ترک نہ کیا کہنا جھوٹی بات کا اور اوسپر عمل کرنا
تو اللہ کو کچھ حاجت نہین ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا ترک کرے رواہ البخاری
واہل السنن حدیث انس بن مالک کا نزدیک طبرانی کے یہ ہے جسنے نہ چھوڑا فحش و کذب
تو اللہ کو کچھ حاجت نہین کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے معلوم ہوا کہ روزے مین گالی
گلوچ کرنا جھوٹ بولنا فحش کام کرنا حرام ہے ایسے شخص کا روزہ اکارت ہوجاتا ہے دوسری
روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے کہ جب تم مین کوئی روزہ رکھے تو فحش کام نکرے نہ
چلاوے اگر کوئی اسکو گالی دے تو وہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون رواہ الشیخان
واہل السنن آسودہ مرد و عورت رمضان مین اپنے خدام و ملازمین پر سبب دن کے زیادہ
چیخ چلا کر بولتے ہین گالیان دیتے ہین سخت محنت لیتے ہین مزدورون کا مساس کرتے ہین
پھر کبھی جماع ہی ہو جاتا ہے یہ سارے کام روزے کو تباہ کر دیتے ہین ثواب کے عوض عذاب
گلے بندھتا ہے حدیث ابو عبیدہ مین آیا ہے روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے جب تک کہ اس
سپر کو نہ پھاڑے رواہ النسائی باسناد حسن و ابن خزیمۃ والبیہقی طبرانی نے
حدیث ابی ہریرہ سے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب پوچھا اس سپر کا پھاڑنا کیا ہے فرمایا
کذب و غیبت ہے دوسری روایت کا یہ لفظ ہے کہ کچھ روزہ یہی نہین ہے کہ کھاوے
پیوے نہین روزہ تو یہ ہے کہ لغو و رفث یعنی بیہودہ بات و کام و فحش و بے حیائی سے بچے
رواہ ابن خزیمۃ و ابن حبان حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے تیسری روایت مین
یون ہے کہ بہت روزہ دار ہین جنکو اپنے روزے سے سواے بھوک کے کچھ حاصل نہین

بہت شب بیدار ہین جنکو اس تھیام سے سوا جاگنے کے کچھ حاصل نہین رواہ ابن ماجۃ
والنسائی وابن خزیمۃ ٥

چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین	ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا

بشارت بر قتل حیوان بلا فائدہ

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی آدمی کسی چڑیا کو
یا چھوٹا یا بڑے جانور کو بغیر حق کے قتل کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس سے سوال کریگا پوچھا
حق کیا ہے فرمایا ذبح کرکے کھاوے یہ نکرے کہ سر اوسکا کاٹکر پھینکدے رواہ النسائی
والحاکم وصححہ معلوم ہوا کہ حلال جانور کا مارنا کھانے کو درست ہے کھیل تماشے کیطرح
پر مارنا حرام ہے چھوٹا جانور ہو یا بڑا امیرون کے لڑکے چڑیان پکڑواکر بھوکا پیاسا رکھکر
کھیل ہی مین مار ڈالتے ہین اسکا گناہ مان باپ پر ہوتا ہے شرید کا لفظ مرفوعا یہہ ہی جسنے
قتل کیا کسی چڑیا کو ناحق وہ فریاد کریگی دن قیامت کے سامنے خدا کے کہیگی کہ فلان
نے مجھکو عبث مار ڈالا کسی فائدہ کے لیے نہین مارا رواہ النسائی وابن حبان ابن
عمر کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جسنے مثلہ کیا کسی جاندار کو پھر توبہ نکی تو مثلہ کریگا
اوسکو اللہ دن قیامت کے رواہ احمد اسکے راوی سب ثقہ ومشہور ہین مثلہ کرنا
کہتے ہین کان ناک ہاتھ پاؤن وغیرہ اعضا کے کاٹنے کو ظالم امیر رئیس کسی کی ناک کاٹتا
ہین کسی کا کان کسی کا عضو تناسل کسی کا ہاتھ سو انکے ساتھ بھی یہی معاملہ دن حشر کے
ہوگا جیسا کرتے ہین ویسا ہی پاوینگے ٥

گندم از گندم بروید جو زجو	از مکافات عمل غافل مشو

بشارت بر نفقہ حرام در حج

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب نکلا آدمی ناپاک
خرچ لیکر پہر رکہا پاؤن اپنا رکاب مین پہر کہا لبیک تو پکارتا ہے ایک پکارنے والا آسمان سے
لا لبیک ولا سعدیک تیرا زاد راہ حرام ہے تیرا نفقہ حرام ہے تیرا حج گناہ ہے اسمین کوئی نیکی
نہین رواہ الطبرانی حج کرنیوالے بہت ہین جنکا زاد راحلہ مال رشوت غصب سرقہ خیانت
سود قیمت زنا ثمن شراب ثمن سگ وگربہ ثمن تجارت وبیع ناجائز تحصیل ناجائز ملک
غل سائر وغیرہ اموال حرام سے ہوتا ہے وہ حج کرکے مستحق نار ہوجاتے ہین حج پر کیا موقوف
ہے جو عبادت مال حرام سے کیجاتی ہے وہ مردود ہوجاتی ہے جو بدن مال حرام سے پرورش
پاتا ہے وہ لایق آتش دوزخ کے ہوتا ہے ۰

بشارت برترک حج بر قادر بحج

علی مرتضی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مالک ہوا زاد وراحلہ
کا جو اوسکو خانۂ خدا تک پہونچاوے پہر اوسنے حج نہ کیا تو اوسپر کچہہ نہین چاہے یہودی کیطرح
مرے یا نصرانی کیطرح یہہ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع
الیہ سبیلا رواہ الترمذی والبیہقی ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے غریب ایک
قسم ہے حدیث صحیح کی ابی امامہ کا لفظ نزدیک بیہقی کے یہہ ہے جس شخص کو نہ روکا کسی حاجت
ظاہری یا بیماری یا پادشاہ ظالم نے پہر اوس نے حج نہ کیا تو اب مرے وہ چاہے یہودی ہوکر
چاہے نصرانی ہوکر معلوم ہوا کہ تارک حج باوجود مقدرت کے کافر ہوجاتا ہے گو نمازی روزہ
زکوۃ گذار ہی کیون نہو کیونکہ ان چارون رکن کا ایک ہی حکم ہے اور حدیث مین آچکا ہے کہ
ایک دو تین رکن کے بجالانے سے کام نہین چلتا جبتک کہ سب ارکان ادا نکرے سبکو یکسان
فرض نہ سمجہے غربا بہت حج کرتے ہین امرا و سوداگر و مالدار و رؤسا گو نماز پڑہین یا روزہ
رکہین یا زکوۃ دین مگر حج نہین کرتے جو اتفاقا کرتے ہین تو مال ریاست خوب خرچ کرتے ہین

ناموری چاہتے ہین آنے جانے ہین مکے مدینے کے رستے مین ایسے کام کرتے ہین جس سے حج گناہ
ہو جاتا ہے جب حج کر کے پھرتے ہین تو کوئی زنا کرتا ہے کوئی شراب پیتا ہے کوئی ناچ رنگ
مین رہتا ہے کوئی رعایا پہ ظلم کرتا ہے کوئی نماز روزہ چھوڑ کر دنیا طلبی مین سرگرم رہتے ہیں
یہ سب افعال دلیل ہین اس بات پہ کہ حج قبول نہوا جنہم سول سے آئے غرضکہ جب حج فرض
ہو گیا تو اب تاخیر کیا ہے خصوصاً جبکہ کوئی مانع شرعی بھی نہو کہین ہو سکتا ہے کہ نماز فرض
ہو یا روزہ مگر روزانہ نماز پنج وقتی نہ پڑھے یلکے کہ ایک دو ماہ یا ایک دو سال کے بعد نماز
پڑھونگا یا رمضان آوے روزے دو چار برس بعد روزہ رکھونگا یا سال گزر جاوے کہی
پھر کبھی زکوٰۃ دیدونگا سو جسطرح ان فرائض مین تاخیر درست نہین ہے فی الفور فرض ہوتے
ہین جو انکو عمداً ترک کرتا ہے وہ کافر حلال الدم والمال ہو جاتا ہے اسیطرح تارک حج کا
حال ہے کہ حج تو سالہا سال سے فرض ہو چکا ہے کوئی مانع شرعی بھی نہین ہے مگر گھر کے
کام دنیا کے کھیل تماشے جشن جلسے طیاری عمارت و باغ صحبت یار و آشنا مجلس رقص و سرود
جوش جوانی امید زندگی تمنائے دوستی و نکاح محبت آرایش لباس و زیور وغیرہ امور
نہین چھوڑتے کہ حج کو نکلین دریا کا سفر خشکی کی تکلیف راہ خدا مین اوٹھاوین بھلا کسکا سر
پھرا ہے کہ ایسا عیش و آرام خدا داد چھوڑ کر اندیا اوٹھاوے آخر عمر مین جب اسی نوے برس
کے ہونگے حج کر لینگے ورنہ خیر سلا جلدی کیا ہے ذرا عیش تو کر لین ابھی ایسی عمر نہین ہے کہ سب
مزے ظاہر باطن کے چھوڑ چھاڑ کر دیندار خدا ترس بن بیٹھین اکثر امرا اور رؤسا کا یہی خیال ہے
اسی خیال مین انکی عمر گزر جاتی ہے ناگہان اسیر پنجہ مرگ ہو کر سیدہے جہنم کو چلے جاتے ہین یہودی
یا نصرانی کیطرح مرجاتے ہین قبر انکے لئے دوزخ کا ایک گڑہا ہو جاتی ہے **فائدہ** ابو سعید
خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کہتا ہے مین نے
بندے کے جسم کو تندرست رکھا معیشت کو اوسپر کشادہ کیا پانچ برس گزر گئے وہ میری طرف
نہ آیا یہ بندہ محروم ہے یعنی جنت و مغفرت سے رواہ ابن حبان والبیہقی حسن بن علی

یہ حدیث بہت خوش آتی تھی اونکا عمل اسی حدیث پر تھا وہ اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ مرد
آسودہ و تندرست پانچ سال کے بعد حج کرنا نہ چھوڑے میں کہتا ہون حدیث میں تو ہر پنج سال
کے بعد ترغیب حج کرنے کی وہی ہے یہان پچاس برس کی عمر ہو گئی مگر حج فرض بھی ادا نہوا نفل
حج کون کرے ہان کوئی غریب مسلمان یا عالم دیندار کرے تو کرے ورنہ خیر فائدہ ابوہریرہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی بیبیون سے حجۃ الوداع مین فرمایا ھذہ
ثم ظھور الحصیر تمنے یہ حج کر لیا اب تم بوریان پر یعنی گھر مین بیٹھے رہو بار بار حج کو نہ آؤ
رواہ احمد وابو یعلی واسنادہ حسن سبب ہے زینب بنت جحش و سودہ بنت زمعہ
نے یہ حدیث سنی کہا واللہ اب ہرگز کوئی سواری ہمکو جنبش نہ دیگی جبکہ ہم نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بات سن لی ہے معلوم ہوا کہ عورتون کے حق مین بار بار
حج کرنا اچھا نہین انکا گھر مین بیٹھا رہنا ہی بہتر ہے اسلئے کہ یہ عورتین مین سفر مین حفظ نظر
و حفظ ستر عفت عصمت و دیگر محارم سے بچنا انپر مشکل ہے کہین ایسا نہو کہ گئے تھے نماز بخشوانے
مگر روزہ گلے پڑا ثواب نفل کے عوض عذاب جہنم کا ملا ام سلمہ کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کہا یہ تمہارا حج ہے یعنی فرض ادا ہو گیا اب تم بوریان
کی پشت پر گھرون مین بیٹھو رواہ الطبرانی فی الکبیر وابو یعلی ورواتہ ثقات ابن عمر
کا لفظ نزدیک طبرانی کے یہ ہے کہ جب حج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مع
اپنی بیبیون کے تو یہ فرمایا انما ھی ھذہ ثم علیکم بظھور الحصیر اسی طرح حدیث ابی واقد
مین آیا ہے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے اپنی ازواج سے
حجۃ الوداع مین ھذہ ثم ظھور الحصیر رواہ ابو داود معلوم ہوا کہ عورتون کو بار
بار سفر کرنا گھر سے باہر نکلنا کو واسطے حج ہی کے کیون نہو بہتر نہین انکے لئے یہی بہتر ہے کہ گھر
مین رہین گھر سے باہر نہ نکلین چٹائی انکا بستر ہو خاکساری انکا شعار ہو مگر اس زمانے مین
جس عورت کو وطن مین موقع دوسرے نکاح کرنے کا نہین ملتا ہے خویش و اقارب مانع ہین

یا کوئی اپنی پسند کا عزیز ہے جو یہاں ہاتھ نہیں لگتا یا شوہر نے طلاق بائن دیدی ہے مگر اب
پھر وہی پسند ہے تو مکہ کا سفر کرتی ہے وہاں یہہ سب کام ہو جاتے ہیں سو ایسا حج خدا کے لیے
نہیں ہوتا ہے ہوائے نفس و شہوت پرستی کے لئے ہوتا ہے اس طواف سے گویا غرض نکالنا
مستی کا ہوتا ہے نہ صدق سے ہوتا خدا کے گھر کا حدیث صحیح میں بروایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
آیا ہے جسکی ہجرت دنیا کے لیے ہو یا کسی عورت کے لیے کہ اوس سے نکاح کرے تو ہجرت اوسی
کام کے لئے ہوئی یعنی نہ خدا کے لیے اسیطرح بعض مرد اپنی آشنا عورت سے ملنے کے لیے حج کرتے
ہیں تو وہاں پہونچکر دلکی مراد پوری کرتے ہیں کوئی وہاں جا کر کسی عورت سے نکاح کرتا ہے
اسلیے کہ یہاں نہیں ہو سکتا تھا غرضکہ صدہا معاصی کے ارتکاب کو حج و عمرہ کا نام لیا جاتا
ہے بات تو اچھی ہے گناہ کرنے کے واسطے کوئی جگہہ بہتر مکہ مدینہ جدہ سے نہیں ہے ۵

ہر گناہے کہ کنی در شب آدینہ مکن		تا کہ از صدر نشینان جہنم باشی

بشارت بہ اخافت اہل مدینہ و ارادۂ بدی

سعد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کید نکریگا ساتھ اہل مدینہ کے
کوئی شخص مگر گھل جاویگا جسطرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے رواہ البخاری و مسلم و دوسری
روایت مسلم کا لفظ یہہ ہے ارادہ نکریگا کوئی شخص ساتھ اہل مدینہ کے بدی کا مگر گلاویگا
اوسکو خدا آتش دوزخ میں جسطرح سیسا یا نمک پانی میں گھل جاتا ہے منذری نے کہا اس
حدیث کو صحاح میں ایک جماعت صحابہ سے روایت کیا ہے جابر کا لفظ یہہ ہے جسنے ڈرایا
مدینے والوں کو اوسنے ڈرایا میرے دلکو رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح عبادہ بن صامت
کی حدیث میں مرفوعاً یوں آیا ہے کہ اے اللہ جو کوئی ظلم کرے اہل مدینہ پر یا ڈراوے انکو
تو ڈرا تو اوسکو پھر فرمایا کہ لعنت ہے خدا کی فرشتوں کی سارے آدمیوں کی اوسپر اوسکا
نفل قبول ہے نہ فرض رواہ الطبرانی باسناد جید ابن عمرو کی حدیث میں یہہ لفظ آیا ہے

کہ جو کوئی ایذا دے اہل مدینہ کو ایذا دے اوسکو اللہ رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ جب
لوگ شہر مدینے مین رہتے بستے ہین اونکا ستانا حرام ہے یہہ کام سب سے پہلے یزید نے کیا پھر اور
امرا و حکام نے سو یہہ سب زبان نبوی پر ملعون مردود ہین مدینے کا رہنے والا اگر بطور
سیر و سیاحت کسی دوسری جگہہ آوے تو بھی اوسکو ایذا نہ دے اوس پر ظلم نکرے کہ آخر گھر
اوسکا مدینہ ہے بلکہ جو لوگ مدینے سے بناچاری نکلکر کسی دوسرے قصبے شہر گانون مین
آرہے ہین جیسے سادات صحیح النسب وغیرہم اگر اونکا بھی لحاظ رکھے اور تکلیف دہی سے
باز رہے تو خالی اجر و ثواب و ادب شرعی و انسانیت و شرافت سے نہین ہے ؎

گرچہ خردیم نسبتے ست بزرگ	ذرۂ آفتاب تابانیم

بشارت بر ترک تیر اندازی بعد از تعلم

حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے ترک کر دیا تیر اندازی کو بعد سیکھنے کے بے رغبتی سے
تو اوسنے ترک کیا نعمت کو یا کفران کیا نعمت کا اسکو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے
حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے دوسری روایت کا لفظ یہہ ہے جسنے سیکھا تیر لگانا پھر چھوڑ دیا
اوسکو وہ ہم مین سے نہین ہے یا وہ عاصی ہوا اسکو مسلم و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے مگر
لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے کہ اوسنے میری نافرمانی کی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے سیکھا تیر
لگانا پھر اوسکو بھول گیا تو اوسنے انکار کیا اس نعمت کا رواہ البزار والطبرانی معلوم
ہوا کہ جو چیز ایسا ہو کہ راہ خدا مین کام آوے اوسکو مسلمان سیکھکر ترک نکرے بالخصوص
فن تیر اندازی قرآن پاک کا لفظ یہہ ہے واعدوا لهم ما استطعتم من قوة اگرچہ حدیث
عقبہ مین نزدیک مسلم کے تفسیر قوت کی مرفوعاً رمی آئی ہے مگر اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص
سبب کا اسلئے یہہ لفظ ہر قوت کو شامل ہے رمی بدخول اولی اوسمین داخل ہے اس بنیاد پر
بندوق لگانا توپ سر کرنا گولہ اندازی کرنا پانکہ پٹا سیکھنا شہسوار اسپ و شتر وغیرہا ہونا

سب داخل قوت ہے مگر جبکہ بیہ قوت راہ خدا مین صرف ہوئی تو سمجھو کہ کفران نعمت الٰہی ہوا ۔

بشارت بر فرار از زحف

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً سات چیزون کو مہلک فرمایا ہے منجملہ انکے ایک بھاگنا ہے لڑائی سے رواہ الشیخان وابو داؤد والنسائی بزار کا لفظ یہہ ہے کہ کبائر سات ہین انمین ایک فرار ہے دن زحف کے ثوبان کی حدیث مین یون آیا ہے کہ تین چیزین ہین جنکے ساتھ پھر کوئی عمل کام نہین آتا ہے ایک شرک کرنا دوسرے ماں باپ کی نافرمانی کرنا تیسرے زحف یعنی جہاد سے بھاگنا رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ اس گناہ کا کچھ کفارہ نہین رواہ احمد حدیث ابن عمرو مین بھی مرفوعاً اس فرار کو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے رواہ الطبرانی شافعی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جہاد کرین دشمنون کو اپنے دو چند پاوین تو پشت نہ پھیرین یا بڑھکر لڑین یا اپنے گروہ مین آملین ہان اگر دشمن دو چند سے بھی زیادہ ہین تب بھی نہ بھاگنا بہتر ہے اور اگر ہٹ آئے تو موجب سخط خدا کے ہونگے ابن عباس کا مذہب یہی ہے ۔

بشارت بر غلول در جہاد وغیرہ

ابن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامان و بار پر ایک آدمی تھا اوسکو کرکرہ کہتے تھے وہ مرگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جہنم مین گیا لوگ اسکو دیکھنے بھالنے لگے دیکھا کہ ایک عبا اوسنے خیانت کی ہے رواہ البخاری زید بن خالد کہتے ہین ایک صحابی نے دن خیبر کے وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا تم اوسپر نماز پڑھو یعنی مین نہین پڑھونگا لوگون کے مونہ متغیر ہوگئے فرمایا اس تمہارے یار نے راہ خدا مین خیانت کی ہے تلاش کیا تو ایک مال اوسکے سامان

ہیں نکلا جسکی قیمت دو درہم بھی نہ تھی رواہ مالک واحمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ حدیث ابن عباس میں مرفوعاً آیا ہے کہ خیبر کے دن کچھ لوگ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کہنے لگے کہ فلان شہید ہے فلان شہید ہے یہانتک کہ ایک آدمی پہ اونکا گذر ہوا اوسکو بھی کہا کہ یہ شہید ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی نہیں میں نے اسکو جہنم میں دیکھا ہے ایک چادر یا ایک عبا جو اسنے بطور خیانت کے لی ہے پھر کہا اے عمر لوگوں میں پکار دو کہ نہ جاوینگے جنت میں مگر ایمان والے رواہ مسلم والترمذی وغیرہما معلوم ہوا کہ خائن ایمان سے دور جہنم سے نزدیک ہوتا ہے ابوذر کا یہ لفظ ہے اگر میری امت خیانت نکرتی تو کوئی دشمن کھڑا نہوتا رواہ الطبرانی باسناد جید ایک شخص جو ادخیانت سنکر ایک یا دو تسمے جوتے کے لیے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تسمے ہیں آتش دوزخ کے رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ غرضکہ خیانت ہر جگہہ بری ہے خصوصاً مال غنیمت میں ثوبان کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص آیا دن قیامت کے بری ہو کر تین چیزوں سے وہ جنت میں جاویگا کبر وغلول ودین یعنی قرض رواہ النسائی وابن حبان حاکم نے کہا یہ حدیث شرط شیخین پر ہے سمرہ بن جندب کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے چھپایا خیانت کرنیوالے کو وہ مثل اوسکے ہے یعنی گناہ وجزا میں رواہ ابوداؤد

بشارت بموت بلا غزو ونیت غزو

ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مرا اور اوسنے جہاد نکیا اور نہ جی میں اوسکا ارادہ کیا تو وہ ایک شعبہ نفاق پر مرا رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی ابوامامہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے نہ خود جہاد کیا نہ کسی غازی کا سامان درست کیا نہ کسی غازی کا خلیفہ اوسکے گھر میں ہوا تو اللہ تعالے قیامت سے پہلے کوئی آفت اوسپر ڈالیگا

رواہ ابوداؤد ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے جسنے ملاقات کی خدا سے بغیر کسی نشان جہاد کے
وہ ملا اللہ سے اور اسمین ایک سوراخ ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ یہ جہاد وہ وقت
ہے کہ جہاد فرض ہو ورنہ انسان معذور ہے جہاد لیے امام اسلام و خلیفہ نہ ہونا ممکن نہین
ہوسکتا ہر فساد ویسی یا جنگ ملکی کو جہاد سمجھنا غلط محض ہے حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ مین
مرفوعا آیا ہے ترک نہ کیا کسی قوم نے جہاد کو مگر عام ہوا ہے اونکو عذاب رواہ الطبرانی
باسناد حسن ابن عمر کا لفظ یہ ہے جب کروگے تم بیع عینہ اور پکڑو گے تم دم گاؤن کی
اور خوش ہوگے تم کھیتی پر اور چھوڑ دوگے تم جہاد کو مسلط کریگا اللہ تم پر ذلت دور نہ کریگا وہ
یہانتک کہ پھرو تم طرف دین اپنے کے رواہ ابوداؤد یہ حدیث گویا ایک معجزہ ہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا مسلمانون نے جب سے جہاد چھوڑدیا
ذلیل ہوگئے اب امید انکی عزت کی بالکل نہین ہے عوام ہر فتنہ وجنگ وجدال کو جہاد سمجھتے
ہین یہ بالکل غلط ہے جہاد کے شروط وقیود ہین جبتک کہ وہ سب موجود نہون کوئی لڑائی
جہاد نہین ہوسکتی

بشارت بر نسیان قرآن بعد از تعلم

ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے جوف مین کچھ قرآن
نہین ہے تو وہ ویران گھر کیطرح ہے رواہ الترمذی حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد
ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے معلوم ہوا کہ جس مسلمان کو قرآن یاد نہین ہے وہ ایک ویران
گھر ہے انس کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے پیش ہوئے ثواب امت کے عرض کیے گئے مینے کوئی گناہ اس سے
زیادہ بڑا نہ دیکھا کہ آدمی کوئی سورت یا آیت قرآن کی یاد کرکے بھول جاوے رواہ
ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ قرآن کی کوئی آیت یا سورت یاد
کرکے بھلا دینا گناہ کبیرہ ہے بلکہ اکبر کبائر سعد بن عبادہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تعلیم فرمایا ہے جس آدمی نے قرآن پڑھکر بھلا دیا وہ اللہ سے اجذم یعنی کوڑھی ہوکر ملیگا رواہ
ابوداؤد و قال ابو عبید نے کہا مراد اجذم سے یہاں دست بریدہ ہے مگر ابن قتیبہ نے کہا مراد
کوڑہی ہے کسی نے کہا مراد خالی ہاتھ لیکر ہے کسی نے کہا مراد یہہ ہے کہ اوسکے لئے کوئی
حجت نہ ہوگی ۔

بشارت بر مجلس بے ذکر خدا و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

حدیث شریف ابی ہریرہ میں آیا ہے نبیؐ نے فرمایا کوئی قوم کسی مجلس میں کہ ذکر اللہ کا اوسمیں نہ کیا نہ رسول
خدا پر درود بھیجا مگر یہہ مجلس اوس قوم پر ایک حسرت ہوگی خواہ اللہ اونکو عذاب کرے یا بخشے
رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حسن بیشک دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ
آیا ہے کہ اگرچہ جنت میں واسطے ثواب کے کیوں نہ جاوے رواہ احمد باسناد صحیح وابن
حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری تیسری روایت میں یوں آیا ہے
کہ اوس مجلس سے اوٹھنا ایسا ہے جیسے مردار گدہے پر سے کوئی اوٹھے دن قیامت کے اونپر
حسرت ہوگی رواہ ابوداؤد والحاکم نے کہا شرط مسلم پر ہے عبد اللہ بن مغفل نے کہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی قوم نہیں کہ کسی مجلس میں جمع ہوکر پھر جدا ہو
اور اللہ کا ذکر نکرے مگر وہ مجلس اونپر حسرت ہوگی دن قیامت کے رواہ الطبرانی
والبیہقی جو مجلس و جلسہ کسی نیک کام کے لئے ہے اور اوسمیں ذکر خدا یا درود رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہو تو وہ حسرت ٹھیری کہو اون مجلسوں کا انجام کیا ہوگا جو
کسی شور و فساد کے لئے قائم ہوتی ہے یا واسطے کسی فسق و فجور کے یا محض واسطے لہو و لعب
کے وہاں تو کوئی جھوٹ موٹ بہی ذکر خدا کا نہیں کرتا بلکہ شیطانی ذکر اور ہیر اودہر کی گپ شپ
ہنسی ٹھٹھے رہتے ہیں تا حشمہ عورتیں جمع ہوتی ہیں چالاکیاں فقرہ بازیاں ہوا کرتی ہیں
ایسی مجلس شرعاً ملعونات نہو تو کیا ہو ۔

بشارت بر منع مصلی نظر وقت دعا بسوئے آسمان

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے باز رہین البتہ اقوام آنکھ اٹھانے
سے نزدیک دعا کے طرف آسمان کے اندر نماز کے نہین تو البتہ اونکی بصارت کو اچک لیگا
رواہ مسلم والنسائی ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ اللہ قبول نہین کرتا دعا کسی بندے کی
غافل دل سے رواہ احمد باسناد حسن ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے تم جب دعا مانگو اجابت
کا یقین رکھو اور جانو کہ اللہ قبول نہین کرتا دعا کسی دل غافل لاہی سے اسکو ترمذی نے
روایت کیا حاکم نے مستقیم الاسناد کہا ہے اکثر دعا کرنیوالے غفلت والوں کے ساتھ دعا
کیا کرتے ہین زبان سے دعا نکلتی ہے دل کہین اور ہوتا ہے ع سر بجانماز نشین و دل ببازار
جب دل متوجہ جناب الٰہی نہوا تو یہہ دعا کیا خاک قبول ہوگی دعا کے قبول نہونے کا شکوہ ناحق
ہے اسیطرح جس شخص کا طعام ولباس و شراب مال حرام سے ہے اوسکی دعا بھی قبول نہین ہوتی
دعا کے لئے آداب و اوقات مقرر ہین اونکو بھی ملحوظ رکھے خدا سے ڈرتا رہے سچے دل حاضر
طبیعت سے دعا کرے تو انشاء اللہ ضرور ہی پذیرا ہوگی واللہ اعلم ؁

بشارت بر بد دعا برائے خود و اولاد و خادم و مال خود

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم بد دعا نکرو اپنی جان پر نہ اپنی اولاد
پر نہ اپنے خادم پر نہ اپنے مالون پر کہین ایسا نہو کہ یہہ دعا موافق اوس ساعت کے پڑجاوے جسمین خدا
دعا قبول کرتا ہے سو یہہ دعا بھی قبول ہوجاوے رواہ مسلم وابو داؤد وابن خزیمہ
اس حدیث مین اپنے مال اولاد جان کے کوسنے سے منع کیا ہے جاہل مرد عورت جب غصے یا
رنج مین ہوتے ہین تو آپکو کوسنے لگتے ہین اپنے حق مین برے کلمے مونہہ سے نکال بیٹھتے ہین
انکی سزا یہی ہے کہ وہ بد دعا انکو لگ جاوے جیسا یہہ کہتے ہین ویسا ہی حال انکا ہوجاوے

قال بدر احوال به

بشارت بر ترک درود وقت ذکر رسول خدا صلعم

علی مرتضیٰ کہتے ہین ہر دعا اوٹکی ہوئی ہے جب تک درود بھیجا جاوے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پر اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے عمر بن خطاب نے کہا دعا ٹھیرائی جاتی ہے درمیان آسمان
و زمین کے کوئی چیز اوس دعا مین سے اوپر نہین چڑھتی ہیانتک کہ درود نہ بھیجا جاوے نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم پر اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث مالک بن حویرث مین آیا ہے کہ جسکے سامنے
میرا ذکر ہوا پھر اوسنے مجھپر درود نہ بھیجا تو اللہ اوسکو دور پھینکے جبرئیل علیہ السلام نے کہا آمین مینے
بھی کہا آمین اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے ابن عباس کی حدیث مین اتنا اور زیادہ
آیا ہے کہ پیس ڈالے اوسکو اللہ رواہ الطبرانی باسناد لین ابی ہریرہ کا لفظ یہہ ہے
جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اوسنے درود نہ بھیجا وہ مر گیا تو دوزخ مین گیا اللہ نے اوسکو دور
ڈالا رواہ ابن خزیمۃ و ابن حبان معلوم ہوا کہ تارک درود عمداً وقت ذکر رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مستحق بعد و سحق و نار کا ہوتا ہے اللھم احفظنا دوسری روایت
ابی ہریرہ مین یون آیا ہے خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اوسنے مجھپر
درود نہ بھیجا رواہ الترمذی وقال حدیث غریب حسین بن علی علیہما السلام نے مرفوعاً روایت
کیا ہے جسکے پاس میرا ذکر ہوا پھر وہ درود بھیجنا چوک گیا تو وہ رستہ جنت کا چوک گیا رواہ
الطبرانی یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے دوسری روایت حسین رضی اللہ عنہ مین یون
وارد ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جسکے سامنے میرا ذکر ہو وہ مجھپر درود نہ بھیجے اسکو نسائی و ابن حبان
نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ترمذی نے حسن صحیح غریب بتایا ابو ذر کا لفظ یہہ ہے کہ وہ بخیل
تام ہے رواہ ابن ابی عاصم ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ وقت ذکر رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے درود پڑھنا واجب ہے درود کے فضائل بے گنتی ہین نزل الابرار مین

لکھ گئے ہیں درود کی اور کچھ فضیلت نہ ہو تو یہی کیا کم ہے کہ جب ابی بن کعب نے کہا اجعل لک صلاتی کلہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا یکفی ہمک و یغفر ذنبک اسکو احمد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے دوسرا لفظ روایت احمد کا یہ ہے اذا یکفیک اللہ تبارک وتعالیٰ ما اہمک من دنیاک و آخرتک سند جید ہے یہی لفظ ابن حبان کا بھی ہے اسکو طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے یہہ وعدہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے درود خوان کے کہ اسکی ساری مہم دنیا و آخرت کی آسان ہوجاویگی شیخ عبد الرحیم والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے ہمارا وجدان ما وجدنا یعنی ہمکو جو کچھ ملا درود ہی کے طفیل سے ملا ہے لیکن اکثر لوگ قدر اس نعمت کی نہیں جانتے درود کے پڑھنے میں اللہ کا ذکر بھی آجاتا ہے اور اللّٰہم کے لفظ کا کہنا ایسا ہے جیسے سارے اسماء الٰہی کو کہکر دعا مانگی انتہیٰ وقفا ؛

بشارت بر اکتساب اکل حرام و لبس اثم

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعا آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے میلا کچیلا گرد آلودہ پھرتا ہے آسمان کی طرف دونوں ہاتھ پھیلا کر یارب یارب کہتا ہے اوسکا کھانا پینا کپڑا غذا سب حرام کا ہے کہو پھر دعا کیونکر قبول ہو رواہ مسلم والترمذی ابن عباس کہتے ہیں سعد بن ابی وقاص نے کہا اے رسول خدا دعا کرو اللہ کہ میں مستجاب الدعوۃ ہوجاؤں فرمایا پاک کر اپنا طعام کہ تیری دعا قبول ہوگی قسم ہے اللہ کی تحقیق بندہ ڈالتا ہے لقمہ حرام اپنے پیٹ میں قبول نہیں ہوتا عمل اوسکا چالیس دن تک جس بندے کا گوشت حرام سے اگا آتش دوزخ لائق تر ہے اوسکے رواہ الطبرانی فی الصغیر لفظ دوسرا یہہ ہے جسنے پایا مال حرام پھر پہنا قمیص نہیں قبول ہوئی نماز اوسکی رواہ البزار و فیہ نکارۃ ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جس نے مول لیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوس میں ایک درہم

حرام کا بھی ہے تو جب تک وہ کپڑا اوسکے بدن پر ہے اوسکی نماز قبول نہین رواہ احمد جب اس
مال سے کپڑا پہنا ایسا ٹہیرا تو جو کوئی حرام لباس پہنکر نماز پڑہتا ہے کہ وہ کیا ہوگا جیسے
ریشم کا کپڑا یا کلابتون سے منقش بلکہ بعض محققین نے اوس مشروع سے بھی منع کیا ہے جسمین
ریشم و سوت کی آمیزش ہوتی ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اگر کوئی شخص خاک اوٹھا کر موںہہ مین ڈالے تو یہہ بہتر ہے اس سے کہ حرام چیز موںہہ مین ڈالے
رواہ احمد باسناد جید دوسری روایت مین یہہ آیا ہے جسنے جمع کیا مال حرام پہر زکوۃ
دی یا صدقہ کیا تو اوسکو کچہہ اجر نہین ہے بلکہ اوسپر وبال ہے رواہ ابن خزیمہ وابن
حبان ابو الطفیل کا لفظ یہہ ہے جسنے کمایا مال حرام کا پہر آزاد کیا اوس سے کسی کو یا صلہ
رحم کیا تو یہہ اوسپر وبال ہوگا قاسم بن مخیمرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے پیدا کیا مال گناہ سے
پہر صلہ رحم کیا یا صدقہ دیا یا راہ خدا مین صرف کیا تو یہہ سب جمع ہو کر جہنم مین ڈالا جاویگا
رواہ ابو داؤد ابن مسعود نے مرفوعاً یون کہا ہے کسب نہین کرتا کوئی بندہ مال حرام
پہر صدقہ دیتا ہے تو قبول نہین ہوتا خرچ کرتا ہے تو برکت نہین ہوتی چہوڑ جاتا ہے تو
زاد نار ہوتا ہے اللہ بدی کو بدی سے نہین مٹاتا نہ خبیث کو خبیث سے اسکو احمد نے
روایت کیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون
چیز زیادہ جہنم مین داخل کرتی ہے فرمایا موںہہ اور شرمگاہ رواہ الترمذی وقال
حدیث حسن صحیح غریب اس بلا مین عورتین سب سے زیادہ مبتلا رہتی ہین انکی زبان پر تو
کذب و غیبت و طعن کی آشنا ہوتی ہے عفت عصمت کی پروا بہی نہین رکہتین یہی سبب ہے
کہ سب سے زیادہ جہنم مین یہی بیبیان ہونگی شہر و دیہہ مین انہین کے آبادی سب سے زیادہ
نظر آویگی حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے تو رشک نکر اوسپر جو مال غیر حلال کو جمع
کرتا ہے یا مال غیر حق کو کیونکہ اگر وہ صدقہ دیگا تو قبول نہوگا جو چہوڑ جاویگا وہ توشہ
نار ہوگا حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے بیہقی نے اسکو ابن مسعود سے بہی روایت

کیا ہے ابن عمر کہتے ہین جسنے کمایا مال غیر حلال پھر خرچ کیا غیر حق مین تو اوتارے گا
اللہ اوسکو ذلت کے گھر مین رواہ البیہقی مرفوعا جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ہے داخل نہوگا بہشت مین وہ گوشت پوست جو
مال حرام سے بنا ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا روایت کعب بن عجرہ مین لفظ لحم و
دم کا آیا ہے اوسکو اولی بالنار فرمایا ہے رواہ الترمذی حدیث ابی بکر مین مرفوعا
یون آیا ہے داخل نہوگا جنت مین وہ جسم جسکو غذا سے حرام ملی ہے رواہ ابو یعلی
والبزار والطبرانی وبعض اسانیدہم حسن [illegible] ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پروا نکریگا جو لیا وہ حلال ہے یا
حرام رواہ البخاری والنسائی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا کہ انکی دعا بھی قبول
نہوگی مین کہتا ہون یہ زمانہ اگرچہ ایک عمر دراز سے آگیا ہے مگر بعد ایک ہزار سال ہجری
کے فرق حلال حرام کا اکثر اقوام مین سے جاتا رہا خصوصا اب جو صدی چاردہم آغاز ہوئی ہے
اس وقت مین سارے خلق نے الا ما شاء اللہ گویا اجماع کر لیا ہے کہ جب مال پیدا کرینگے
حرام ہی کا کماوینگے حلال کے پاس نہ پھٹکین گے بلکہ جو صورتین ممکنہ حلال کی تھین اوسے نفع کے
لئے حرام خالص بنا لینگے نیچریہ بھی اسی کے درپے ہین کہ جسطرح ہوسکے ترقی کرو مال و
جاہ کماؤ حلال حرام سے غرض نرکھو ایمان جائے یا رہے رعایا کو دین پادشاہ وقت
پر ہونا چاہیے ع

من وضع زمانہ ور فکرم	کہ سبا وازین بتر گردد

بشارت بہ کمی کیل و وزن

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیل و وزن والون سے
فرمایا تم ایسی چیز کے مالک بنے ہو جسمین اگلی امتین ہلاک ہوگئین اسکو ترمذی نے روایت

کیا ہی حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینے میں تشریف
لائے پیمانہ کیل نہایت اخبث تھا یہ آیت اوتری ویل للمطففین رواہ ابن ماجہ
وابن حبان والبیہقی کیل ووزن کے نقصان سے رزق کم پیدا ہوتا ہے قحط پڑتا ہے
جسطرح زنا پھیلنے سے طاعون آتا ہے وبا ہوتی ہے ایسے مرض نئے نکلتے ہیں جو انکے بڑوں
میں نہ تھے یہہ مضمون حدیث ابن عمر وابن عباس کا ہے نزدیک ابن ماجہ وبزار وبیہقی وحاکم

بشارت بہ غش

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دھوکا دیا ہمکو وہ
ہم میں سے نہیں ہے رواہ مسلم یہی مضمون حدیث ابن عمر میں بھی آیا ہے اوسکو احمد و
بزار وطبرانی نے روایت کیا ہے ایک شخص نے سوکھے گیہوں اوپر گیلے گیہوں نیچے رکھے تھے
اوسکو دیکھکر یہہ ارشاد فرمایا کہ لیس منا من غشنا قصہ اگرچہ خاص ہے مگر حکم عام ہے جو
کوئی آدمی جب کسی آدمی کو مرد ہو یا عورت کسی بات میں دھوکا دیکر اپنا مطلب نکالیگا
اوسکا حکم یہی ہے کہ اوسنے وہ کام کیا جو خلاف اسلام ہے وہ مسلمانی سے نکل گیا ظاہر
لفظ حدیث یہی ہے تاویل کی کچھ ضرورت نہیں بعض بیبیاں شوہروں کے بہلانے کے لیے
بہوسے وعدے جھوٹی باتیں کرکے فریب کرجاتے ہیں پھر جب مطلب نکل گیا تو اگلا سا ملاپ
برتاؤ باقی نہ رہا اب اور ہی طرح کی گفتگو تکبر آمیز شخصیت خیز فسق انگیز ہونے لگے حدیث
ابن مسعود میں مرفوعا آچکا ہے کہ جسنے ہمکو دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے مکر وفریب
جہنم میں ہے رواہ الطبرانی باسناد جید وابن حبان حسن کا لفظ مرسلاً نزدیک ابوداؤد
کے یہہ ہے کہ مکر وخدیعت وخیانت نار میں ہے ایک آدمی نے دودھ میں پانی ملایا تھا ابوہریرہ
نے کہا جب قیامت میں تجھ سے کہیں گے کہ اب اس پانی کو اوس دودھ سے الگ کر تو پھر تو اوس وقت
کیا کریگا رواہ البیہقی والاصبہانی باسناد لا باس بہ معلوم ہوا کہ ذرا سا دھوکا

بھی ویسا حرام ہے واثلہ بن اسقع کی حدیث میں آیا ہے جسنے بیچا کسی چیز کو پہر اوسکا عیب ظاہر
نہ کیا وہ ہمیشہ خدا کے بغض میں رہتا ہے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہیں رواہ ابن ماجۃ
جب دہوکے پر لعنت آئی تو معلوم ہوا کہ فریب دہی بازیگری چالاکی نقرہ سازی حرام ہے

بشارت بر احتکار

مسلم نے معمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جسنے غلہ روکا وہ خاطی ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ
احتکار نہیں کرتا مگر خاطی رواہ الترمذی وصححہ وابن ماجۃ ابن عمر کا یہ لفظ ہے جسنے
روکا طعام کو چالیس دن وہ اللہ سے بری ہے اللہ اوس سے بری ہوا رواہ احمد و
ابو یعلی والبزار والحاکم اس حدیث میں اگرچہ غرابت ہے مگر بعض اسانید اسکے جید ہیں
عمر کی حدیث اس لفظ سے مرفوعاً آئی ہے کہ محتکر ملعون ہے رواہ ابن ماجۃ والحاکم
اسمیں ایک راوی سخت ضعیف ہے ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ احتکار طعام کا مکہ میں الحاد ہے
رواہ الطبرانی یہ اسلئے کہ مکہ میں غلہ پیدا نہیں ہوتا ہے دوسرے ملکوں سے آتا ہے
جب اوسکو واسطے نفع تجارت کے روکا تو لوگ مر جاوینگے اسلئے اس جگہہ کی سزا اور جگہہ
سے زیادہ سخت ٹھیری ٭

بشارت بر کذب وحلف تاجران

حدیث حکیم بن حزام میں مرفوعاً آیا ہے جب بائع ومشتری سچ بولتے ہیں تو برکت ہوتی ہے
جب چھپاتے جھوٹ بولتے ہیں تو گو فائدہ ہو مگر برکت مٹ جاتی ہے جھوٹی قسم مال کی نکاسی
تو کر دیتی ہے مگر کمائی میں برکت نہیں رہتی رواہ الشیخان واہل السنن عبید بن رفاعہ
کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تجار دن قیامت کے فجار اوٹھینگے
مگر جسنے تقوی ونیکی وصدق کیا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن ماجۃ

وابن حبان حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے وجہ انکے نیچو رکی حدیث عبد الرحمن بن شبل
مین مرفوعًا یون آئی ہے کہ یہہ جہوٹی قسم کہا کر گناہ گار ہوتے ہین باتون مین جہوٹ بولتے ہین
اسکو احمد نے باسناد جید روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے حدیث ابی ذر مین یہہ
بہی مرفوعًا آیا ہے کہ جو اپنے مال کی جہوٹی قسم کہا کر بکاسی کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی
طرف آنکہہ اوٹہا کر نہ دیکہیگا اسکو مسلم و اہل سنن نے روایت کیا ہے یہہ مضمون چند حدیثون
مین اسیطرح ہیرا آیا ہے غرضکہ جہوٹی قسم سے بہت ڈرایا ہے انجام بد اوسکا بتایا ہے ؎

بشارت بر خیانت احد الشریکین

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے مین
تیسرا شریک ہون دو شریکون مین جبتک کہ ایک دوسرے کی خیانت نکرے جب خیانت کی تو
مین دونون کے بیچ مین سے نکل جاتا ہون رزین نے اتنا اور زیادہ کیا کہ پہر اوس جگہہ
شیطان آجاتا ہے رواہ ابوداؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے ؎

بشارت بر تفریق درمیان والدہ و ولد وغیرہ

ابوایوب کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے جسنے جدائی کی درمیان مان اور اوسکے بچون کے جدائی
کریگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن قیامت کو ترمذی نے
اسکو حسن غریب کہا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے دارقطنی نے بہی روایت کیا ہے عمران
بن حصین کا لفظ یہہ ہے کہ جسنے جدائی ڈالی وہ ملعون ہے یعنی درمیان سبی و ولد کے اسکو
دارقطنی نے مرفوعًا روایت کیا ہے ابن ماجہ کا لفظ بروایت ابی موسٰی یہہ ہے لعنت کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شخص پر جسنے جدائی ڈالی درمیان والدہ و ولد کے
اور درمیان دو بہائیون کے لفظ لعنت سے ثابت ہوا کہ یہہ کام گناہ کبیرہ ہے شیطانی

شیطان جو تین ایک دوسرے کو بہکا کر کبھی بھائی بہن مین کبھی مان باپ و اولاد مین کبھی میان بی بی مین جدائی ڈلوا دیتے ہین آپس مین انکا مطلب نکلتا ہے سو یہہ سب شیطان مردود ہین قیامت تک انکو بھی اسی حرکت کی سزا ملیگی کہ اللہ انکے یار دوستون کو ان سے جدا کر دیگا الحمد للہ

بشارت قرض وغیرہ

ابو سعید خدری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا پناہ مانگتے تھے کفر و قرض سے ایک آدمی نے کہا کیا کفر قرض کے برابر ہے فرمایا ہان اسکو نسائی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ قرض ایک نشان ہے اللہ کا زمین مین جب کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اوسکی گردن پر رکھدیتا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے

قرض از مرتبہ مردمی انداخت مرا	بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

دوسری روایت یون ہے تو گناہ کم کر تجھپر موت ہلکی ہوگی قرض کم کر آزاد جیئےگا رواہ البیہقی حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے جس نے قرض لیا پھر دینے کی نیت نہین ہے تو اللہ اوس سے دن قیامت کے دلوا دیگا اگر مر گیا تو خدا کہیگا تو نے یہہ گمان کیا کہ مین اپنے بندے کا حق نہ لونگا پھر اسکی نیکیان اوسکو اوسکی بدیان اسکو دیگا رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے مال لیا لوگون کا بارادہ اتلاف تو تلف کریگا اوسکو اللہ رواہ البخاری وابن ماجۃ وغیرہما صہیب کا لفظ یہہ ہے جس آدمی نے قرض لیا اوسکا دل جمع ہے اسبات پر کہ یہہ قرض ادا نکریگا تو وہ اللہ سے چور بنکر ملیگا اسکو ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا ہے اسکی سند متصل لاباس بہ ہے

فائدہ طبرانی نے بروایت صہیب مرفوعاً ذکر کیا ہے جب مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا

نیت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکا مہر نہ دونگا وہ جس دن مریگا زانی مریگا اس حدیث کی سند میں
ایک راوی متروک ہے مگر مضمون صحیح ہے آجکل جو ہزاروں لاکہوں بلکہ کروڑوں کا مہر باندہا
جاتا ہے خصوصاً امرا اور رؤسا کے خاندانوں میں ہرگز شوہر کا ارادہ اوس مہر کے ادا کرنیکا
نہیں ہوتا ہو وسے کیا خاک مقدور تو ہزاروں کا بہی نہیں ہے اگر ہے بہی تو ساری جاگیر
مہر میں مستغرق ہوتی ہے جو رو کا غلام بنکر رہنا پڑتا ہے کم ہمت عورت معاف بہی نہیں کرسکتی
اگر زیادہ از مقدور کو معاف کرکے باقی کا مطالبہ کرے تو بہی کچہہ صورت واسطے شوہر کے
نجات دنیا و آخرت کے نکل آوسے ورنہ انشاء اللہ خیر سلّا یہہ گناہ شوہر پر گویا طرف سے
اولیاء زن کے ہوتا ہے امید ہے کہ وہ بہی کچہہ نہ کچہہ سزا جزا اس کار روائی کی پاوینگے
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے نکاح کیا
کسی عورت سے مہر پر اوسکی نیت یہہ ہے کہ میں مہر ادا نکرونگا تو وہ زانی ہے رواہ البزار
وغیرہ میمون کردی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جس کسی مرد نے کسی عورت سے تزوج کیا تہوڑے یا بہت مہر پر
اوسکے جی میں نہیں کہ میں اوسکو حق اوسکا دونگا تو اوس نے اوس عورت کو فریب دیا پہر
مر گیا اور یہہ حق اوسکا ادا نہ کیا تو وہ خدا سے چور بنکر ملیگا رواہ الطبرانی ورواتہ
ثقات براء بن عازب کہتے ہیں صاحب دین گرفتار ہے اپنے دین میں اللہ سے اپنی تنہائی
کا شکوہ کرتا ہے رواہ الطبرانی ابو موسی کا لفظ یہہ ہے سب سے بڑا گناہ نزدیک خدا کے
یہہ ہے کہ بندہ اوس سے ملے بعد اون کبائر کے جنسے منع کیا تہا یہہ بندہ مر گیا اس پر قرض
تہا اپنے قرض کی قضا نہ چہوڑی رواہ ابوداؤد والبیہقی حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً
آیا ہے نفس مومن کا معلق ہے قرض سے جب تک کہ اوسکی طرف سے ادا نہ کیا جاوے اسکو
احمد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن بتایا ہے ابن حبان کا یہہ لفظ ہے کہ نفس مومن کا
معلق ہے جب تک اوسپر قرض ہے اسکو حاکم نے شرط شیخین پر کہا ہے جس میت پہ قرض ہوتا

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسپر نماز جنازہ نہ پڑھتے یہ مضمون کئی سندوں میں
آیا ہے سب سے زیادہ مقدم دین ہوتے اول اسکو ادا کرے پھر باقی دیون کو پھر ترکہ کیا جاوے

بشارت بر مطل غنی

ابوہریرہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے دیر لگانا آسودہ شخص
کا ظلم ہے اسکو شیخین و اہل سنن نے روایت کیا ہے عمرو بن شرید کا لفظ یہ ہے کہ دیر لگانا
واجد مال کا حلال کرتا ہے اوسکی آبرو و مال کو اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے
صحیح الاسناد کہا ہے یعنی جبکہ کسی کا قرض آتا ہے اور اسکو مقدور ادا کرنے قرض کا ہے مگر
وہ وفا نہین کرتا دیر لگاتا ہے یا گردن پھیرتا ہے تو ایسے شخص کا بری طرح ذکر کرنا اوسکو
سزا سے حبس دینا درست ہے ۔

بشارت بر یمین کاذبہ غموس

ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جس نے قسم کھائی مال پر کسی مرد مسلمان کے ناحق وہ
ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اسکو شیخین و اہل سنن نے روایت کیا ہے لفظ
ابن ماجہ کا ہے ترمذی مین بروایت اشعث بن قیس مرفوعاً یہ ہے جس نے قسم کھائی تاکہ
لے لیوے مال کسی مسلمان کا اور وہ اس قسم مین فاجر یعنی جھوٹا ہے تو وہ ملیگا خدا سے اوس
کوڑھی ہوگا ابوموسیٰ کا لفظ یہ ہے کہ نظر نکریگا طرف اوسکے خدا اور نہ پاک کریگا اوسکو
اوسکے لیے ہے عذاب دردناک رواہ احمد باسناد حسن وابویعلی والبزار والطبرانی
ابن عمرو کی حدیث مین یمین غموس کو منجملہ کبائر ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے پوچھا یمین غموس کیا
ہے فرمایا جو کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھاکر لیلیوے رواہ البخاری والترمذی والنسائی
ابن مسعود کہتے ہین ہم گنتے تھے اون گناہون مین جنکا کفارہ نہین ہے یمین غموس کو اسکو

حاکم نے شرط شیخین پر کہا ہے حارث بن برصا کا لفظ یہ ہے کہ جو ایسی قسم کہا وے کہ وہ اپنا
ٹھکانا دوزخ میں کر لے حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابوہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جھوٹی
قسم شہروں کو ویران کر دیتی ہے رواہ البیہقی جب سے اسلام میں جھوٹی قسم جھوٹی گواہی
کا رواج ہوا ہے مسلمانوں پر ادبار آ گیا مگر یہ اپنی عادت کسیطرح نہیں چھوڑتے حالانکہ اس
مقدمے میں سخت وعید آئی ہے کسی میں جہنم کا وعدہ ہے کسی میں اوجب اللہ له النار کا
لفظ آیا ہے رواہ مسلم عن ابی امامة ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے جسنے قسم کہائی پاس
اس منبر کے جھوٹی اگرچہ ایک مسواک ہری پر کیوں نہو واسکے لیئے دوزخ واجب ہو گئی
اسکو ابن ماجہ نے باسناد صحیح روایت کیا ہے جھوٹی قسم کہانے والے کہاں ہیں اس بشارت
کو سنکر خوش ہو جاویں ۞

بشارت بر سود خواری

حدیث ابی ہریرہ میں منجملہ ہفت موبقات یعنی مہلکات کے ایک ربا کا ذکر بہی فرمایا ہے رواہ
الشیخان وابوداؤد والنسائی سمرہ بن جندب کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج میں ہم ایک نہر پر آئے وہ نہر خون کی تہی اوسمیں ایک آدمی
کہڑا تہا دوسرا آدمی کنارۂ نہر پر تہا اوسکے ہاتہ میں ایک پتہر تہا نہر والا جب باہر نکلنا چاہتا
یہ شخص اوسکے منہ میں پتہر پہینکتا وہ پہر جاتا اسیطرح یہ ہوتا تہا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے
کہا سودخوار ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے ابن مسعود نے کہا لعنت کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانے اور کہلانے والے سود پر رواہ مسلم والنسائی وابو
داؤد والترمذی وصححہ وابن ماجة وابن حبان دوسری روایت میں گواہ و
کاتب پر بہی لعنت آئی ہے مسلم نے جابر کی روایت سے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہ سب
برابر ہیں یعنی لعنت میں حدیث ابی ہریرہ میں اکل ربا کو منجملہ کبائر کے ہمراہ شرک کے ذکر

کیا ہے رواہ البزار ابن مسعود نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ سود خواری کے تہتر دروازے
ہین سب مین کم دروازہ یہہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے حرام کرے حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط
شیخین پر ہے دوسری روایت یہہ ہے کہ ربا کے کچھ اوپر ستر باب ہین اور شرک مثل اسکے
ہے رواہ البزار و رواتہ رواۃ الصحیح معلوم ہوا کہ سود خوار و مشرک کا ایک حکم ہے
یہہ بہت بڑی بشارت ہے واسطے اہل ربا کے کہ ہر چند کلمہ پڑہین نماز روزہ حج زکوۃ بجا لاوین
مگر مثل مشرک کے ہون عبداللہ بن سلام کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے ایک درہم جو ربا سے ہاتھ لگتا ہے وہ نزدیک اللہ کے تینتیس زنا سے بڑھ کر ہے جو کہ
حالت اسلام مین کرے رواہ الطبرانی دوسری روایت یہہ ہے کہ سود خوار دن قیامت
کے اسطرح پر کھڑا ہوگا جیسے کسیکو شیطان نے چھوکر پاگل کر دیا ہو اسکو احمد نے باسناد جید
روایت کیا ہے عبداللہ بن حنظلہ کا لفظ مرفوعا یہہ ہے کہ ایک درہم ربا کا چھتیس زنا
سے زیادہ تر سخت ہے رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح والطبرانی براء بن عازب
کا لفظ یہہ ہے ربا بہتر باب ہے ادنی اونکا یہہ ہے کہ آدمی اپنی مان سے حرام کرے اور
سب سے زیادہ ربا یہہ ہے کہ برادر مسلمان کی آبرو ریزی مین زبان درازی کرے اسکو
طبرانی نے روایت کیا ہے جو لوگ سود نہین کہاتے مسلمانون کی آبرو ریزی کرتے ہین
علمار حق کو کتابون مین گالیان لکہتے ہین سخت و درشت باتین سناتے ہین حفظ مرتبہ
کسی کا نہین رکہتے وہ سود خوارون سے بہی زیادہ گناہگار و بدتر ہین اونکے لئے یہہ
بہت بڑی بشارت ہے کہ مان سے حرام کرنا تو کم ہے مگر یہہ کام انکا دس زنا سے بہی بڑہکر
ہے ابن عباس کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے جب زنا و ربا کسی بستی مین ظاہر ہوتے ہین تو وہ
لوگ عذاب خدا کو اپنی جانون کے لئے حلال کر لیتے ہین اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
زنا و غنا کا ساتہہ ہے آسودہ گہرون مین زنا ضروری ہوتا ہے اکثر آسودہ لوگ ربا
لیکر مالدار بنجاتے ہین انکو یہہ مژدہ مبارک ہو ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت سے پہلے ربا زنا شراب ظاہر ہوگی رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح یہہ خبر مخبر صادق مصدوق کی اسوقت مین بخوبی پائی گئی یہہ تینون چیزین مسلمانون مین رائج ہین دوسرے دن کا کیا گلہ عبد اللہ بن ابی اوفی صرافون کے بازار مین تہے کہا اے گروہ صرافون کے خوش ہو جاؤ بشارت لو کہا خدا انکو جنت کی بشارت دے کیا خوشخبری لائے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ابشروا بالنار رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ یعنی جہنم کی بشارت لو عوف بن مالک کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے توبچ ان گناہون سے جو بخشے نہین جاتے جس نے خیانت کی کسی چیز کی وہ اوسکو دن قیامت کے لائیگا جسنے سود کہایا وہ دیوانہ اوٹہیگا خبطی سودائی سڑی پاگل ہوگا پہر یہہ آیت پڑہی الذین یاکلون الربٰوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس رواہ الطبرانی والاصبہانی ابن مسعود کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے بہت سود لیا اوسکا انجام قلت ہے رواہ ابن ماجۃ حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے یعنی سود کے مال مین برکت نہین ہوتی وہ مال آخر کو کم اور گم ہو جاتا ہے اسکا تجربہ اکثر اہل عقل ونقل کو حاصل ہو چکا ہے جب چاہو دیکہ لو ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کوئی اونمین نہ بچیگا مگر یہہ کہ سود کہاویگا پہر اگر کسی نے نہ کہایا تو غبار سود کا اوسکو پہونچیگا اسکو ابو داؤد وابن ماجہ نے روایت کیا ہے اب وہی زمانہ آگیا جسکی خبر اس حدیث مین دی تہی بہلا کوئی شخص بتا تو دے کہ وہ سود یا غبار سود سے بچا ہوا ہے مگر ہزار مین ایک ان شاء اللہ ؛

بشارت بر غصب زمین وغیرہ

عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے ظلم سے لیا ایک بالشت

زمین کو وہ زمین اوسکا طوق ہوگی سات زمین تک اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ناحق اوسکو سات زمین کا طوق پہنایا جاویگا اسکو احمد نے دو اسناد سے روایت کیا ہے ایک اونمین صحیح ہے منذری نے کہا مراد طوق سے طوق تکلیف ہے نہ طوق تقلید یعنی قیامت مین اوس سے کہین گے کہ تو اسکو اوٹھا کسی نے کہا نہین بلکہ اوسکو اندر زمین کے سات طبقے تک دھسا وینگے وہ زمین اوسکے گلے کا طوق ہو جاویگی بغوی نے کہا اصح یہی ہے پہر بسند خود سالم عن ابیہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ جسنے چھین لی کسی کی زمین بالشت بھر ناحق وہ خسف کیا جاویگا دن قیامت کے سات زمین تک اس حدیث کو بخاری وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے انتہی زمین کا چھیننا عام ہے خواہ گہر محلہ شہر کی زمین ہو یا کہیت گاؤن کی زمیندار لوگ ہمیشہ ایک دوسرے کی زمین غصب کیا کرتے ہین زبردست لوگ غریبون کے گہر داب لیتے ہین ان سبکے لئے یہہ بشارت ہے کہ ساتون زمین کا طوق اونکے گلے مین ڈالا جاویگا یعلی بن مرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جس کسی شخص نے ظلم سے ایک بالشت زمین کسی کی لے لی اللہ تعالے اوسکو تکلیف دیگا کہ اوس زمین کو کہودے ساتوین زمین تک پہر اوسکا طوق ڈالیگا دن قیامت کو یہانتک کہ سبکا فیصلہ ہو وے اسکو احمد وطبرانی وابن حبان نے روایت کیا ہے دوسری روایت طبرانی مین یون آیا ہے جسنے لی زمین کسیکی ناحق اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ اوس زمین کی مٹی میدان حشر مین لاکر ڈالی سعد بن ابی وقاص کا لفظ یہہ ہے کہ ایسے آدمی کا نہ نفل مقبول ہے نہ فرض اسکو احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے جسنے غصب کیا زمین کو ظلم سے وہ ملیگا خدا سے اور خدا اوسپر غضبناک ہوگا رواہ الطبرانی حکم بن حارث نے مرفوعاً کہا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین طریق مسلمین سے وہ سات زمین تک اوسکو اپنے اوپر لادے ہوئے آویگا رواہ الطبرانی حدیث ابی حمید ساعدی

ہین ایک چوہدرسی کے لینے سے بہی بغیر خوشی خاطر کے منع کیا ہے اسلئے کہ کسی مسلمان کا مال لینا مسلمان پر حرام ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے یہہ سترا جزا جو مذکور ہوئی مشہور عمل ہے ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جسطرح آسمان سات ہین اسیطرح زمین بہی سات طبقے ہے مگر ان طبقات کا زیادہ حال کسی حدیث مرفوع مین نہین آیا ہے ٭

بشارت ہر بنا ء مکان زیادہ حاجت از بہر اظہار فخر و تکاثر

حدیث طویل عمر بن خطاب مین جسکو حدیث جبرائیل علیہ السلام بہی کہتے ہین مرفوعاً ضمن ذکر امارات قیامت مین یون وارد ہوا ہے کہ تو دیکھے گا برہنہ پاؤن ننگے محتاج چرواہون کو کہ لنبے لنبے محل بناتے ہین رواہ الشیخان یہہ خبر مطابق واقع کے ہوئی کہ کمینون کے پاس مال بڑہ گیا انہون نے بڑے بڑے محل عمدہ عمدہ حویلیان بنائین اور فخر کرتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ جب دیکھے تو برہنہ پا برہنہ تن گونگے بہرون کو بادشاہ زمین کا تو یہہ علامت ہے قیامت کی پہر دیکھے تو چرواہون کو کہ لنبے لنبے محل یعنی اونچے اونچے بڑے بڑے مکان بناتے ہین تو یہہ بہی ایک علامت قیامت کی ہے الحدیث رواہ البخاری و مسلم واللفظ لہ آجکل راجون نوابون بیگمون نے اپنی اپنی جاے حکومت مین لاکہون روپیہ خرچ کرکے بڑے بڑے مکان بنائے ہین اونکے وہ نام رکہے ہین جنمین فخر و تکبر نکلتا ہے پہر ون گہرون کی شادی ہوتی ہے جنمین لاکہون روپیہ کا خرچ پڑتا ہے یہہ سب کام ناموری کے لئے ہوتے ہین بیت المال کا روپیہ رات دن اسی خرافات و واہیات مین اوٹہتا ہے مسلمانون کا حق ضائع کیا جاتا ہے یہہ سارا محل انکی گردن پر لادا جاویگا ایک ایک کوڑی کا جسوقت حساب ہوگا اوسوقت خوب سمجہہ مین آجاویگا کہ ہمنے کیا کیا اسکو جو منع کرتا ہے وہ دشمن ہے پادشاہون کے گونگے بہرے ہونے سے یہہ مراد ہے کہ احمق بے عقل بے شعور ہونگے کسیطرح کا تمیز نہوگا اپنے حرکات حیوانی کو کمال عقل سمجہینگے

نطق و سمع سے دور رہتے ہین سے نزدیک دین و شریعت کے یہہ تکبر و تفریح ہے گنبد ہو یا بیت
و بے حیائی سے قریب انس کی حدیث مین ایک انصاری کا قصہ آیا ہے جسنے قبہ بنایا تھا رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکا سلام لینا بند کر دیا جب اوس نے اوس قبہ کو ڈھا دیا
تب سلام لیا پھر فرمایا ہر بنا وبال ہے اپنے صاحب پر مگر جو ضروری لابدی ہو اسکو ابو داود
نے بطول روایت کیا ہے منذری نے کہا ضروری بنا وہ ہے جو گرمی جاڑے درندون
چور دون سے بچاوے جابر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ
بدی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اپنا مال اینٹ مٹی مین لگاتا ہے رواہ الطبرانی باسناد
جید ابو بشیر انصاری کا لفظ یون ہے جب اللہ کسی بندے کو خوار کرنا چاہتا ہے تو وہ
اپنا مال بنیاد مین اوٹھاتا ہے رواہ الطبرانی ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے
جسنے حاجت و کفایت سے زیادہ بنایا اوسکو تکلیف دینگے کہ اوس بنا کو اپنے اوپر لادے
دن قیامت کے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اسکی سند منقطع ہے ابو العالیہ نے کہا عباس
بن عبد المطلب نے ایک غرفہ بنایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اسکو ڈھا دے
پوچھا ڈھا دون یا اسکی قیمت خیرات کر دون فرمایا ڈھا دے گرا دے یہہ مرسل ہے نزدیک ابو داود
کے جید الاسناد ہے معلوم ہوا کہ لہو و لعب کا مکان بنانا اور منزلہ گھر طیار کرنا ممنوع ہے جابر
کی حدیث مین صاف آیا ہے کہ ہر نیکی صدقہ ہے جو اہل پر صرف کیا یا جو دیکر آبرو بچائے
وہ صدقہ ہے مومن کے ہر نفقے کا بدلا اللہ پر ہے البتہ اوس نفقہ کا ضامن ہے مگر جو
گھر بنانے مین یا کسی گناہ مین صرف کیا اسکو دارقطنی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد
کہا ہے حارثہ بن مضرب کا لفظ یہہ ہے کہ آدمی کو ہر نفقہ مین اجر ملتا ہے مگر مٹی یا بنا
کے نفقہ مین اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے یعنی جو مال طیاری مکان یا اوسکی آرایش
مین صرف ہوا وہ خاک مین ملا محنت برباد گناہ لازم اسیطرح لفظ انس کا ہے مرفوعاً کہ
سارا نفقہ راہ خدا مین ہوتا ہے مگر بنیاد کہ اسمین کچھہ خیر نہین رواہ الترمذی حدیث

عقبہ بن قیس میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا ہے کہ
یہ تعمیر جس میں مال مسلمان کا برباد کیا جاتا ہے اسکو ابو داؤد نے مراسیل میں روایت کیا
ہے حسن بصری کہتے ہیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنائی تو فرمایا اسکو
عریش بناؤ جس طرح موسیٰ کا عریش تھا حسن سے پوچھا عریش موسیٰ کیا تھا کہا جب ہاتھ اونچا
چھت کو جا لگتا رواہ ابن ابی الدنیا اگلی عمارت زمانہ اسلام کی جو اب تک قدر قلیل کہیں نظر
آجاتی ہے اوسکی چھت ہر جگہ پست پائی گئی الا ما شاء اللہ جب سے غیر اہل اسلام حاکم ہوئے
مسلمانون نے بھی انکی چال سیکھ لی تب سے سقوف مکانات کو شہیات جو بلیات محلات
کی بہت بلند اونچی بننے لگی حالانکہ حدیث عمار بن یاسر میں صاف آچکا ہے کہ جب کوئی
آدمی سات گز یعنی سات ہاتھ سے زیادہ اونچی بنیاد بناتا ہے تو اوسکو یون پکارتے ہیں
کہ یا افسق الفاسقین الی این اے سب سے بڑے فاسق تو اسکی بلندی کو کہان تک
لیجاویگا رواہ ابن ابی الدنیا معلوم ہوا کہ ساڑھے تین گز شرعی سے زیادہ اونچا کرنا
چھت کا سبب ملنے اس عمدہ لقب کا ہے اہل دولت و ارباب ثروت کو نوید جاوید ہو کہ
وہ افسق الفاسقین ٹھیرے یہ بنیاد اونپر وبال آخرت ہوئی یہ دن قیامت کو اپنا گھر آپ
اپنے سر پر لاد کر لیجاوینگے ایسے گھر والے دنیا میں ہمیشہ اترایا کرتے ہیں کہ جیسا گھر ہمارا ہے
ویسا گھر دوسرے کا نہیں ہے پہران گھرون پر ہزار ہا روپیہ آرائش و زیب و زینت و
سامان تکلف و لہو فضول میں لگا دیتے ہیں یہ ایک دوسرا خلل نیک ہے جو انکی ساری نیکیون
کو اگر ہوئی ہون خاک میں ملاویگا یہ کورے کا رے خالی ہاتھ قیدخانہ جہنم میں جا بسینگے

بشارت منع اجیر از اجر

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالیٰ نے کہا میں خصم ہون تین آدمیون کا دن
قیامت کے اور جسکا خصم میں ہوا اوس سے میں سمجھ لونگا ایک وہ آدمی جسنے میرے نام سے

کچھ پایا پھر مزدوری کی دوسرا وہ آدمی جسنے آزاد کو بیچکر اوسکی قیمت کہائی تیسرا وہ آدمی جسنے
کسیکو مزدور مقرر کیا اپنا کام تو پورا کرا لیا اوسکو مزدوری نہ دی رواہ البخاری وابن
ماجۃ معلوم ہوا کہ کسی کی مزدوری نہ دینا سبب خصومت خدا کا ہے اسیلیے حدیث ابن
عمر مین مرفوعا آیا ہے کہ دو تم مزدوری مزدور کی پہلے اس سے کہ اوسکا پسینا خشک ہو
اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک ابو یعلی اور
حدیث جابر مین نزدیک طبرانی کے آیا ہے ۞

بشارت از برای غلام گریزپا

جریر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو غلام بھاگا اوس سے ذمہ
بری ہو گیا اسکو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق مین یون آیا ہے کہ قبول نہین ہوتی
نماز اوسکی تیسرے طریق مین یون ہے کہ وہ کافر ہو گیا جبتک کہ پھر کر نہ آوے رواہ مسلم
جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے کہ تین شخص ہین جنکی نماز قبول نہین اور نہ کوئی نیکی اونکی
آسمان پر چڑہتی ہے ایک نشہ باز مست جبتک کہ ہوشیار ہو دوسرے عورت جسپر شوہر اوسکا
خفا ہے تیسرے غلام گریزپا جبتک کہ پھر کر نہ آوے اور اپنا ہاتھ موالی کے ہاتھہ مین
نہ رکھدے رواہ الطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان ابو امامہ کی حدیث مرفوع
مین یون آیا ہے تین آدمی ہین جنکی نماز اونکے کانون سے اوپر تجاوز نہین کرتی ایک
غلام گریختہ جبتک کہ پھر نہ آئے دوسرے عورت جو سو رہے اور شوہر اوسکا اوسپر غصے
ہے تیسرے امام ایسی قوم کا جس سے وہ قوم ناخوش ہے اسکو ترمذی نے حسن غریب
کہا ہے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو غلام حالت
فرار مین مر گیا وہ جہنم مین گیا اگرچہ راہ خدا مین مارا کیون نہ گیا ہو رواہ الطبرانی
اسکے سب راوی سوا عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے ثقہ ہین ۞

بشارت بر اطلاق بصر شغل با اجنبیہ

ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یعنی طرف سے اللہ تعالی
کے نظر ایک تیر ہے زہر بہرا ہوا ابلیس کے تیرون مین سے جسنے اوسکو میرے ڈر سے چھوڑ دیا
مین اوسکا ایسا ایمان بدل دونگا جسکی لذت وہ اپنے دل مین پاویگا اسکو طبرانی نے روایت
کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ ہر آنکھہ دن قیامت
کے روویگی مگر وہ آنکھہ جو محارم خدا سے بند رہی رواہ الاصبہانی حدیث عبادہ بن صامت
مین مرفوعًا آیا ہے تم ضامن ہو میرے لیے چہہ کا ہون کے مین ضامن ہوتا ہون تمہارے
لیے جنت کا سچ بولو جب بات کرو وفا کرو جب وعدہ کرو ادا کرو امانت کو جب تمہارے
پاس امانت رکہی جاوے نگاہ رکہو اپنی شرمگاہون کو بند رکہو آنکہون کو روکو ہاتہون
کو اسکو احمد و ابن حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے بریدہ کا لفظ
مرفوعًا یہہ ہے کہ اے علی نگاہ کے بعد نگاہ نکر پہلی نگاہ تیرے لیے ہے دوسری تجہپر ہے اسکو
ترمذی نے حسن غریب کہا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ابن آدم پر حصہ زنا کا لکہا گیا ہے وہ اوسکو ضرور پاویگا دونون آنکہون کا زنا نظر ہے
دونون کانون کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات کرنا ہے ہاتہہ کا زنا پکڑنا ہے پاون کا زنا
چلنا ہے زنا دل سو وہ چاہتا اور آرزو کرتا ہے اب شرمگاہ اوسکو سچا کردے یا جہوٹا
اسکو شیخین نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ فرج کے سوا باقی اعضا بہی زنا کرتے ہین گو وہ
زنا گناہ مین کم ہو لیکن پہر گناہ ہے وبال دارین سے خالی نہین ہے ابن مسعود کا لفظ
مرفوعًا یہہ ہے کہ آنکہین اور پاون زنا کرتے ہین فرج زنا کرتی ہے رواہ احمد باسناد
صحیح والبزار وابو یعلی یعنی کوئی یہہ نسمجہے کہ زنا فقط فرج ہی سے ہوتا ہے بلکہ باقی
اعضا سے بہی ہوتا ہے زنا کے تئین تو غالبًا بچاؤ بہی ہوجاتا ہے مگر زنا سے اعضا سے

بچنا نہایت مشکل ہے جو لوگ کہ یہہ رنڈیون کو دیکھتے ہین پھر اندیشہ نا تقا او رہ گویا یہہ
زنا دیدہ و دانستہ کیا کرتے ہین اس گناہ سے بچنا کام بڑے مسلمان با ایمان کا ہے جیسے
جا بین کہ اجنبی نا سے بچین جریر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا نظر
ناگہان کا کیا حکم ہے فرمایا نظر پھیر لے رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی حدیث ابن
مسعود مین مرفوعا آیا ہے کہ کوئی نظر نہین ہے مگر شیطان کو اوسمین طمع ہے رواہ
البیہقی ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم نگاہ کو
روکو فرج کو نگاہ رکہو ورنہ خدا تمہاری صورتون کو بگاڑ دیگا رواہ الطبرانی
ابو سعید کا لفظ مرفوعا یہہ ہے کوئی صبح نہین ہوتی مگر دو فرشتے پکارتے ہین کہ خرابی
ہے مردون کی عورتون سے عورتون کی مردون سے رواہ ابن ماجۃ حاکم نے
کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مسجد مین بیٹہے تھے ایک عورت قوم مزینہ کی اپنی زینت مین اتراتی ہوئی مسجد مین آئی
فرمایا اے لوگو منع کرو اپنی عورتون کو پہننے زینت سے اور تبختر کرنے سے مسجد مین بنی
اسرائیل پر لعنت نہوئی یہانتک کہ انکی عورتون نے آرایش کا لباس پہنا مسجدون مین
ناز و ادا سے آئین رواہ ابن ماجۃ **فائدہ** عورت کو سوائے شوہر کے دوسرے
کام کے لئے زینت کرنا ناز و ادا سے چلنا پہرنا گو مسجد ہی مین کیون نہو حرام ہے جیسے جا
دیگر محافل و مجالس کے دیور کے سامنے آنے کو موت فرمایا ہے اسکو شیخین و ترمذی نے
عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے لفظ حدیث کا حمو ہے اس لفظ مین خسر و برادر شوہر
و عم و ابن عم شوہر و نحو ہم سب داخل ہین بعض نے کہا مراد اقربا زوجہ ہین فقط ابو عبید
نے کہا معناہ فلیمت ولا یفعل ذلک فاذا کان هذا رأیه فی اب الزوج و
هو محرم فکیف بالغریب انتہی یعنی جب اقربا زوج و زوجہ کے روبرو آنا تنہائی
مین بیٹہنا درست نہوا تو اجنبی کے سامنے آنا بالا ولے حرام ٹہیریگا مین کہتا ہون یہی

حکم عورت اجنبی کا یہ ہے حق مین عورت مسلمان کے جو عورت برادری کی نہین ہے یا اوسکو
کبھی دیکھا بھالا نہین ہے یا اوسکے نیک و بد سے آگاہی نہین ہے یا وہ عورت ہندنی
یا پارسن یا یہودن یا عیسائی ہے یا کسبی یا ڈھاڑی یا کٹنی یا بد دین یا بد عقیدہ یا بدچلنی یا
مشرکہ دشمن ہے تو اوسکے روبرو بھی نہ آوے نہ اوس سے تخلیہ رہے پہر اگر یہہ کچھ بھی نہیں
ہے مگر شوہر اوسکے آنے کو پسند نہین کرتا تو نہ آنے دینا اوسکا داخل حقوق شوہر ہے
اگر بے اذن شوہر کے ایسی عورت کو زوجہ گہر مین آنے دیگی یا رکہیگی یا اوس سے ملیگی تو گرہ
حرام ہوگی سخت گنہگار رہیگی حدیث ابن عباس سے مرفوعا آیا ہے تنہائی نکرے کوئی تم مین کا
کسی عورت سے مگر ہمراہ محرم کے رواہ الشیخان دوسری روایت اس لفظ سے آئی
ہے کہ جو کوئی ایمان رکہتا ہے اللہ پر اور روز آخرت پر وہ خلوت نکرے ساتہ کسی عورت
کے اسطرح پر کہ نہو درمیان اسکے اور اوس عورت کے کوئی محرم رواہ الطبرانی
معقل بن یسار کا لفظ یہہ ہے اگر کوئی تم مین اپنے سر مین سوئی لوہے کی چبھوئے تو یہہ
بہتر ہے اس سے کہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اوسکے لیے حلال نہین ہے رواہ الطبرانی
والبیہقی ورجال الطبرانی ثقات رجال الصحیح ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دور رکہو آپکو تنہائی کرنے سے ساتہ عورتون کے قسم ہے خدا کی تنہا
نہوا کوئی مرد ساتہ کسی عورت کے مگر داخل ہوا شیطان درمیان اون دونوں کے
اور اگر بہڑ جاوے کوئی آدمی کسی سور سے جو مٹی و کیچڑ مین بہرا ہوا ہے تو یہہ بہتر ہے
اس سے کہ کندہا اسکا کسی عورت کے کندہے سے بہڑ جاوے جو اسکے لئے حلال نہین ہے
رواہ الطبرانی یہہ حدیث غریب ہے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت اسکے لیے سور سے بھی بدتر
ہے اسیطرح اجنبی مرد حق مین ہر عورت اجنبی کے اور عورت اجنبی حق مین ہر عورت شوہردار
کے مثل سور کے ہے مگر آسودہ عورتون کو کچہہ پروا اسکی نہین ہوتی ۞

بشارت خفا کرنے پر عورت کے شوہر کو

حدیث عمرو بن احوص میں مرفوعاً آیا ہے کہ جب عورتیں فاحشہ ظاہر کریں تو اونکو بستر
سے جدا کر دو یعنی اپنے پاس نہ سلاؤ اور ایسی مار مارو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے پھر فرمایا تمہارا
حق عورتوں پر یہ ہے کہ جس سے تم ناخوش ہو اوسکو تمہارے فرش پر بیٹھنے نہ دیں جس سے
تم کراہت کرتے ہو اوسکو تمہارے گھر میں آنے نہ دیں رواہ ابن ماجۃ والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح فاحشہ ظاہرہ سے ہر کام بیحیائی کا مراد ہے نہ خاص زنا مثلاً کوئی
عورت گا دے بجا دے غزلخوانی کرے بد عورتوں سے ملے اونکو جمع کرے زینت کرکے
محفل میں روبرو اجنبی عورتوں کے بیٹھے عشقبازی کا چرچا کرے یہ سب کام داخل
بیحیائی میں ایسی بی بی کو اگر پاس نہ سلا دے دھول دھپا جوتی پیزار کرے تو درست ہے
کیونکہ اسنے حق واجب شوہر کو ادا نہ کیا اسیلیے حدیث حصین بن محصن میں مرفوعاً آیا ہے
کہ انکی پھوپی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پوچھا تو شوہر رکھتی ہے کہا ہاں کہا تیرا برتاؤ ساتھ شوہر کے کسطرح پر ہے
کہا میں کسی بات میں قصور نہیں کرتی مگر جس کام میں عاجز ہوں فرمایا پھر یہ تیرا برتاؤ
اوسکے ساتھ کیسا ہوا وہ تو تیری جنت و دوزخ ہے اسکو احمد ونسائی نے دو اسناد جید
سے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے عائشہ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کسکا حق عورت پر سب سے زیادہ اور بڑا ہے فرمایا شوہر کا کہا مرد
پر کسکا حق سب سے زیادہ اور بڑا ہے فرمایا ماں کا رواہ البزار والحاکم واسناد البزار
حسن یہ حدیث دلیل صریح ہے اس بات پر کہ سب رشتہ داروں سے زیادہ رشتہ و
حق شوہر کا ہوتا ہے بی بی پر گر دولت و حکومت والی بیبیاں یہ کہتی ہیں کہ شوہر کی ہمارے
آگے کیا حقیقت ہے ہم کچھ شوہر کی نظربندی میں نہیں ہیں کہ نہ کسی عورت سے ملیں
نہ کسی سے ہنسی ٹھٹھا کریں یہ انکا کہنا بہت درست ہے اسلیے کہ شوہر کچھ نری جنت
ہی نہیں ہے بلکہ انکے لیے دوزخ بھی ہے اس کہنے پر اگر جنت نہ ملے نہ سہی دوزخ تو ضرور ہے

ہی لیگی حصہ ۵

ہنگامہ دوست کہتا ہے نالہ ہو یا فغان	اک لطف چاہیے مری محفل کے آس پاس

حدیث ابن عباس مین قصہ ایک عورت کا آیا ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ مرد جہاد کرتے ہین اجر یا شہادت لیتے ہین عورتین کیا کرین جو انکی برابر ٹھہرے فرمایا طاعت شوہرونکی معرفت انکے حقوق کے پھر کہا قلیل منکن من یفعلہ رواہ الطبرانی یعنی حقوق شوہر کا پہچاننا شوہرون کی اطاعت کرنا اجر مین برابر جہاد فی سبیل اللہ کے ہے مگر ایسی عورتین کم ہین جو یہہ جہاد کرین یعنی اکثر نافرمان ناحق شناس ہوتے ہین ابو سعید خدری کہتے ہین ایک آدمی اپنی دختر کو لیکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آیا کہا یہہ نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے فرمایا باپ کا کہنا مان اوسنے کہا قسم خدا کی مین نکاح نکرونگی جب تک کہ آپ مجھکو یہہ نہ بتائین کہ حق شوہر کا بی بی پر کیا ہے فرمایا شوہر کا حق جورو پر یہہ ہے کہ اگر شوہر کے کوئی پھوڑا ہو اور یہہ اوسکو اپنی زبان سے چاٹے یا اوسکے نتھنون سے پیپ یا خون بہتا ہو یہہ اوسکو نگل جاوے تب بھی حق شوہر کا ادا نہو اوسنے کہا قسم خدا کی مین کبھی نکاح نکرونگی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم انکا نکاح بغیر انکی اجازت کے نکرو اسکو بزار نے باسناد جید روایت کیا ہے اس حدیث کے سب راوی ثقات مشہور ہین رواہ ابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا کہ یہہ عورت دیندار تھی اپنی ہلاکت اخروی سے ڈر کر آپ کو ادائے حقوق شوہر سے عاجز پاکر نکاح کرنے سے باز رہی اگر بدکردار ہوتی تو کچھ پروا نکرتی اسیطرح ایک دوسرا قصہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک عورت نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آئی کہا مین فلانہ بنت فلان ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مین نے تجھکو پہچانا کیا کام ہے کہا میرا کام میرے چچیرے بھائی سے ہے جو عابد ہے فرمایا مین اوسکو بھی پہچانتا ہون کہا اوسنے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے مجھکو بتاؤ کہ حق شوہر کا زوجہ پر کیا ہے اگر کوئی ایسا حق ہے کہ مین ادا کر سکتی ہون تو مین اوس سے نکاح کرلونگی فرمایا منجملہ حقوق

شوہر کے ایک یہ حق ہے کہ اگر دونوں نتھنوں اوسکے سے خون و پیپ بہے اور تو اوسکو
اپنی زبان سے چاٹ لے تب بھی تو نے اوسکا حق ادا نہ کیا اگر کسی بشر کو یہ پہونچتا کہ وہ
دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے جب شوہر
اوسکے سامنے آوے کیونکہ اللہ نے فضیلت دی ہے شوہر کو عورت پر اوسنے کہا قسم اللہ
کی جبتک دنیا باقی ہے میں ہرگز نکاح نہیں کرونگی رواہ البزار والحاکم حاکم نے کہا یہ
حدیث صحیح الاسناد ہے **فائدہ** جب یہ دونوں قصے بسند صحیح ثابت ہوئے تو معلوم
ہوا کہ شوہر سے زیادہ کسیکی فضیلت حق میں عورت کے نہیں ہے حتی کہ جو کام خاص اسکے لئے
خدا کے ہے یعنی سجدہ وہ درست ہوتا تو شوہر ہی کے لئے ہوتا عورت نے جب اتنا بڑا حق
شوہر کا سنا ڈر گئی کہ ایسا ترک حق سے کہیں ہم کو نصیب ہو یہ دلیل ہے اس بات
کی کہ وہ بڑی ایمان دوست نجات خواہ مغفرت پسند تھی ورنہ ابتو عورتیں شوہروں
سے طالب سجدہ و اطاعت ہیں شوہر ناپسند کی اطاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے جسکو خود پسند
کرکے نکاح کرتی ہیں اوسکی اطاعت واجبی کو بھی ظلم سمجھتی ہیں اوسکو غلام بناکر رکھنا چاہتی
ہیں بلکہ اوسکی غلامی پر بھی خوش نہیں ہوتیں جب دل کسی دوسری طرف ہوتا ہے تو اوس سے
طلاق لینے کا ارادہ کرتی ہیں ہزاروں طعنے دیتی ہیں سیکڑوں صلواتیں سناتی ہیں
کہتیں یہ سب ہی بہشت میں نہ جاوینگی تو پھر کہاں جاوینگی کیا جہنم میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ
انکے نزدیک گویا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے نہیں ہیں اونکی خبر لائق اعتبار نہیں
ہے نعوذ باللہ من الفسق والکفر انس بن مالک کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کسی بشر کو لائق نہیں ہے کہ کسی بشر کو سجدہ کرے اگر یہ کام لائق ہوتا
تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اسلئے کہ شوہر کا حق عورت پر بہت بڑا
ہے اگر سر سے لیکر پاؤں تک شوہر کے کوئی زخم ہوا ہو جس سے پیپ خون ابلتا ہو پھر
اوسکے سامنے آکر زبان سے اوسکو چاٹے تو بھی کچھ حق اوسکا ادا نہ کیا رواہ احمد باسناد [illegible]

بعید و رواته ثقات مشهورة والبزار بنحوه ورواه النسائی مختصرا وابن حبان
فی صحیحه من حدیث ابی هریرة باختصار پس معلوم ہوا کہ حق شوہر کا عورت پر بعد خدا و
رسول کے سب سے زیادہ ہے شوہر کی اطاعت و تعظیم عورت پر فرض ہے اوسکی مخالفت
سوائے شرک و کفر کے حرام ہے شوہر کی ناراضی عورت سے [illegible] پر سبب دخول
جہنم کا ہے دنیا میں تو لعنت برستی ہے آخرت میں دوزخ طیار کر رکھی گئی ہے یہ ایک بڑا [illegible]
ہے واسطے اون عورتوں کے جو رات دن شوہر کو ستاتی ہیں کوئی حق اونکا ملحوظ نہیں
رکھتی ہیں اور زبردستی پیش آتی ہیں انکو یہ حدیث [illegible] مضمون کہ عورت شوہر کو سجدہ کرے قیس بن سعد
کی حدیث میں آیا ہے اسی سبب کی علت حدیث قیس بن سعد میں مرفوعا یوں آئی ہے لما
جعل الله لهم من الحق رواه ابوداود وفيه شريك وقد اخرج له مسلم في
المتابعات ووثق ابن ابی اوفی کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہیں ادا کرتی کوئی عورت حق اپنے
رب کا یہاں تک کہ ادا کرے حق اپنے شوہر کا اسکو ابن ماجہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے
دوسرا لفظ روایت ابن ماجہ کا یہ ہے کہ اگر شوہر عورت کے نفس کو مانگے اور وہ پالان
پر ہو تو بھی اوسکو منع نکرے یعنی اگر صحبت کرنا چاہے اور عورت مشغول ہو تو اوس شغل
کو چھوڑ کر اوسکے پاس آجاوے حاکم کا لفظ معاذ سے مرفوعا یوں ہے کہ نہیں پاتی کوئی
عورت حلاوت ایمان کی یہانتک کہ ادا کرے حق شوہر کا معلوم ہوا کہ عورت تارک حق شوہر
لذت ایمان سے محروم ہے ناقص دین تو پہلے ہی سے تھی ایسا ہی لذت ایمان کی بھی ہاتھ
سے گئی [illegible] عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
اگر کوئی مرد اپنی جورو کو حکم کرے کہ لال پہاڑ کے پتھر کالے پہاڑ پر ڈھو کر ڈال آ یا کالے
پہاڑ کے پتھر لال پہاڑ پر لیجا تو اوس عورت کو ایسا ہی کرنا چاہیے اسکو ابن ماجہ نے روایت
کیا ہے بجز زید بن جدعان کے باقی سارے راوی اس حدیث کے صحیح میں محتج بہم ہیں فائدہ لا حدیث

انس بن مالک سے مین آیا ہے کہا تو خبر دون مین تمکو تمہاری عورتون سے جو جنت مین جاوینگی
ہم نے کہا بہت اچھا فرمایا ہر عورت چاہنے والی شوہر کی بچہ جننے والی جب اوسکو غصہ آتا ہے
یا اوسکے ساتھ کوئی برائی کیجاتی ہے یا شوہر اوسپر غضبناک ہوتا ہے تو وہ یہہ کہتی ہے کہ
یہہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ مین ہے مین ہرگز آنکھ نہ جھپکاؤنگی یعنی نہ سوؤنگی جب تک کہ
تو راضی نہو اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ جب شوہر عورت سے خفا ہو تو عورت
ہی کو اوسکا منانا چاہیے نہ شوہر کو عورت کا منانا ایسی عورت جنتی ہوتی ہے اب تو یہہ
دیکھا ہے کہ ہر عورت کو اوسکا منانا چاہیے مگر وہ کسی طرح سیدھی نہین ہوتی اپنی کاوش
مین رہتی ہے شوہر کی حق بات یا نصیحت یا خیرخواہی یا اظہار محبت پر ایسا غصہ رہتا ہے
کہ کسیطرح دل مین سنبھلتا اگر بس چلے تو فی الفور اوسکی گردن مارے **حکایت**
ایک عورت کے دونون ہاتھ شوہر نے اپنے ہاتھ مین محبت سے لیے عورت نے کہا دیکھو تو
میرے دونون ہاتھ پکڑے مین اسکا نباہ کرنا مرد نے کہا میرے دونون ہاتھ بھی تمہارے ہاتھ
مین ہین تم بھی نباہ کرنا پھر بعد ایک زمانہ دراز کے بی بی صاحبہ اسقدر شوہر پر ناراض
ہوئین کہ طلاق لینے پر شوہر کے اخراج کرنے پر مستعد ہوگئین معلوم ہوا کہ یہہ واقعہ بوجہ
صحبت ناجنس کے پیش آیا اسی لیے ایک بزرگ نے کہا ہے **شعر**

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست	کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

جس بی بی نے شوہر سے ایک عمر دراز نباہ کیا تھا اوسکے عوض یہہ ماجرا پیش ہوا اگلی پچھلی
باتین سب فراموش ہوگئین یہہ حق شوہر کا بی بی صاحبہ نے موافق شرع و عرف شرفا ر
کے خوب ہی ادا کیا معلوم ہوا کہ عورت کی ظاہری محبت پر ہرگز دہوکا نہ کہاوے یہہ قوم
سخت بیوفا بے مروت بیحیا ہوتی ہے انکے کسی قول و فعل کا اعتبار نہین ہے یہہ قوم خلیفہ
شیطان نائب ابلیس ہوا کرتی ہے بلکہ خود شیطان کیصورت مین سامنے آتی ہے جسطرح
حدیث مین آچکا ہے **فائدہ** ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ رکہے اور شوہر اوسکا حاضر موجود ہو مگر اوسکے
اذن سے اور نہ اذن دے کسیکو اوسکے گہر مین مگر شوہر کی اجازت سے رواہ البخاری
واللفظ لہ ومسلم وغیرہما یہہ حدیث نہایت صحیح ہے اسمین صاف اس بات کی تصریح ہے
کہ شوہر کی ناخوشی کے ساتہہ بی بی کسیکو گہر مین آنے نہ دے خواہ آنیوالا مرد ہو یا عورت اپنا
ہو یا بیگانہ گہر سے مراد عام ہے خواہ بی بی شوہر کے گہر مین ہو یا شوہر بی بی کے گہر مین
کسی جگہہ بہی بے اذن اوسکے کسیکو آنے نہ دے چہ جائیکہ اوس شخص و عورت کے جسکے آنے جانے
سے وہ ناخوش ہے خصوصاً ایسے مرد و عورت کا گہر مین رکہنا اور یہی عمدہ کام ہے جس مین فتنہ
مین ہاتہہ آتی ہے شوہر بڑا ناراض ہوا کرے کیا پرواہ ہے معاذ بن جبل کا لفظ یہہ ہے کہ
حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکہتی ہے اللہ پر یہہ بات کہ وہ اجازت دے گہر مین شوہر
کے کسیکو آنے کی اور شوہر اوسکا ناخوش ہو اور نہ باہر جاوے گہر سے اور وہ کارہ ہو اور نہ
نہ کہنا مانے کسی کا حق مین شوہر کے اور نہ الگ سووے اوسکے بستر سے اور نہ مارے شوہر کو سو اگر
شوہر ہی ظالم ہو تو یہہ عورت اوسکے پاس آکر اوسکو راضی کرلے اگر شوہر نے عذر اس عورت
کا قبول کیا تو اچہا ہوا اللہ بہی اسکا عذر قبول کریگا اسکی حجت ظاہر کریگا اس عورت پر
گناہ نہین اور جو شوہر راضی نہوا تو اسنے اپنا عذر نزدیک خدا کے پہونچا دیا رواہ الحاکم
وقال صحیح الاسناد اب وہ وقت آیا ہے کہ عورتین شوہرونکو مارتی ہین لڑائی کے وقت
کپڑے پہاڑ ڈالتی ہین اپنا پاؤن اوسکے مونہہ پر رکہدیتی ہین بے اپنے اذن کے شوہر کو
گہر مین گہسنے نہین دیتین عذر کیسا اگر وہ بہکوا عذر کرتا ہے تو قبول نہین فرماتین اور زیادہ
افروختہ ہوتی ہین کہتی ہین کہ عورت سگے باپ کی بہی نہین ہوتی ہم سلام سے رنجیدہ ہین دشنام
پر انعام دیتی ہین سبحان اللہ وبحمدہ کہو قیامت جلدی نہ آوے تو کیا ہو یہہ جنم کا
اندیشہ نہین تو دوزخ کیونکر بہرینگے ابن عباس کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی پاس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئی کہا مجہے بتاؤ حق شوہر کا زوجہ پر کیا ہے مین ایک

بیوہ عورتین ہون اگرچہ مدت سے اوانرنا دوسری جگہ نکاح کر سکینگی تو جبر و ستم مین شیدہ ہونگی فرمایا
حق تزویج کا زوجہ پر یہہ ہے کہ اگر وہ اسکو بلاوے اور یہہ پشت پالان پر ہو تو بھی اوسکو منع
نکرے روزہ نفل بے اوسکی اجازت کے نرکہے اگر رکہیگی بہوکی پیاسی رہیگی یہہ روزہ قبول
نہوگا اوسکے گہرسے بے اوسکے اذن کے باہر جاوے اگر جاویگی سارے فرشتے آسمان کے
اور فرشتے رحمت و عذاب کے اوسپر لعنت کرینگے یہانتک کہ پہر آوے اور حدیث نے کہا
ایسا ہین ہرگز نکاح نہین کرینگی اسکو ظاہر الّا بعد روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ یہہ عورتین بیوہ
نہ رہی ہی پرست ایسا اندازہ حق اسس زمانے مین ایسی عورتین باقی نہین رہین
ابتو عشقبازی یار خواہ زینت پسند لباس و دوست و دشمن شوہر پرگی باہر اسیے اگر جہنم آباد
نہ کیجاوے تو پہر دوسرا ایسا کون سو گنہگار ہے کہ مل سکتا ہے جو دوزخ کا ایندھن بنے
آرام کی جگہ بہشت کا نام نہ رہیگا سقر لظی جہنم نہ آیا یہہ ہے کہ خدا انہین کو سدہ نہ آزمے یہہ اپنے
یارون آشناؤن کے وہان ہی جلسے جشن محفلین جلسین ہوتی ہین شور و شغب و فسق کیا
کرین یہہ تو ظاہر ہے کہ جب کوئی عورت کسی مرد سے تعلق یا ظاہر یا اسقدر رکہیگی تو وہ مرد
ہوگا یا آشنا اگر شوہر ہے اور اوسکا حق ادا نہین کرتی تو جہنم ہی واسطے ہے اگر یار آشنا ہے تو
پہر کیا پوچہنا پانچون اونگلیان گہی مین چاہے شوہر کیسا ہی کم ہمت ہے یا ارادہ نالائق جورو
کا غلام ہوگا مگر پہر بہی آخر کچہہ نہ کچہہ اپنی مرضی کے موافق عورتسے چاہیگا عورت ہرگز اوسکی
مرضی پر نہ چلیگی خصوصاً جس عورت کو شوق آشنائی یا عشقبازی یا اظہار ناز وادا زینت و آرائش
کا دوسرون پر ہے وہ کسیطرح اپنی عادت سے باز نہ آویگی اگر چندے ابتدائے نکاح مین صبر
کریگی تو پہر بعد چندے ضرور فرشت ہوجاویگی سو جب اکثر عورتون کی یہہ چال ڈہال ٹہری
الا ماشاء اللہ تو کہو اب انکی نجات کی کیا صورت ہے اللہ ہی اگر کسیکو انہین سے نجات
دے تو دے ورنہ یہہ تو اپنے پاؤن سے خوش خوش دوزخ تک جانے کو طیار ہین دیدہ و
دانستہ جرات و تمرد کے ساتھہ خریدار فسق و کفر ہین بڑا فتنہ اسلام مین اس تیرہ چودہ صدی

میں انہیں عورتوں کا ہے جو یہہ تواتر جا بجا ہر ملک و ریاست میں سنا جاتا بلکہ آنکھ سے
دیکھا جاتا ہے اگر کہیں شوہروں ہی کا ایمان انکے ہاتھوں سے بچ جاوے تو سمجھو کہ بڑی
نصیب وری ہے اللهم احفظنا فائدہ زید بن ارقم نے کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں عورت ادا نہیں کرتی حق اللہ کا یہانتک کہ ادا کرے سارا
حق اپنے شوہر کا رواہ الطبرانی باسناد جید معلوم ہوا کہ جب عورت نے حقوق
شوہر کے ادا نہ کئے تو جو حقوق خدا کے ادا کئے ہیں وہ سب ہی ضائع گئے یہہ اللہ کا بڑا
احسان ہے شوہروں پر کہ اپنے حق کو انکے حق پر ملتوی رکھا ہے اسپر بھی اگر کوئی عورت
حق شوہر ادا نکرے تو معلوم ہوا کہ وہ خدا سے ضد رکھتی ہے یا اوسکو خدائی کا دعوی ہے ابن
عمرو کا یہہ لفظ ہے کہ نگاہ نہیں کرتا اللہ طرف اوس عورت کے جو شکر اپنے شوہر کا بجا نہیں
لاتی حالانکہ یہہ اوس سے بے نیاز نہیں ہے رواہ النسائی والبزار باسنادین رواۃ
احدهما رواۃ الصحیح حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے معلوم ہوا کہ جو آرام عورت
کو طرف سے شوہر کے ملے یا جو احسان اوسکا کسی کام میں اسپر ہو تو اوسکا شکر ادا کرنا
داخل حقوق شوہر ہے اگر شکر نہ کریگی تو اللہ تعالے اوسکی طرف نظر بھی نکریگا جب اللہ نے نظر
تک نہ کی تو پھر نجات کی کیا امید ہے اب تو فی الحال بجاے شکر کے اکثر عورتیں یہہ کہتی ہیں
کہ تو بڑا اکرام کرتا ہے تو نے ہمکو بہت ستایا تو ہمکو عیش نہیں کرنے دیتا تجھ سے مجھے ملنے کو
منع کرتا ہے اپنا زور دکھانے چلا ہے ہمارے جلسوں کو برا سمجھتا ہے ہماری طرح جشنوں میں
اظہار خوشی کا نہیں کرتا غرضکہ اپنے ہمراہ شوہر کو بھی گلگشت جہنم کرانا چاہتی ہیں نعوذ باللہ
من غضب اللہ حدیث معاذ بن جبل میں مرفوعاً آیا ہے کہ نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے
شوہر کو دنیا میں مگر اوسکی زوجہ حور عین کہتی ہے تو ایذا نہ دے اسکو تجھے خدا مارے یہہ تو
تیرے پاس دخیل ہے اب تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی
وقال حدیث حسن فائدہ طلق بن علی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہے جب بلاوے مرد اپنی جورو کو صحبت کے لئے تو وہ اوسکے پاس جاوے اگرچہ تنور
پر کیون نہو اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے و رواہ النسائی و ابن حبان
معلوم ہوا کہ یہ حق شوہر کا سب امور و اشغال پر مقدم ہے عورت اسپر انکار کریگی تو سخت
گنہگار ہوگی جسطرح حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب بلایا مرد نے اپنی عورت کو اپنے
بستر پر اور وہ نہ آئی مرد غصے مین سو رہا تو فرشتے اوس عورت پر صبح تک لعنت کرتے ہین
اسکو بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے دوسری روایت شیخین مین مرفوعاً
یون آیا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کوئی مرد نہین جو بلاوے اپنی عورت
کو بستر پر اور وہ انکار کرے مگر وہ شخص جو آسمان پر ہے اوس عورت پر غصہ کرتا ہے یہانتک
کہ شوہر اوس سے راضی ہو تیسری روایت شیخین و نسائی کا لفظ یہ ہے جب سوئی عورت
چھوڑ کر بستر شوہر کو تو لعنت کرتے ہین فرشتے اوسپر صبح تک حدیث ابن عباس کا لفظ یون ہے
کہ جو عورت سو رہی اور خاوند اوسکا ناخوش ہے اوس سے تو نماز اوس عورت کی اوسکے
سر سے اوپر نہین جاتی اسکو ابن ماجہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابی
امامہ مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے ترمذی نے اوسکو حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ عورت کو
بستر شوہر سے علحدہ سونا بطور خود حرام و موجب لعنت و عدم قبول عبادت فرض ہے ہان
شوہر کی خوشی سے اگر علحدہ سوئی تو یہ اور بات ہے مگر ساتھ ناراضی شوہر کے علحدہ بستر
پر آرام فرمانا گویا آگ کے بستر پر سونا ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے کہ نہین قبول
ہوتی نماز اور نہ چڑھتا ہے کوئی عمل حسنہ اوس عورت کا جسپر شوہر غصے ہے یہانتک کہ راضی
ہو رواہ الطبرانی و ابن خزیمہ و ابن حبان ابن عمر کا لفظ یہ ہے تجاوز نہین کرتی
نماز سر سے اوس عورت کے جسنے نافرمانی کی اپنے شوہر کی یہانتک کہ رجوع کرے وہ عورت
رواہ الطبرانی باسناد جید والحاکم دوسری روایت مین مرفوعاً یون آیا ہے جب
عورت گھر سے باہر نکلتی ہے اور شوہر اوسکا ناخوش ہے تو لعنت کرتے ہین اوس عورت پر سب

فرشتے آسمان کے اور ہر چیز جسپر اوس عورت کا گذر ہوتا ہے سوے جن وانس کے یہانتک کہ وہ پہر کر آوے روا الطبرانی و رواتہ ثقات ؛

بشارت ترجیح کلی از دو زنان یعنی نگرویدن عدل درمیان ایشان

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ اون دونون مین عدل و برابری نکرے تو آویگا وہ شخص دن قیامت کے اور آدہا دہڑ اوسکا ساقط ہوگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حاکم نے علی شرطہما کہا ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے جسکی دو عورتین ہین اور وہ ایک کی طرف جہکتا ہے تو آویگا دن قیامت کے اور نصف بدن اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ بہی مثل اسکے ہے مراد برابری سے یہ ہے کہ نان نفقے شب باشی مین عدل کرے یہ نکرے کہ ایک کو زیادہ دے دوسری کو کم دے یا ہمیشہ رات کو ایک ہی کے پاس رہے دوسری کے پاس نسووے رہی دل کی محبت کہ ایک سے زیادہ دوسری سے کم ہے اسپر مؤاخذہ نہین عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قسمت مین عدل کرتے تہے پہر کہتے اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب اسکو ابوداؤد و ترمذی ونسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے اسمین دل کی محبت کا عذر ہے واللہ اعلم

بشارت بر اضاعت عیال و غیرہم

ابن عمرو کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو یہ گناہ کہ ضائع کر دے اونکو جنکو قوت دیتا ہے اسکو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے کہ جنکی عیالداری کرتا ہے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے حدیث ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم سب راعی ہو تم سے رعیت کا سوال کیا جاویگا مرد اپنے گہر کا راعی ہے عورت اپنے شوہر کے

گھر مین رہی ہے انسے سوال رعیت پروری کا ہوگا اکثر شہر و الا الشیطان وغیرہ ہمارے یہان
مرد سے یہہ سوال ہوگا کہ اہل وعیال کا حق ادا کیا یا نہین عورت سے یہہ سوال ہوگا کہ شوہر
کا کیا حق ادا کیا میان بی بی یہہ نہ سمجھین کہ ہمارے باہمی برتاؤ کا اچھا ہو یا برا کچھہ مؤاخذہ
نہوگا بلکہ جسکی طرف سے کوتاہی ادائے حقوق یکدیگر مین ہوگی وہی گرفتار باز پرس ہوکر
سزا یاب ہوگا مین خیال کرتا ہون کہ یہہ سوال مردون سے زیادہ ہوگا عورتون سے
زیادہ ہوگا اسلیے کہ سوا فساق فجار کے دیندار لوگ حق زوجہ اچھی طرح ادا کرتے ہین
رہین عورتین سو انسے ہمیشہ ادائے حقوق شوہر مین قصور ہوتا ہے خصوصا اون عورتون
سے جو فاسق فاجر آشنا پرست عاشق نواز واہی مزاج ضدی طبیعت ہین یا غرہ دولت
وحکومت کا رکہتی ہین ؁

بشارت بر تسمیہ صحیح

حدیث عائشہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے
اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے جس نام مین تعریف نکلے بڑائی بزرگی پاکی جاوے تشبیہ
ثابت ہو وہ نام نہایت برا ہے جسطرح اکثر بادشاہون کے نام ہوتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے عاصیہ کا نام جمیلہ رکہا برہ کا نام زینب رکہا فرمایا تم اپنی جانون کو
پاک نہ بتاؤ حرب کا نام سلم مضطجع کا نام منبعث بدل دیا ایک زمین کا نام عفرہ تھا اوسکا
نام خضرہ رکہا شعب ضلالت کا نام شعب ہدی رکہدیا بنی زنیہ کا نام بنی رشدہ قرار
دیا غرضکہ جس نام مین کسیطرح کی برائی یا بڑائی ہوتی آدمی کا نام ہو یا زمین کا یا کسی اور
چیز کا اوسکو بدل دیتے اب برخلاف اس سنت صحیحہ کے فخر وتکبر کے نام ڈہونڈ ڈہونڈ کر رکہے
جاتے ہین خصوصا گہر مین امرا ورؤسا کے خواہ مرد ہون یا عورت یا لونڈی یا غلام
حدیث صحیح مین لقب شاہنشاہ کو اخنع واخبث فرمایا ہے اسی کے حکم مین لفظ مہاراج و

حاکم الحکام شاہ عالم جہانگیر عالمگیر دنجیبہ سب محشر میں جب انسے سوال ہوگا کہ تم ایسے ہی تھے
تو کچھ جواب نہ بن سکیگا جسکے نام ایسے ہون زنادہ او نکو بدل ڈالے

بشارت برا نتساب جسکو غیر پدر کیطرف نسبت کرتے

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دعوی کیا اپنے
باپ کے سوا کسی اور کا اور وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اسکا باپ نہین ہے تو جنت اوسپر حرام
ہے اسکو شیخین و ابو داؤد و ابن ماجہ نے سعد و ابی بکرہ دونون سے روایت کیا ہے انکی
کے لفظ یہہ ہے جو کوئی شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کو باپ ٹھیراتا ہے باوجود علم کے وہ کافر
ہوجاتا ہے رواہ البخاری و مسلم حدیث علی مین مرفوعا یون آیا ہے جسنے دعوی کیا
غیر باپ کا یا نسبت کیا آپکو طرف غیر موالی اپنے کے تو اوسپر خدا و فرشتون و سارے خلق کی
لعنت ہے دن قیامت کے اوسکا نہ نفل قبول ہے نہ فرض اسکو شیخین و ابو داؤد و ترمذی و نسائی
نے روایت کیا ہے جس گہر مین زنا کی اولاد ہوتی ہے وہ غیر باپ کیطرف منسوب کیجاتی
ہے نطفہ تو زید و عمرو کا ہے مگر بیٹا بنتی مرزا صاحب خانصاحب کے ہین سبکو معلوم ہے
مگر کیا مقدور کہ کوئی منہ سے نکال سکے یہہ دعوی دیدہ و دانستہ سبب لعنت و کفر کا ہے
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی حدیث مرفوع مین صاف آچکا ہے کہ کفر ہے واسطے آدمی
کے برارت کرنا اپنے نسب سے اگرچہ بہت باریک و مخفی ہی کیون نہو اسیطرح دعوی کرنا ایسے نسب
کا جسکو پہچانتا نہین ہے رواہ احمد والطبرانی ابو بکر صدیق کا لفظ مرفوعا یہہ ہے
جسنے دعوی کیا ایسے نسب کا جسکو جانتا نہین ہے اوسنے کفر کیا ساتھ خدا کے نفی کرنا
نسب کا اگرچہ باریک ہو کفر ہے ساتھ اللہ کے رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ جسکے نسب
مین کسی پشت مین بہی کچہہ خلل زلل ہو وہ اوسکو نہ چہپاوے خواہ اولاد کنیز سے ہو
یا نطفہ حرام جو کوئی نسب کو بدلیگا غیر کو باپ ٹھیراویگا میر صاحب ہون یا شیخصاحب یا

نواب صاحب یا بیگم صاحبہ اوسپر خدا کی لعنت ہوگی خصوصاً جسنے یہہ نسب بدلکر فرضی باپ
کا ترکہ لیا ہے میراث پائی ہے وہ تو ضروری غلام کا نسب ہے ایسے شخص پر اگر خدا و آخرت پر ایمان
رکھتا ہے فرض ہے کہ جو بات ان باپ سے یا زبان قوم سے یا معتبر لوگون سے بابت اپنے نسب
کے سنی ہو وہی کہے زبردستی کسیکو باپ نہ بناوے اگر ملعون جنبی کا فرزند بنا منظور ہے تو یہہ
اور بات ہے اکثر ریاستون مین دستور نکاح ہی کا نہین ہے جہان کہین ہے تو بہر حرام
کی پروا نہین اولاد زنا بکثرت ہوتی ہے کہو اس نکاح سے کیا فائدہ جبکہ یہہ نسب کسطرح
درست ہوا جنکی ذات مین کسی پشت کے اندر کوئی نقصان نسب کا ہوتا ہے تو اوسکو
جھوٹ بولکر چھپاتے ہین زانیہ عورت کا خلاف واقع غیر سے میر سے حوالہ سے نکاح ثابت کرتے
ہین سو یہہ بات عجب کفر ہے اسپر بہت حدیثون مین لعنت آئی ہے ابن عباس سے مرفوعاً
کہا ہے جسنے دعوی کیا غیر باپ کا یا غلام بنا غیر مالک کا اوسپر لعنت ہے خدا و ملائکہ و سارے
لوگون کی رواہ احمد و ابن ماجة و ابن حبان عبد اللہ بن عمرو سے کہا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دعوی کیا اپنے باپ کے سوا کسی اور کا اوسکو
جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی حالانکہ ہوا جنت کی ستر برس کی راہ سے پائی جاتی ہے رواہ
احمد و ابن ماجة مگر لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے کہ پانسو برس کی راہ سے وہ ہوا آتی
ہے اس سند کے رجال صحیح کے رجال ہین سمجھو تو اس سے زیادہ اور کیا بشارت ہوگی
واسطے اولاد زنا کے یہہ نالائق اسلئے غیر کو باپ بناتے ہین کہ اگر وہان کا خصم باپ ٹھیریگا
کوئی یار آشنا اوسکا اسکا باپ قرار پاویگا تو جاہ اور ترکہ میراث ریاست کچھہ نہ پاویگی اسلئے
اوسی وارث کو باپ ٹھیراتے ہین اوسی کے رشتہ دارونسے صلہ رحم کرتے ہین اونہین کو
اپنی برادری سمجھتے ہین حالانکہ یہہ بالکل ویسا اجنبی ہے اسیطرح بعض جاہل محتاج دنیا
کمانے کے لیے سید بنجاتے ہین یہہ بھی زبان شرع پر ملعون ہین کہ نسب تو کچھہ ہے بتاتے
کچھہ ہین عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے

خیر ہوا اسکو سو لئے بنایا یعنی غلام تو کسی کا ہے بنا تا کہ بڑ ہے وہ اپنی جگہ دوزخ میں لے رکھے رواہ ابن حبان انس کہتے ہیں بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا جسنے غیر کو باپ ٹھیرایا یا مولے بنایا اوسپر خدا کی لعنت ہے لگا تار قیامت کے دن تک اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے سبحان اللہ خدا کی لعنت ایکدن بلکہ ایک ساعت اگر کسی شخص پر ہو تو وہ ہلاک ٹھیرتا ہے جسپر قیامت تک لعنت کا مینہ برستا رہے ٹوٹے تو اوس سے زیادہ اور کوئی نصیب ور اقبالمند صاحب دولت ہوگا خدا سب حرامزادوں حرامزادیوں کو جو اس بشارت کی مستحق ہیں یہہ دولت نصیب فرما دے اپنا اور اپنے رسول کا سچ اپنا ظاہر کر دے اللھم آمین ؀

بشارت براے افسادزن برشوہر وعبد برسید

بریدہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے بہکایا کسی مرد پر اوسکی جورو کو یا اوسکی لونڈی غلام کو وہ ہم میں سے نہیں اسکو احمد نے باسناد صحیح روایت کیا ہے و رواہ البزار و ابن حبان بہکانا یہہ ہے کہ عورت کو شوق آشنائی دلاکر خاوند سے جدا کرانا چاہے یا آپسمین رنجش کرا دے برتاؤ مین فرق ڈلوا دے سو یہہ کام دین اسلام سے باہر کر دیتا ہے یہہ مضمون حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا ان لفظا سے آیا ہے کہ وہ ہم مین یعنی مسلمانون مین سے نہیں ہے جو عورت کو شوہر پر بہکا دے یا عبد کو سید پر اسکو ابو داؤد و نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث ابن عمر مین نزدیک طبرانی کے حدیث ابن عباس مین نزدیک ابو یعلی و طبرانی کے بہی آیا ہے رواۃ ابو یعلی کے سب ثقات ہین عورتون مین جو عورت فاسق فاجر بدکار ہوتی ہے وہ کٹنی بنکر اچھے مطلب کے لئے بیبیون کو شوہر سے ناراض کرا کر کسی دوسرے فاسق فاجر جاہل بد دین شیطان خبیث ملعون سے بلکا ماری ہے سو وہ عورتین اس پیچ مین جلد آجاتی

بین خصوصاً جبکہ عشقبازی کا مرض اشنائی کا مزہ اول سے پڑا ہوتا ہے خدا اپنی قہر
وغضب سے بچاوے مشکوٰۃ کتاب النکاح میں حدیث جابر سے مرفوعاً آیا ہے کہ ابلیس اپنا تخت پانی
پر رکھکر اپنے لشکر کو روانہ کرتا ہے یعنی تمام جہان کے بہکانے کو پھر سب سے زیادہ مقرب شیطان
کا ان لشکر والوں میں سے وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ بڑا ہوتا ہے ایک لشکری
آتا ہے کہتا ہے میں نے یہہ کیا اور وہ کیا ابلیس کہتا ہے تو نے کچھہ نہیں کیا پھر دوسرا آتا ہے
وہ کہتا ہے میں نے اوس شخص کو نہ چھوڑا یہانتک کہ درمیان اوسکے اور اوسکی جورو کے
تفرقہ ڈالدیا ابلیس اسکو اپنے پاس بلاتا ہے کہتا ہے تو بڑا کارگذار نکلا اوسکو گلے لگاتا
ہے اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ فتنہ یہی ہے کہ میان بیوی
میں لڑائی پڑ کے تفرقہ کی نوبت آئے سو جس عورت یا مرد کے ذریعہ و مکر و تدبیر و فہمایش سے
جس گھر میں یہ امر واقع ہوتا ہے وہ ایک پیادہ ہے ابلیس کا اگرچہ صورت انسان میں دکھائی
جاتا ہے آدمی کا شیطان آدمی ہی ہوتا ہے عورتوں کی عقل کتنی چھوٹی بات پسند کرتی ہے
چھوٹی محبت پر فریفتہ ہوجاتی ہے جو فسق و عیش کی صلاح دیتا ہے اوسکو دوست خیرخواہ سمجھتی
ہے جو کوئی اسکے آخرت کا دوست دنیا کی خیر خواہی نہ ہی شوہر بتاتا ہے اوسکو دشمن سمجھتی ہے
مگر جس کسی عورت کو خدا بچاتا ہے یا عقل سلیم اور استقامت بخشتا ہے تو وہ ایسے فتنوں میں
نہیں آتی ورنہ ہمنے بڑی بڑی ہوشیار عورتوں کی عقل جاتے ہوئے دیکھی ہے ؛

بشارت درعدم سوال طلاق از زوج

ثوبان کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کسی عورت نے اپنے
شوہر سے طلاق مانگی بغیر کسی ڈر کے تو اوسپر جنت کی بو حرام ہے اسکو ابوداؤد نے روایت
کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے ورواہ ابن ماجۃ وابن حبان بیہقی کا لفظ یہہ ہے
کہ خلع کرنیوالیاں منافقات ہیں کوئی عورت اپنے شوہر سے سوال طلاق نہیں کرتی بغیر

پایا ہے کہ مگر وہ جنت کی بو نہ پاویگی خوشبو سے یا ویگی محروم ہوگا کہ بلا کسی سبب شرعی کے طالب طلاق ہونا موجب محرومی کا جنت سے ہے سبب یہی ہے کہ خاوند بیچارہ نان نفقہ نہ دے یا مہر نہ دے سکے زانی بدکار ہو حرام کرے اس سے خبر ہو یا بے عزت کرے زیادہ ظالم ہوا اسکا مال کھا دے یا سخت ہوں ناروا دے بہت تنگ کرے تو نہایت مجبوری سے طلاق مانگے اور جو کوئی سبب و خوف نہیں ہے محض واسطے ہوائے نفس کے جدائی چاہتی ہے تو پھر جنت حرام ہے خصوصاً جو عورت اسلئے طلاق لیوے کہ کسی دوسرے سے نکاح کرے یا دل لگا ہے یا گانے بجانے ناچ وغیرہ امور فسق و فجور کے سبب موجودگی شوہر نہیں ہو سکتے ہیں تو ایسی طلاق کا انجام علاوہ حرمان جنت کے معرفت شیخی جہنم ہے بالیقین شرع شریف سے ثابت ہوتی ہے

حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے ابغض حلال نزدیک خدا کے طلاق ہے رواہ ابو داؤد وغیرہ یعنی حق میں مرد و زن دونوں کے جسطرح خداوند تعالے کو عورت کا طلاق مانگنا پسند نہیں اسیطرح مرد کا عورت کو بلا وجہ شرعی طلاق دینا ناپسند و موجب بغض ہے وجہ شرعی یہی ہے کہ عورت بدکار آشنا مزاج فاسق فاجر بد دین نابکار عصیان شعار نافرمان ہو ایسی عورت کو پہلے زبان سے نصیحت کرے اگر نہ مانے مارے پیٹے جب اس تدبیر سے بھی کسیطرح کام نہ چلے تو پھر اسکو راستہ بتا دے حاجت باقی ہو تو دوسرا نکاح کسی شریف پارسا عورت سے کرلے انشاء اللہ یہہ مرد آرام پاویگا وہ عورت دنیا و آخرت میں بدنام بدانجام ہوگی اسطرح کی جدائی کے سبب سے ملعون محروم ٹھیریگی والله اعلم والحمد للہ

بشارت بر خوف زنان از خبث عطر و زینت

حدیث ابی موسیٰ میں مرفوعاً آیا ہے عورت نے جب عطر لگایا مجلس میں آئی تو وہ زانیہ ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یوں ہے جس عورت نے عطر ملا پھر کسی قوم پر گذر کیا کہ وہ اوسکی خوشبو پاویں وہ

عورت زانیہ ہے اور پر آنکر زنا کرتی ہے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اول تو عورت
کو ایسا عطر ہی لگانا منع ہے جسکی خوشبو اوڑے بلکہ مرد کو ایسا عطر لگانا چاہیے پر جب ایسا
عطر ملکر کسی محفل میں گئی تو سمجھو کہ یہ زنا کیے ہوئے زنا کا گناہ مول لیا ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں قبول کرتا اللہ نماز اوس عورت کی جو خوشبو لگاکر
مسجد میں گئی جب تک کہ پھر کر نہاوے اس واسطے ابن خزیمہ نے بھی بیان کیا کہ مسجد یا عیدگاہ
میں عورت کو عطر لگاکر جانا حرام ہے اگر جاویگی تو نماز اوسکی باطل ہوجاویگی دوسری حدیث
میں یوں آیا ہے کہ جو عورت بخور کرے وہ ہمارے ساتھ نماز عشا میں حاضر نہو اسکو ابو داؤد
و نسائی نے روایت کیا ہے آجکل عورتیں خوب ہی زینت کر کے عطر و خوشبو ملکر عیدگاہ کو جاتی
ہیں بعض بلاد میں روز جمعہ جامع مسجد میں حاضر ہوتی ہیں یہ جانا جائز ہے مگر یہ بناؤ
یہ تعطر و تبخر حرام ہے ثواب کے عوض عذاب لے آتی ہیں اکثر میلے سیر و تماشا
نظر بازی ہی ہوجاتی ہے الا ماشاء اللہ تعالے ٭

بشارت پر افشاء راز زوجین

حدیث ابی سعید میں مرفوعا آیا ہے کہ سب سے زیادہ بدتر لوگوں میں نزدیک خدا کے درجہ میں
دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ جو پاس اپنی جورو کے جاتا ہے جورو اوسکے پاس آتی ہے
پھر ایک دوسرے کے بھید کو ظاہر کرتا ہے روایت کیا مسلم و ابو داؤد وغیرہما نے یہ عادت
اون عورتوں یا مردوں میں زیادہ ہوتی ہے جو عیاشی کرتے ہیں محاسن و معائب کا ذکر
نکالتے ہیں یا عورت جب سنتی ہے کہ فلان مرد قوی باہ ہے یا عاشق مزاج یا دل لگی باز یا
وقت صحبت کے زیادہ اختلاط کرتا ہے جماع کے طریقے خوب یاد رکھتا ہے تو اوسکی طرف
مائل ہوجاتی ہے گو وہ ایسا نہو اسیطرح جب فاسق فاجر مرد کسی عورت کا حال سنتا ہے
کہ وہ بڑی مخالط دیر پا یا نازو ادا سے صحبت کے وقت حرکات دلچسپ کرتی ہے تو اوسکی

جان چونکہ جاتا ہے تو پھر اوسکو دیا نہ پاویگا اور کوئی عیب کسی عورت کا یا اپنی جورو کا
سامنے غیر کے بیان کرے یا عورت شوہر کا عیب اخفی وقت صحبت کا ظاہر کرے یہہ سبب کا
موجب غضب خدا ہین ایسا شخص مرد ہو یا عورت یہہ بد تر از مردم ہے دنیا مین بیحیا بے غیرت
بے شرم ٹھیرتا ہے آخرت مین مستحق عذاب کا ہوتا ہے اسما بنت یزید نے کہا کچھ مرد عورت
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے فرمایا شاید کوئی آدمی وہ بات
کہتا ہے جو اپنی جورو سے کی ہے شاید کوئی عورت اوس کام کی خبر دیتی ہے جو شوہر سے
کیا ہے سب چپ ہوگئے میں نے کہا واللہ اسے رسول اللہ یہہ مرد عورت ایسی بات کرتے ہین
فرمایا نہ کیا کرو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانی سے صحبت کرے اور سبا
لوگ دیکھتے ہون اسکو احمد نے روایت کیا ہے یعنی کیفیت و کمیت جماع و صحبت زن و مرد
سے دوسرے کو خبر دینا ایسا ہی ہے کہ گویا اوسکے سامنے یہہ حرکت کی گئی ہے وہ مرد شیطان
ہوا یہہ عورت شیطانی ٹھیری یہہ مضمون حدیث ابی سعید خدری مین مفصل نزدیک بزار کے
آیا ہے **فائدہ** ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ سماع حرام ہے ابن لہیعہ کہتے ہین یعنی فخر کرنا جماع پر اسکو احمد و ابو یعلی و بیہقی نے روایت کیا
ہے جاہل بے حیا ہمیشہ قوت باہ کثرت جماع پر فخر کرتے ہین حالانکہ اسمین زیادہ قوت اور بابو جمیع
مین ہوتی ہے یہہ اوس حیوان صغیر سے بھی کمتر بد تر ٹھیرے پھر فخر کیا بہت ہوا تو انسانیت سے
نکلکر حیوانیت مین قدم رکھا جسکو شہوت زیادہ ہوگی مرد ہو یا عورت وہ اوتنا ہی انسانیت
سے دور ہوگا گنہ ہ و کفر و لعنت سے نزدیک ٹھیریگا توسط ہر چیز مین محبوب و محمود ہے اگر
کسیکی یہہ شہوت زیادہ بھی ہو تو اوسکا ذکر کیا اس زیادتی کی فضیلت کیا لاحول ولا قوۃ

بشارت بر طول ازار و غیرہ

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو ٹخنون سے نیچے ہے وہ نار

ہیں سچے رواہ البخاری والنسائی اور ایک روایت نسائی کی ہے یہہ لفظ ہے کہ ازار مومن کی عضلہ ساق تک چاہیے پھر نصف ساق تک پھر ٹخنے تک اور جو ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آتش دوزخ میں ہے یہہ مضمون اور بہی کئی حدیثوں میں نزدیک اہل سنن کے آیا ہے بلکہ حدیث ابی ذر میں مرفوعاً یوں ہے کہ خداوند قیامت کے طرف مسبل کے نظر نکریگا بلکہ اوسکے لیے عذاب الیم ہے وہ خائب خاسر ہوگا رواہ مسلم واهل السنن مسبل وہ ہے جو اپنا کپڑا لٹکا کر کے زمین پر لٹکا وے گویا اترانے کے لیے یہہ کام کرتا ہے حدیث مرفوع ابن عمر سے معلوم ہوا کہ اسبال مذکور ازار قمیص عمامہ سب میں ہوتا ہے جسنے کسی چیز کو کہینچا اترا کر اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نظر نکریگا اسکو ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مرد مسبل کی نماز قبول نہیں ہوتی رواہ ابو داؤد جو لوگ لباس میں وضع بطور زنانہ اختیار کرتے ہیں کوئی لباس کیوں نہو وہ سب مسبل ہیں کلی کا پاجامہ جو عورتوں نے نکالا ہے اسپر بہی اسبال صادق آتا ہے اسلیے کہ اوس ایک ازار میں کئی ازاریں بن سکتی ہیں پہر اس اسراف و اسبال کی کیا ضرورت ہے بجز تشبہ و اختیال کے اور کیا مقصود ہے یہہ مضمون کہ مسبل کیطرف خدا نہ دیکھیگا بہت حدیثوں میں آیا ہے معلوم ہوا کہ اسبال گناہ کبیرہ و سخت حرام ہے ؂

بشارت بیان بر پوشیدن جامہ باریک

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری پچھلی امت میں کچھہ لوگ ایسے زینوں پر سوار ہونگے جیسے پالان مسجد کے دروازوں پر اوتریںگے انکی عورتیں کپڑے پہنے ہونگی مگر ننگی انکے سروں پر مثل کوہان شتر کے چوٹیاں ہونگی تم ان عورتوں پر لعنت کرو کہ یہہ ملعونات ہیں رواہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے دو گروہ ہیں دوزخ والے جنکو میں نے نہیں دیکھا ایک قوم کے پاس کوڑے ہونگے

جیسے دم گائی کی لوگون کو اون کوڑون سے ارینگے دوسرا گروہ عورتون کا ہے جو کہ کاسیات
عاریات ہین لوگونکو اپنی طرف جہکاتی ہین آپ اونکی طرف جہکتی ہین انکے سر جیسے اونٹون کے
کوہان جہکے ہوئے یعنی بڑے بڑے جوڑے باندہے ہوئے یہہ جنت مین نہ جاوینگی نہ جنت کی
بو پاوینگی حالانکہ بہشت کی بو ابت دور دور سے پائی جاتی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے
یہہ حدیث صحیح ہے رسول خدا کا پہلے گروہ کا مصداق چوبدار امراء و روسا رکہتے ہین
جو ہاتھ مین چاندی کی لکڑیان یعنی لنبی مثل دم گاو کے لئے دربار وغیرہ مین ایسے رہتے ہین
کہ کسیکو انے نہین دیتے دوسرے گروہ کا نمونہ وہ عورتین ہین جو سر پر موٹا جوڑا یا موٹی
چوٹی بہاری سو باف رکہتی ہین لاہی جالی ململ کا لباس نہایت باریک پہنتی ہین جس سے
سارا بدن اونکا نظر آتا ہے سینہ و شکم کا نقشہ دکہائی دیتا ہے جس مرد کی تعریف سنی
اوسکی طرف جہکتی ہین اونکو اپنا بناو سنگار دکہا کر اپنی طرف جہکاتی ہین سو اسطرح کی
عورتین زبان نبوی پر ملعون جنت سے محروم ہین عائشہ کہتی ہین اسماء بنت ابی بکر پاس
رسول خدا کے آئین وہ پتلے باریک کپڑے پہنے ہوئے تہین حضرت نے مونہہ پہیر لیا فرمایا
اے اسما عورت جب حیض کو پہونچ جاوے یعنی عاقل بالغ ہوجاوے تو پہر درست نہین کہ
اوسکا بدن نظر آوے مگر مونہہ اور دونون کفدست رواہ ابوداود معلوم ہوا کہ
سواے چہرہ اور کفدست کے باقی بدن عورت کا سر سے تا قدم مستور رہنا چاہیے اوسکا
ظاہر ہونا مرد عورت اجنبی پر سواے شوہر کے حرام ہے

بیان لبس حریر بمردان و زنان و تحلی بذہب

حدیث مرفوع عمر بن الخطاب مین آیا ہے تم حریر یعنی ریشمی کپڑا مت پہنو جو کوئی دنیا مین پہنیگا
وہ اوسکو آخرت مین نہ پہنے گا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی یہہ کنایہ ہے اس
بات سے کہ وہ جنت مین نہ جاویگا چنانچہ اسی لئے لفظ ابن الزبیر کا نزدیک نسائی کے یہہ ہی

جسنے اسکو دنیا مین پہنا وہ بہشت مین داخل نہوگا اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولباسھم فیھا
حریر دوسرا لفظ عمر رضی اللہ عنہ کا مرفوعاً یہہ ہے حریر وہی شخص پہنتا ہے جسکا آخرت مین
کچہہ حصہ نہین ہے اسکو شیخین وابن ماجہ ونسائی نے روایت کیا ہے حذیفہ کہتے ہین منع کیا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پیوین ہم سونے چاندی کے برتن مین یا کہا وین
اوسمین اور منع کیا ہمکو پہننے سے حریر دیباج کے اور اس بات سے کہ بیٹھین ہم اوسپر روالا
البخاری مرد و زن دونون پر استعمال ظروف زر وسیم کا اکل و شرب مین حرام قطعی ہے امراء
رؤسا ہمیشہ چاندی سونے کے برتن استعمال کرتے ہین ریشمی لباس بے تکلف پہنتے ہین
انکا حصہ آخرت مین نہین یہہ جنت کی ہوا بھی نہ پاوینگے چاندی سونے کے برتن بنانا یا
بنوانا بھی حرام ہے حدیث مرفوع انس مین آیا ہے جب حلال کریگی امت میری پانچ چیزونکو
تو ہوویگی ہلاکت انکی ایک ظاہر ہونا تلاعن کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا حریر کا چوتھے
رکھنا گانیوالیون کا نزدیک اپنے پانچوین اکتفا کرنا مردونکا مردون پر عورتون کا عورتون
پر اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے یہہ حدیث گویا معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا رافضی سلف پر کہلم کہلا لعنت وتبرا کرتے ہین عورتین شوہرون
پر رات دن لعن وطعن وتبرا کیا کرتے ہین شرابخواری کی نوبت یہانتک پہونچی ہے کہ مرد عورت
دونون شراب پی کر حرام کرتے ہین استعمال حریر سے بہی کوئی کم بچا ہوگا آسودہ گہرون مین
ڈومنی میراثن گانے بجانے پر نوکر ہوتی ہین رات دن جلسے رہتے ہین اتفاق اکرام علاوہ
ہے مرد اغلام کرتے ہین عورتین مساحقت کرتی ہین معاذ بن جبل کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک جبہ دیکہا جسکی جیب حریر کی تہی فرمایا یہہ ایک طوق ہے آگ کا دن قیامت
کے اسکو بزار وطبرانی نے روایت کیا ہے اسکے راوی ثقات ہین جویریہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے
جسنے پہنا کپڑا ریشمی پہناویگا اوسکو اللہ کپڑا آتش دوزخ سے دن قیامت کے دوسری روایت
مین یون ہے کہ پہناویگا اوسکو کپڑا ذلت وخواری کا آگ سے رواہ احمد والطبرانی

حدیث ابن عمرو میں آیا ہے جو کوئی مرد میری امت میں سے اور وہ پیتا تھا شراب حرام کریگا
اللہ اوسپر پینا شراب طہور کا جنت میں اور جو کوئی مرد میری امت میں سے اور وہ پہنتا تھا
سونا حرام کریگا اللہ پہننا سونیکا اوسپر بہشت میں رواہ احمد ورواتہ ثقات والطبرانی
ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک آدمی کے ہاتھ میں
سونے کی انگوٹھی ہے اوسکو نکال کر پھینکدیا اور فرمایا کیا تم میں کا آگ کی چنگاری لیکر اپنے ہاتھ
میں رکھتا ہے الحدیث رواہ مسلم فائدہ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خرابی ہے عورتوں کی دو سرخ چیزوں سے ایک سونے دوسرے
رنگ سرخ رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ ان دونوں چیزوں کا استعمال گو عورتوں
کو جائز ہے مگر بچنا اس سے بہتر ہے ابی امامہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں جنت میں گیا ہوں سب سے زیادہ کم وہاں آسودہ لوگ اور عورتیں
ہیں مجھ سے کہا کہ اغنیا دروازے پر حساب دے رہے ہیں عورتوں کو سونے اور حریر
نے بہکا دیا رواہ ابو الشیخ معلوم ہوا کہ کبھی جائز چیز کے استعمال پر بھی جب کوئی بالکل
اوسمیں ڈوب جاتا ہے تو مواخذہ ہوتا ہے ابو عامر وابو مالک نے مرفوعا روایت کیا ہے کہ
کچھ قومیں میری امت میں ایسی ہونگی جو خمر وحریر کو حلال کرینگی انمیں سے کچھ مسخ ہو کر بندر
و سور رہجاوینگے قیامت تک رواہ البخاری تعلیقا وابوداؤد واللفظ لہ معلوم
ہوا کہ شراب وحریر کا استعمال مسبب مسخ کا بھی ہوتا ہے کبھی اللہ تعالی بعض لوگوں کو جو شرابی
مستعمل حریر میں بندر سور بنا دیتا ہے مگر پھر بھی عبرت نہیں ہوتی مرد تو مرد اب اکثر عورتوں
نے بھی شراب پینا شروع کر دیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

بشارت بر تشبہ مرد بزن و زن بمرد در لباس و کلام و حرکت شان

ابن عباس کہتے ہیں لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون مردوں پر جو عورتوں

کی طرح بنتے ہین اور اون عورتون پر جو مردون کیطرح بنتی ہین اسکو بخاری و اہل سنن
نے روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ ایک عورت کمان لگائے ہوئے سامنے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گذری فرمایا لعنت کرے اللہ اون عورتون پر جو مشابہ مرد کے
بنتی ہین اور اون مردون پر جو مشابہ عورت کے بنتے ہین بخاری کی روایت یون ہے کہ لعنت
کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخنثون اور مردانہ عورتون پر منذری نے
کہا مخنث وہ ہے جسکے اندر لچکا و لچک ہو جو مثل عورتون کے ہو شاید وہ جو مثل عورت کے
تانیث تعبیر کیا کرتا ہو فقط عورتون کی سی انداز چال ڈھال بناتا سو جسپر لعنت کا ہے یہ جائز
اسکے کہ انضمام بھی کراوے کہ وہ تو حرمت سے بھی بدتر ہے حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے
لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مرد پر جو لباس عورت کا پہنے
اور اوس عورت پر جو لباس مردانہ پہنے رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن
حبان حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے بعض عورتین ٹوپی لگاتی ہین بعض انگرکھی
پہنتی ہین مردانہ جوتا تو اکثر عورتون کی عادت ہو گیا ہے بعض انمین گھوڑے پر سوار ہوتی ہین
بعض سر کھلا رکھتی ہین یہ سب کام مردانے ہین جو عورت اسمین مبتلا ہے وہ بالیقین ملعون
ہے اسیطرح جو مرد زنانہ زیور پہنتا ہے عورتون کیطرح بات چیت کرتا ہے لباس زنانہ کا
عادی ہے وہ بھی یقینا ملعون ہے زنخے ہیجڑے مخنث مردانہ صورت کی عورتین ان سبکا
ایک ہی حکم ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
چار قسم کے آدمی ہین جنپر دنیا و آخرت مین لعنت کی گئی ہے فرشتون نے اس لعنت پر آمین
کہی ہے ایک وہ آدمی جسکو خدا نے نر پیدا کیا اوسنے اپنی جان کو مادہ بنایا عورت سے مشابہ
بنا دوسری وہ مادہ جو نر بنتی ہے مردون سے مشابہت کرتی ہے تیسرے وہ آدمی جو
کسی اندھے آدمی کو راہ بھلا دیتا ہے چوتھے مرد حصور اللہ نے سوا یحیی بن زکریا علیہ السلام
کے کسیکو حصور نہین کیا رواہ الطبرانی وفی الحدیث غرابۃ ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا

کے پاس ایک مخنث کو لائے اوسکے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تھی پوچھا اسکا کیا حال
ہے کہا عورتوں میں ملتا ہے فرمایا اسکو نکالدو الحدیث رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ
ایسے مرد کو جو عورت سے مشابہ ہے گہر سے نکالدے اپنا ہو یا بیگانہ فائدہ لا حدیث
ابن عمرؓ میں مرفوعاً آیا ہے کہ تین آدمی جنت میں نہ جاوینگے ایک نافرمان ماں باپ کا دوسرا
دیوث تیسرے عورت مردانہ وضع رواہ النسائی والبزار حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد
ہے منذری نے کہا دیوث وہ شخص ہے جسکو زنا کرنا اپنی جورو کا معلوم ہے اور وہ منع
نہیں کرتا بلکہ حرامکاری میں مبتلا رہنے دیتا ہے عمار بن یاسر کا لفظ یہ ہے تین شخص کبھی
بہشت میں داخل نہونگے ایک دیوث دوسرے عورت مردانہ وضع تیسرے شرابخوار والوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا شرابی کو تو ہم جانتے ہیں مگر دیوث کسکو کہتے
ہیں فرمایا وہ شخص جسکو پروا نہیں کہ کون پاس اوسکی جورو کے آیا الحدیث رواہ الطبرانی
منذری نے کہا مجھکو اس حدیث کے راویوں میں کوئی مجروح معلوم نہیں ہے ۔

بشارت بر لباس شہرت فخر ومباہات وغیرہ

ام سلمہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص فخر کا لباس پہنتا ہے
کہ لوگ اوسکو دیکھیں تو اللہ طرف اوس شخص کے نظر نہیں کرتا جبتک کہ اوسکو اوتار نہ ڈالے
رواہ الطبرانی صخرہ بن ثعلبہ دو حلے یمن کے پہنے ہوئے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ دونوں حلے تجھکو بہشت میں لیجاوینگے کہا میں استغفار
کرتا ہوں ابھی اوتارے ڈالتا ہوں رواہ احمد ورواتہ ثقات الا بقیۃ معلوم ہوا
کہ بہت عمدہ قیمتی لباس جامۂ شاہانہ پہننا دلیل فخر وتکبر کی ہے اسیلیے حدیث ایاس میں
مرفوعاً بذاذت کو علامت ایمان کی فرمایا ہے یعنی ایسا لباس پہنے جس سے خاکساری نکلے
کسیطرح کی زینت وشخصیت ثابت نہو بلکہ سیدہاپن پایا جاوے فاطمہ علیہا السلام کہتی ہیں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بدترین میری امت کے وہ لوگ ہین جو
چین کیا کرتے ہین طرح طرح کے کہانے کہاتے ہین طرح طرح کے کپڑے پہنتے ہین موندہ بہر کر
باتین کرتے ہین اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے امرا و امرا کو دیکہو تو رات دن
انہین تینون کامون مین رہتے ہین ہر روز نیا تماشہ عیش و آرام کا نکالتے ہین باہر دن
کہانے پہنے مین ایجادین کرتے ہین زبان قینچی کیطرح بے تک چلتی ہے کچہ پروا نہین کہ
ہمارے موندہ سے کیا نکلتا ہے ایمان رہا یا گیا مرضی کے موافق اگر عیش نہوا تو اوسکو
بدنصیبی بداقبالی جانتے ہین حالانکہ کوئی بدنصیبی بد دینی اس سے زیادہ نہین ہے
کہ آدمی سارے عیش دنیا کے موافق اپنی خواہش نفس کے کرے بالکل جیسے قیدی گنہگار
کبیرہ مین پہسا رہے اس اتباع شہوات کو وہی شخص خوش اقبالی سمجہتا ہے جسکو قیامت
کا انکار ہے آخرت کے عیش کا معتقد نہین دنیا مسلمان کے لئے قیدخانہ ہے یا مسافرخانہ
قید و سفر مین کسی نے بہی آرام پایا ہے کافرون کے لیے یہ خاکدان فانی بہشت ٹہیرایا گیا ہے
انکے عیش پہ پہولنا خوش ہونا اوسکی طلب کرنا نہ میسر ہونے پر غمدیدہ ہونا کفر کی نشانی ہے
مومن جس عیش ناجائز سے بقصد خود یا بقصد غیر بچ جاوے سجدہ شکر بجا لاوے اب اس
شکر کی جگہہ عیاش طبیعت والے کلمات کفر بکہ ڈالتے ہین خدا جانے انکا ایمان باقی رہتا ہے
یا نہین لا حول ولا قوۃ الا باللہ ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے قریب ہے کہ ہونگے کچہ لوگ میری امت مین ایسے جو کہاوینگے طرح طرح کے طعام
پیوینگے طرح طرح کی شراب پہنینگے طرح طرح کے لباس باتین کرینگے موندہ بہر کر
یہ ہین بدترین امت اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے ہر مرد و عورت کو چاہئے کہ اس حدیث
کو اپنے حال و قال سے ملا کر دیکہے اگر یہ وصف اوسمین موجود نہین ہے تو خدا کا شکر
بجا لاوے اور جو ہے تو سمجہ لے کہ وہ بدترین امت ہے اوسکا یہ حال و قال ہو جیسا
تار ہے اللہم احفظنا **فائدہ** حدیث مرفوع ابن عمر مین آیا ہے جسنے پہنا کپڑا شہرت

وہ ناموری کا پہناوا ہوگا اور کل بروز قیامت کے وہی کپڑا اوسمین دوزخ کی آگ بہڑکتی ہوگی
جسنے مشابہت پیدا کی ساتھ کسی قوم کے وہ حکم مین اوسی قوم کے ہے اسکو رزین نے روایت
کیا ہے مذمت لباس شہرت مین جسپر آنکہ اوٹہگی اور ٹہاوین گی طرح دیکہکر اوسکا چرچا کرین
بہت سی شین آئی ہین ایسا لباس پہننا ہر مرد وعورت پہ حرام وموجب دخول جہنم ہے اسطرح سکے
لباس کے بدلے آگ دوزخ کا لباس پہنایا جاویگا جو مسلمان کسی کافر و فاسق کی چال ڈہال
پر چلتا ہے اوسکا حکم وہی ہے جو اوس کافر و فاسق کا ہے خواہ وہ کافر اہل کتاب ہو یا مجوس
یا ہنود وغیرہ اور خواہ وہ فاسق امیر ہو یا فقیر عالم ہو یا جاہل مرد ہو یا عورت ابن ماجہ کی
لفظ ابن عمر سے باسناد حسن یہ ہے جسنے پہنا لباس شہرت کا دنیا مین پہناویگا اللہ اوسکو
لباس مذلت کا دن قیامت کے اوسمین آگ بہڑکیگی لباس مسنون یا جائز وہ ہے جسے سب اہل اسلام
نے اول سے اختیار کر رکہا ہے چہوڑ کر نئی نئی شکل وتراش خراش کا لباس ایجاد کرنا مردانہ
ہو یا زنانہ داخل لباس شہرت ہے فساق فجار ہمیشہ نیا رنگ ڈہنگ نکالا کرتے ہین جیسے پاجامہ
مین بیتام لگانا کوٹ پہننا بوٹ کا استعمال کرنا وعلی ہذا القیاس کرتے ایسے جس سے ناف کہلی
رہے ازار ایسی تنگ جس سے نقشہ ستر کا نظر آوے یہ ساری وضع انپر لعنت کو بلاتی ہے ۔

بشارت بر خضاب سیاہ ریش

ابن عباس کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ ایک قوم ہوگی جو آخر زمانے مین سیاہ خضاب کریگی جیسے
پوٹہ کبوتر کا انکو جنت کی خوشبو نہ ملیگی اسکو ابوداؤد و نسائی و ابن حبان نے روایت کیا
ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا حرام ہے خواہ مرد ڈاڑہی کو
کالا کرے یا عورت چوٹی کو کہین بہلا اس کام سے جوانی پہر کر آسکتی ہے ہان وہ ہوسکے کی ٹٹی
ضرور ہو جاتی ہے دنیا ہی مین سر و منہ کالا ہو جاتا ہے آخرت مین کیا خاک اوسکا اجالا
ہوگا اپنے ہاتہ سے خود روسیاہ مار سیاہ بنتے ہین ع سیاہی ز مو رفت واز رو نرفت

اس مسئلہ مین کسی عالم محقق کا اختلاف نہین کہ خضاب سیاہ کا کرنا مرد و عورت دونون پر حرام
ہے سلف مین جسنے ایسا کیا ہے اوسکو حدیث نہین پہونچی وہ بے گناہ و معذور ہے ؛

بشارت بپیوند کردن موی بموی دیگران

حدیث اسما مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت کرے اللہ تعالی
موصلہ پر دوسری روایت یون ہے کہ لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے واصلہ و مستوصلہ و واشمہ و مستوشمہ پر اسکو شیخین و اہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے
واصلہ وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے بالون مین بال جوڑ آتی ہے موصولہ
و مستوصلہ وہ جسنے بال جڑوائے واشمہ وہ ہے جو سوزن سے ہاتھ موہنہ
کو گود کر سرمہ یا سیاہی بھرتی ہے مستوشمہ وہ ہے جسکے ساتھ یہہ کام کیا گیا ابن مسعود
کی حدیث مین متنمصہ و متفلجہ کا بھی ذکر آیا ہے انکو بھی ملعون ٹھیرایا ہے رواہ
الشیخان واہل السنن الاربعۃ متنمصہ وہ عورت ہے جسکی بھون باریک کی گئی
ابرو کا نقشہ سجا گیا نامصہ وہ ہے جو یہہ کام کرتی ہے متفلجہ وہ ہے جو دانت
ریتی سے [illegible] بغیر کسی بیماری و دکھ کے یہہ کام کرنا موجب لعنت کا ہے اللہ کی خلقت
کا اظہار حسن کے لیے بگاڑنا موجب لعنت کا ہو تو کیا ہو ان سب قسم کی عورتون پر بہت
صحیح حدیثون مین لعنت خدا و رسول کی آئی ہے یہہ مژدہ لائق قدر شناسی زنان فاسقات
و فاجرات ہے جو رات دن طرح طرح کے بناؤ سنگار زیب زینت مین مشغول رہتی ہین
ہر وقت آئینہ آرسی مین ملاحظہ صورت کا کرتی ہین کنگھی چوٹی تیل پٹی نہین چھوٹتی بار بار
آپکو دیکھکر خوش ہوتی ہین کہ ہمچو من دیگرے نیست ؛

بشارت بترک تسمیہ بر طعام

حدیث حذیفہ بن الیمان مین مرفوعاً آیا ہے کہ شیطان حلال کر لیتا ہے اوس کہانے کو جسپر نام اللہ کا نہین لیا جاتا ہے رواہ مسلم والنسائی وابوداؤد معلوم ہوا کہ طعام پر بسم اللہ کہیلے ورنہ شیطان اوسمین شریک ہو جاتا ہے اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین کئی قصے آئے ہین سلمان فارسی کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکو یہہ بات اچہی لگے کہ شیطان اوسکے طعام و مقیل و مبیت مین شریک نہو تو وہ جب گہر مین آوے بسم اللہ کہے کہانے پر بہی خدا کا نام لے رواہ الطبرانی اکثر لوگ بسم اللہ نہین کہتے اسیلیے اونکے کہانے مین برکت نہین ہوتی بلکہ اوسکو کہا کر گناہ کرتے ہین ۞

بشارت بر استعمال ظروف سیم و زر

حدیث ام سلمہ مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی چاندی کے برتن مین پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ بہرتا ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے مسلم کے لفظ مین سونے کا برتن بہی مذکور ہے بذیل بشارت لباس حریر اس مقدمہ کے بہی کئی حدیثین گذر چکی ہین یہہ حرمت ظروف زر و سیم کی مرد عورت دونون پر برابر ہے حدیث شریف مین اگرچہ ذکر فقط اکل و شرب کا ان برتنون مین آیا ہے مگر کوئی مانع اس سے نہین کہ انکو استعمال سے بالکل نسبتاً رہے وہ فتوی ہے یہہ تقوی ہے اہل تقوی کو زیادہ تر دوست رکہتا ہے ۞

ہے طرف پرہیزگارون کے خدا	کہتے ہین پرہیز ہے آدہی دوا

بشارت بر اکل و شرب بدست چپ

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین کوئی بائین ہاتہہ سے نہ کہاوے نہ پیوے اسلیے کہ شیطان دست چپ ہی سے کہاتا پیتا ہے نافع نے اتنا اور زیادہ کیا کہ اس ہاتہہ سے کہانا پینا لینا دینا بہی نہ چاہیے اسکو مسلم و ترمذی نے بدون اس زیادہ کے

روایت کیا ہے اسیطرح حدیث مرفوع ابی سعید میں آنحضرت نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے
منع فرمایا ہے سانس لینا ہو تو پیالہ کو منہ سے الگ کرے اوسکے اندر سانس نہ لے رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح اسیطرح مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع کیا ہے رواہ
ابوداؤد وابن حبان عن ابن عباس حدیث ابن عباس میں یہی آیا ہے کہ مشک کے دہانہ میں منہ
لگا کر پیے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن حبان ایک
شخص نے دہانہ مشک سے پانی پیا تھا اسمیں سے زہریلا سانپ نکلا یہ قصہ حدیث ابن
عباس میں نزدیک ابن ماجہ کے آیا ہے ۞

بشارت بر توسع اکل و شرب

ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان ایک آنت سے کھاتا ہے
کافر سات آنتوں سے اسکو مالک و شیخین و ابن ماجہ و ترمذی نے روایت کیا ہے دوسری
روایت بخاری میں یوں آیا ہے کہ ایک مرد بہت کھاتا تھا جب مسلمان ہو گیا تو کم کھانے
لگا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مذکور فرمایا معلوم ہوا کہ بڑا
کھاؤ ہونا ایمان سے دور ہے اس حدیث کا مصداق ہر کافر و مسلمان کامل میں ہر جگہ
ہر وقت ہر زمانہ میں برابر پایا جاتا ہے جسقدر طعام ہنود پارسی اہل کتاب وغیرہ
کھاتے ہیں ہرگز کوئی مسلمان نہیں کھا سکتا اگر کوئی انمیں زیادہ کھاتا ہے تو سمجھو کہ سگ
زر و سیاہ و رشغال ہے جاہل لوگ زیادہ کھانے پر فخر کیا کرتے ہیں کوئی کہتا ہے ہم اتنا
دودھ پی جاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ ایک بکرے کے کباب اوڑا جاتے ہیں بعض ایک دو
گوسفند کی یخنی نوشجان کر جاتے ہیں بعض علاوہ طعام صبح و شام کے سیر دو سیر دو سیر
میوہ چکھ جاتے ہیں قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے پیاسے یہی لوگ ہونگے ایسے
اشخاص دنیا میں بھی کبھی بار بار پیٹ اپھلا کر جاتے ہیں زیادہ طواف انکا اسی پاخانہ میں ہوا

کم کہانا

بسیار خوردن و خواب چون نداری زنہار | گر عشق تو آرزو در راہ تو یار نیست

حاکم کی حدیث مقدام بن معدیکرب مین مرفوعاً آچکا ہے کہ نہین بہرا کسی آدمی نے کوئی
برتن برا شکم سے کافی ہین ابن آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدہا رکہین پہر اگر یہہ
نہ بن سکے تو تہائی کہانے کے لیے تہائی پانی کے لیے تہائی سانس کیواسطے باقی رکہے رواہ
الترمذی و حسنہ وابن ماجة وابن حبان ابی جحیفہ کہتے ہین مین روٹی گوشت کا ثرید
کہا کر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا ڈکار لینے لگا فرمایا ڈکار روک سب سے
زیادہ سیر شکم دنیا مین سب سے زیادہ بہوکا دن قیامت کے ہوگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد
کہا ہے و رواہ البزار باسناد رواته ثقات وابن ابی الدنیا والطبرانی والبیہقی
ابی جحیفہ نے کہا تیس برس ہوئے کہ جب سے پیٹ بہر کے نہ کہایا عائشہ نے کہا سب سے پہلے
جو بلا اس امت مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلی پیٹ بہر کر کہانا ہے قوم نے
جب شکم بہر کہایا بدن پر موٹاپا چڑہا تو دل تو ضعیف ہو گیا شہوات گہس پڑی رواہ البخاری
فی کتاب الضعفاء وابن ابی الدنیا فی کتاب الجوع جعدہ کی روایت مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد بزرگ شکم کو دیکہا اونگلی سے اشارہ کرکے فرمایا
یہہ کلانی اگر کسی دوسرے کام مین ہوتی تو کیا اچہا ہوتا رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی
باسناد جید والحاکم والبیہقی پیٹ جب ہی بڑہتا ہے کہ کہانا زیادہ کہایا کرے یہہ
دلیل ہے حرص و شہوت کی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے قیامت کے دن ایک بڑے
لنبے آدمی کو لاوینگے جو بہت سا کہاتا پیتا تہا وہ اللہ کے نزدیک برابر ایک پر پشہ کے نہ ٹہیریگا
تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑہو فلا نقیم لہم یوم القیامة وزنا رواہ البیہقی
و رواہ الشیخان باختصار معلوم ہوا کہ یہہ جو مشہور ہے کہ الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی
یہہ باعتبار دنیا کے ہے کہ موٹا شخص دیکہنے مین بہاری بہر کم نظر آتا ہے نہ باعتبار آخرت کے

کہ زبان بالکل حقیر و بیکار ہوگا فائدہ عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھکو دیکھا کہ میں نے ایک دن میں دو بار کھایا فرمایا اے عائشہ کیا تو یہ چاہتی ہے
کہ تجھکو بجز پیٹ کے کوئی شغل نہو مگر اسی پیٹ کا ایک دن میں دو بار کھانا اسراف ہے اللہ مسرفونکو
دوست نہیں رکھتا اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اسکی سند میں ابن لہیعہ ہے دوسری
روایت اس لفظ سے ہے کہ اے عائشہ دنیا نے تیرے شکم کو پکڑا ایک دن میں ایک بار
سے زیادہ کھانا اسراف ہے واللہ لا یحب المسرفین معلوم ہوا کہ جو لوگ ایک دن میں
کئی بار کھاتے ہیں ہر وقت انکا منہ چلا کرتا ہے کبھی میوہ کھاتے ہیں کبھی طعام خوری
کبھی شیرینی کبھی نقل یہ سب مسرف ہیں دن میں ایک بار رات میں ایک بار چاہے دو بار
کھانا کافی ہے اسیطرح ایک یا دو طرح کا طعام بس ہے رنگ برنگ کے کھانے طیار کرانا
داخل اسراف ہے حدیث انس بن مالک میں مرفوعاً آیا ہے کہ منجملہ اسراف کے ہے یہ بات
کہ جس کسی چیز کو تیرا جی چاہے تو اسکو کھا وے رواہ ابن ماجۃ وابن ابی الدنیا
حاکم نے کہا اسکی سند صحیح ہے ابو برزہ کا لفظ یہ ہے میں نہیں ڈرتا تمپر مگر انہیں شہوات
غی سے جو کہ بطون و فروج اور مضلات ہوئی سے ہوتے ہیں اسکو احمد وطبرانی و بزار نے
روایت کیا ہے بعض اسانید کے رجال ثقات ہیں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کھاؤ پیو صدقہ دو جبتک کہ اسراف اتراہٹ
کا میل نہو اسکو نسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے جب معاذ بن جبل کو طرف یمن کے بھیجا
فرمایا خبردار کبھی چین نکرنا اللہ کے بندے چین اوڑانے والے نہیں ہوتے رواہ احمد
والبیہقی و رواۃ احمد ثقات عمر بن خطاب نے جابر کے پاس گوشت دیکھکر فرمایا یہ آیت
کہاں گئی اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا اسکو مالک نے روایت
کیا ہے طعام کا اہتمام کرنا طرح طرح پکانا بار بار کھانا خلاف مقصد شارع ہے یہ کام
انہیں کو زیبا ہے جو بندہ شکم بندہ دینار و درہم ہیں یہ اپنا حصہ دنیا میں پورا کر لیتے

ہین آخرت مین کچھ حصہ انکے لیئے نہین ہے ؛

بشارت بر عدم قبول دعوت طعام لئے فخر

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے بدترین طعام طعام ولیمہ ہے جسمین اغنیا بلائے جاتے ہین فقیر
چھوڑے جاوین رواہ الشیخان وغیرہما امرا اور رؤسا ولیمہ مین بڑی دہوم دہام کرتے
ہین ناموری کے لیئے رنگین کا نخشہ بہاؤن دعوت لکہکر اغنیا اور آسودہ لوگون کو بلاکے کہلاتے
ہین مساکین وطلبہ علم کو نہین پوچھتے سو ایسا کہانا بدترین طعام ہوتا ہے دعوت ولیمہ کا قبول
کرنا واجب ہے کہانا شرط نہین ہے بلائے جانا ایسا ہے جیسے کوئی چور گیا لیٹرا بنکر کے باہر
نکلا یہہ مضمون حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابن
عباس کا لفظ یہہ ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طعام سے اون دو
آدمیون کے جو فخر کے لیئے کہلاتے ہین انکا کہانا نہ کہاوے رواہ ابو داؤد آجکل بہت
ہوتا ہے کہ ایک شخص نے عمدہ عمدہ کہانے پکوا کر کسیکی دعوت کی دوسرے شخص نے سنکر اوس سے
زیادہ عمدہ طعام طیار کرایا سب مین تعریف ہوئی کہ اوسکی یا انکی دعوت بہت بڑہکر ہے پلاؤ
کے لیئے چاول دہلی پشاور سے منگائے گئے چاول سے زیادہ دام کرائے مین صرف ہوئے
وعلی ہذا القیاس سو کہانا اس طعام فخر ومباہات کا حرام ہے ؛

بشارت بر عدم شستن دستہا از طعام

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے شیطان حساس لحاس ہے
تم ڈرو اپنی جان پر جو کوئی سو رہا اور اوسکے ہاتھہ مین چکنائی تہی پہر کچہہ آفت اوسکو
پہونچی تو وہ اپنی ہی جان کو ملامت کرے رواہ الترمذی والحاکم ترمذی نے کہا
یہہ حدیث غریب ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے ابو سعید کی حدیث مین صراحت آئی ہے

برص کی یعنی چکنے پانسہ سے جو ریشا یا نشہ بند کر کھانا کہلانے کے شوقین ہوتا سو جب یا مرض برص کا ہے
رواہ الطبرانی باسناد حسن

بشارت بر اختیار عہدۂ قضا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ میں آیا ہے جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا رواہ
ابو داؤد والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن غریب وابن ماجۃ والحاکم
وقال صحیح الاسناد یعنی قاضی ہونے سے دین برباد ہو جاتا ہے دنیا بھی اگر نصیب ہوئی تو کیا
جب نہ ہوا تو ہلاکت ہے بریدہ کا لفظ مرفوع یوں ہے قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک جنت
میں جاویگا دو نار میں جنت والا وہ قاضی ہے جس نے حق پہچانا حق کے موافق حکم دیا دوزخ
والے دو ہیں جس نے حق پہچانا کر ظالمانہ حکم دیا دوسرا وہ ہے جو جاہلانہ حکم دیتا ہے یہ دونوں
جہنم میں جاوینگے رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ قاضی کہتے ہیں حاکم کو
قضا کہتے ہیں حکم کو اس لفظ میں سلاطین و امراء سلاطین و اہلکاران ریاست جو طرف
سے رؤسا کے واسطے فصل خصومات رعایا و غیرہم کے مقرر ہوتے ہیں سب شامل ہیں
آجکل کوئی بادشاہ رئیس حق شناس نہیں ہے اگر اتفاقاً کسی کو کوئی مسئلہ حق معلوم بھی
ہو جاتا ہے تو بھی وہ موافق اوسکے حکم نہیں کرتا خصوصاً اپنی برادری والوں پر ورنہ
سارے حکام جاہل مطلق ہیں سارے حکم جہل و جور کے صادر کرتے ہیں ان سب کی جگہ
بالیقین دوزخ ہے کاش یہ اتنا ہی کرتے کہ اگر خود جاہل ہیں تو کسی عالم قرآن و حدیث سے
حکم اوس معاملہ کا دریافت کر کے جاری کرتے ضد و حمیت جاہلانہ ترک کر دیتے شاید اللہ
انپر رحم کرتا یہ مضمون کہ قاضی و حاکم تین قسم مذکور پر ہوتے ہیں اور بھی کئی حدیثوں
میں آیا ہے **فائدہ** حدیث عوف بن مالک میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اول امارت کا ملامت ہے ثانی اوسکا ندامت ہے ثالث اوسکا عذاب

دن قیامت کے مگر جسنے عدل کیا اور کیونکر عدل کریگا ساتھہ اقربا اپنے کے رواہ البزار
والطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح یہ اسلئے فرمایا کہ جو اتفاقاً بعض امرا اور رؤسا رعایا
ہوتے ہین تو اونکا عدل غیرون کے حق مین ہوتا ہے مگر اپنے بہائی بند رشتہ دار برادری
والون مین وہ عدل نہین کرتے خواہی نخواہی اونکی رعایت مین انصاف کو چہوڑ دیتے ہین تا
سواس ترک عدل پر اونکو عذاب الیم ہوگا ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ امارت کا اول ملامت
ہے اوسط ندامت ہے آخر عذاب قیامت ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن ابوامامہ
نے مرفوعاً کہا ہر کہ کوئی آدمی نہین ہے جو والی ہوا ہے دس آدمی یا زیادہ کا مگر آویگا
پاس اللہ کے دن قیامت کو ہاتھہ اوسکا گردن سے بندھا ہوگا اب خواہ نیکی اوسکو رہائی
بخشے یا گناہ اوسکو ہلاک کرے شروع امارت کا ملامت ہے بیچ اوسکا پشیمانی ہے انجام اوسکا
رسوائی روز قیامت کی ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے سوا یزید بن مالک کے سب راوی
اسکے ثقہ ہین بشر بن عاصم کہتے ہین سنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے
جو شخص والی ہوا کسی امر مسلمین کا اوسکو دن قیامت کے لاکر جہنم کے پل پر کہڑا کرینگے اگر محسن
تہا نجات پاویگا اگر مسیئی تہا پل ٹوٹ جاویگا یہ شخص ستر برس کی راہ تک نیچے اوسکے گر جاویگا
رواہ الطبرانی والیان ملک کے لئے جو ظالم و فاسق ہین اس حدیث مین بہت بڑی بشارت
ہے اسلئے کہ عوض چند روز کے ظلم و فسق کے ستر برس کی راہ تک جہنم کی جڑ مین دہسے چلے جاوینگے
دنیا مین بہت جئے تو یہی ساٹہہ ستر برس اب اسیقدر مدت تک خندق نار مین چلنا چاہئیے پہر
عذاب نار چکہنا ایک دوسرا امر ہے ابوذر سے فرمایا مین تجہکو ضعیف دیکہتا ہون مین تیرے
لئے وہی چاہتا ہون جو اپنے لئے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بہی حکمرانی نکر نہ کسی یتیم کے مال کا
والی بن رواہ مسلم وابوداود والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ابوہریرہ سے کہا تم
لوگ حرص کرتے ہو امارت پر یہ امارت دن قیامت کے ندامت ہوگی دودہ پلانے والی
اچہی ہوتی ہے دودہ چہڑانے والی بری لگتی ہے رواہ البخاری والنسائی یعنی آج تو امارت

کا ہو وہ ملتا ہے کہ ظالم جب اوسپر عذاب ہوگا تو پچھتائیگا تمنا کریگا کہ ہم دنیا مین امارت
نہ مانگتے اگر بے مانگے ملیگی تو تیری مدد کیجاویگی اگر مانگنے سے ملیگی تو اوسی کے سپرد کردیا جاویگا
یہ حدیث رواہ الشیخان ہے

بشارت بظلم وجور برعایا وغیرہ

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ ایک ساعت کا جور حکم مین سخت تر ہے نزدیک
خدا کے ساٹھ برس کے گناہوں سے رواہ الاصبہانی اور اسمین کا یہ لفظ ہے کہ جور حکم
شرعی مین اور ستر برس عبادت سے شدید تر ہے نزدیک خدا کے گناہ سے اعظم ہے رواہ الاوسط
طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ سخت زیادہ تر عذاب مین دن قیامت کے بادشاہ ظالم ہوگا
اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے امام جائر کو دن قیامت کے لاوین گے رعیت اوس سے جھگڑا کریگی جنت مین اوسپر
غالب آجاویگی اور امام سے کہین گے جاؤ ایک پورا گوشہ جہنم کے گوشون مین سے بھرو
رواہ البزار اسکی سند مین نکارت ہے مگر مضمون صحیح ہے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث
مرفوع مین یہ بھی آیا ہے کہ امام جائر کی نماز قبول نہین ہوتی اسکو حاکم نے صحیح الاسناد
کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ تین شخصون کا کلمہ پڑھنا بھی قبول نہین ہوتا منجملہ اونکے
ایک امام جائر ہے یعنی امیر رئیس ظالم اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے یہ سختی اس شخص پر شاید
اسلئے ہے کہ ظلم سے حقوق عباد کو ضائع کیا ہے یہ حقوق نری توبہ کرلے سے ساقط
ہوتے ہین نہ خدا انکو بخشتا ہے جب تک کہ صاحب حق درگذر نکرے یا اپنا حق نہ لیلے پر ظلم عام
ہے اس سے کہ امیر رعیت پر کرے یا مالک غلام پر یا شوہر بیبی پر یا جورو شوہر پر غرضکہ
جسنے جو حق شرعی جس کسی کا ادا نہ کیا صاحب حق کو ستایا تو اوسکی نماز قبول نہین نماز کیسی
سرے سے کلمہ شہادت کا اقرار بھی برباد ہے یہ بہت بڑی بشارت ہے واسطے ظالمو

مرد ہوا و پر حور نکی حدیث ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے کہ جو حاکم مین مسلمانون پر حاکم ہوا او سپر نصیحت سے
قیام نکرے وہ جنت مین نجاویگا رواہ الطبرانی باسناد جید و الفاظہ و ابن حبان فی صحیحہ
اور دوسرا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اوسکا پانی پر فرض ہوا مگر نہ کیا رواہ احمد و رواتہ
ثقات و البزار و الطبرانی حدیث ابن عباس میں یہ آیا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کسی
رعیت کا حاکم کرے پھر وہ اونکی نصیحت نکرے تو جنت کی خوشبو نپاویگا رواہ الاصبہانی
و ابن حبان و ابن حبان الحاکم کا لفظ یہ ہے کہ اللہ دوزخ مین بھیجیگا جو اپنی رعیت کی
نصیحت رکھتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص کسی گروہ کا
میری امت مین سے والی ہوا تھوڑا یا بہت پر اوسنے انصاف نکیا تو ڈالیگا اوسکو
اللہ تعالیٰ اوندھا منہ دوزخ مین رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد
یہ مضمون حدیث میں کئی طرح آیا ہے کہ فرمایا سے جہنم میں ایک جنگل ہے اوسکو ہبہب کہتے
ہیں اللہ پر حق ہے کہ ہر جبر کرنے والے کو اوسمین بسا دے اسکو طبرانی نے باسناد حسن روایت
کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے رواہ ابو یعلی والحاکم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے والی ظالم پر بددعا کی ہے عائشہ کہتی ہیں میرے گھر
مین یہ کہا اے اللہ جو کوئی والی ہوا کسی کام کا میری امت مین پھر اوسنے اونپر سختی کی
تو تو سختی کر اوسپر اسکو مسلم و نسائی نے روایت کیا ہے ابو عوانہ کا لفظ یہ ہے فعلیہ بہلۃ
اللہ یعنی اوسپر خدا کی لعنت ہے ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ جو کوئی والی ہوا کسی
امت کا پھر اونکی ایسی نگاہ نہ رکھا جیسی اپنی جان کے نگاہ رکھا تو وہ جنت کی خوشبو نپاویگا رواہ الطبرانی
معقل بن یسار کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ جو راعی رعیت کا خائن ہے وہ جسدن مریگا
جنت اوسپر حرام ہوگی رواہ الشیخان ابو مریم کا لفظ یہ ہے کہ جو والی حاجت و فقر و
فاقہ والے مسلمین سے پردہ میں رہیگا اللہ تعالیٰ دن قیامت کو اوسکی حاجت و فقر سے حجاب
کریگا رواہ ابو داؤد اسکا مطلب یہ ہے کہ جو والی ملک حاجتمندونکو اپنے دربار مین

آنے سے نہ روکے کیونکہ یہ سخت سیہ کا کام کرتے ہیں امرا و روسا اور لوگ انکے دربار میں غالبا
مختار کار تحصیلدار وزرا دولت کے کسی کا گذر نہیں ہوسکتا کسی کی رسائی نہیں ہوتی اہلکار
اور سپاہی طرح طرح کے ظلم کرتے ہیں اسلئے حاکم کو غریبوں کی فریاد سننے انصاف کرنے ورنہ
خدا اوسکے کام سے منہ پھیر لیگا اوسکو اپنے روبرو آنے نہ دیگا یہ مضمون کئی حدیثوں
میں آیا ہے اسلئے ولایت عورت کی صحیح نہیں ہے کہ وہ ترک پردہ کا نہیں کرسکتی ہے اور والی
کو بے پردہ ہونا چاہیئے تو ایسی صورت میں ظاہر ہے عورت سے کوئی ایسی بستر میں دربار
کرے سب کی سنے تاکہ اوسکو اس گناہ و عذاب سے نجات حاصل ہو حدیث معاویہ میں آیا
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی والی اپنا دروازہ مسکینوں
مظلوموں حاجتمندوں سے بند کرلیتا ہے تو اللہ تعالی بھی دروازہ اپنی رحمت کا اوسکی حاجت
سے جس وقت کہ وہ سخت محتاج طرف اوسکے ہوگا بند کرلیگا رواہ احمد باسناد حسن
واورد علی غرضکہ مناقب و فضائل ظلم و جور و خیانت امرا و روسا کے بیحد و بیحساب
ہیں شاید قیامت میں انسے بڑا کوئی بدبختا اور صاحب اقبال نصیب مند نہوگا ۞

بشارت بر مقرر کردن مرد شریر

ابن عباس سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے عامل کیا کسی شخص کو کسی
گروہ و جماعت پر اور اوس جماعت میں کوئی اس شخص سے بہتر آدمی موجود ہے تو اوس نے
خیانت کی خدا و رسول اور سارے اہل ایمان کی اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے امرا
و روسا کے خانساماں و اہلکار و کارکنان ایسے ہی ہوتے ہیں کہ دیدہ و دانستہ جاہل
رشوت خوار فاسق فاجر لوگوں کو عہدے دیتے ہیں رعایا میں متدین متقی ذی علم لوگ
موجود ہوتے ہیں اونکو امور مسلمین و معاملات رعایا پر مقرر نہیں کرتے سو یہ خدا اور رسول
و ایمان کے چور ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو جب عامل شام

کیا تو کہا اسنے یزید شام میں تمہارا بھی قرابتی ہے عجب نہیں کہ تم انہیں کو امارت دو جو کہ
بخشش جسکو زیادہ ضرور ہے اس بات کا ہے کیونکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سنا ہے فرماتے تھے کہ جو کوئی والی ہوا مسلمین کا پھر دیدے اوپر کسی شخص کو بوجہ قرابت
کے امیر حاکم بنا ڈالا اوسپر خدا کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا نفل قبول کرتا ہے نہ فرض یہانتک
کہ دوزخ میں داخل ہوتا ہے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ہر سلطنت و ریاست
میں یہی دستور ہے کہ قرابت والوں کا عروج ہوتا ہے میں انہیں کی حکومت پسند کرتے ہیں
سو قرابت و محبت کے سبب کسی ظالم فاسق کو امیر بنانا موجب دخول جہنم کا ہے علاوہ
اسکے جب رئیس و امیر کے گھر ہی میں سب عہدے منصب تقسیم ہوئے تو اب انصاف کی کیا امید
رہی رعایا جنکے حقوق بیت المال پر واجب ہیں وہ سب محروم ہوئے ساری دولت و آمدنی
برادری پر صرف ہو گئی انکے عہدوں میں انکے لیے دوزخ طیار کر رکھی گئی ہے فقط انکے بند ہونے
کی دیر ہے کیونکہ قبر یا تو ایک چمن ہے بہشت کے چمنوں میں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے
گڑھوں میں سے ۞

بشارت از برائے رشوت دہندگان گیرندگان

ابن عمر نے کہا لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی و مرتشی پر اسکو
ابو داؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے لعنت ہے
خدا کی راشی و مرتشی پر رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد دوسری روایت
یون ہے کہ راشی و مرتشی جہنم میں ہیں رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات معروفون
ورواہ البزار بلفظہ من حدیث عبد الرحمن بن عوف ثوبان کی حدیث میں ہمراہ
لعنت راشی و مرتشی کے رائش کو بھی زیادہ کیا ہے رواہ احمد والبزار والطبرانی
راشی وہ جو رشوت دے مرتشی وہ جو رشوت لے رائش وہ جو رشوت دلوا دے بیچوان

ملعون ہوں لالچی جہنم میں اپنی بعثت بہت حد رشوتوں میں آ گئی ہے اہلکاران ریاست ارکان
دولت جو بے حلق کھاتے ہیں، نہ دنیٰ سے چھوڑیں نہ مذہبی تعلیم سے نکلیں نہ کوئی انکا ہاتھ پہونچے
کہاں ہیں ذرا آئیں اس بشارہ وحشت بخش کی خریداری جان و دل سے کریں جو کچھ کھایا ہے
جلد اگلا لیں ورنہ پھر یہہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل جاویگی ابن مسعود کی روایت میں لکھا
ہے کہ رشوت لینا حکم دینے میں کفر ہے لوگوں میں حرام ہے رواہ الطبرانی باسناد
صحیح مرفوعاً یعنی لوگ اسکو فقط حرام سمجھکر کچھ اس قسم کے لینے دینے کی پرواہ نہیں کرتے
مگر درحقیقت یہہ کام کفر کا ہے اسکے پیچھے ایمان کہو بیٹھتے ہیں ابو ہریرہ نے کہا لعنت کی
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی و مرتشی پر حکم میں رواہ الترمذی و
حسنہ وابن حبان والحاکم حاکم نے اس روایت میں رائش کو بھی زیادہ کیا ہے جو
دونوں کے بیچ میں ساعی ہو کر رشوت دلواتا ہے ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ بیشک لعنت
کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی و مرتشی پر حکم میں رواہ الطبرانی
باسناد جید ابن عباس مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی والی ہوا دس آدمی کا پھر اونمیں حکم
جاری کیا خواہ اونکی پسند کا یا ناخوشی کا اوسکو مشکیں باندہکر لاوینگے اگر عدل کیا ہے
رشوت نہیں لی ہے ظلم سے بچا ہے تو ہاتھ کھولدینگے اور جو حکم خلاف ما انزل اللہ کیا ہے
رشوت لی ہے تو اوسکا بایاں ہاتھ سیدھے ہاتھ سے جکڑ بند کرینگے پھر جہنم کے اندر پھینک دینگے
پانسو برس تک تہ میں جہنم کی نہ پہونچیگا اسکو حاکم نے روایت کیا ہے صحیح تو یہہ ہے کہ ایسی
نوید بہجت جاوید سوا اتقیا المشتبین کے دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی عمال ریاست ارکان
سلطنت کہاں ہیں اونکو یہہ مژدہ مبارک ہو ہمکو نا مبارک اللہم آمین ؟

بشارت بر ظلم و بر حمایت مظلوم از رب ظالم

حدیث ابی ذر میں مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا اے میرے بندو حرام کیا ہے میں نے

ظلم اپنی جانوں پر ہوا اور تمہیں بھی حرام کیا ہے سو تم ظلم نہ کرو اسکو ترمذی و ابن ماجہ و مسلم نے
روایت کیا ہے یہ حدیث قدسی بہت طویل ہے ریاض المرتاض میں اسکی شرح ایک جزو کامل
سے زیادہ میں مفصلاً لکھی گئی ہے علامہ شوکانی رحمہ اللہ کی شرح کا نام نثر الجوہر فی شرح حدیث
ابی ذر ہے جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بچو تم ظلم سے بیشک
ظلم اندھیرا ہے دن قیامت کے رواہ مسلم وغیرہ یعنی اس دن سب لوگ روشنی
میں ہونگے مگر ظالموں کو کوئی چیز نہ سوجھیگی انکے لیے اندھیرا ہوگا یا دوزخ کے اندھیرے کے طبقے
میں بند کیے جاوینگے ایک روایت آیا ہے کہ ظلم کا نام عمل کا نام ظلم رکھا گیا ہے
حقیقت کفر و شرک کو نہ روشنی کہتے ہیں جو عین ظلمت اور خالص تاریکی ہے ابو ہریرہ کا
لفظ مرفوع یہ ہے ایاکم والظلم فان الظلم ھو الظلمات یوم القیامۃ رواہ ابن
حبان والحاکم یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے ہر جگہ ظلم کو ظلمات ٹھیرایا ہے حدیث مرفوع
ابن مسعود سے معلوم ہوا کہ ظالم کی دعا قبول نہیں ہوتی اور اسکے آگے سے پانی برستا
ہے نہ کسی طرح کی مدد ملتی ہے رواہ الطبرانی ابو امامہ کی روایت سے مرفوعاً ثابت
ہوا کہ ظالم کی شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کرینگے رواہ الطبرانی
ورجالہ ثقات کوئی ظلم شرک سے بڑھکر نہیں ہے یہ پیر پرست گور پرست بدعتی جو شفاعت
پر تکیہ کیے ہوئے بیٹھے ہیں انکو یہ مژدہ قبول کرنا فرض ہے کہ یہ شفاعت سے محروم
رکھے گئے ہیں ابو موسیٰ مرفوعاً کہتے ہیں کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے
تو پھر نہیں چھوڑتا پھر یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی
ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید رواہ البخاری ومسلم والترمذی ہر ظالم
کی مہلت کا اندازہ خدا ہی کو معلوم ہے کسی قوم ظالم کو صد ہا سال کی مہلت دیتا ہے
کسی ظالم کو چند روز کی کسی کو شاید قیامت تک کی مہلت مل جاتی ہے جو مقتضائے حال و
حکمت الٰہی ہوتا ہے وہی ظہور میں آتا ہے حدیث مرفوع ابن مسعود سے معلوم ہوا کہ

ظالم کی نیکیاں مظلوم کو مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جاوینگے رواہ احمد والطبرانی
باسناد حسن ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جسکے پاس کوئی مظلمہ کسی برادر مسلمان
کا ہو آبرو یا کسی اور چیز کا تو وہ آج ہی اوس سے معاف کرالے پہلے اس سے کہ
کوئی دینار و درہم وہان نہوگا بلکہ جو عمل صالح اسکا ہوگا وہ بمقدار ظلم لیکر مظلوم
کو دینگے اگر ظالم کے حسنات نہونگے تو اوسکے سیئات ظالم کو دینگے رواہ البخاری
والترمذی حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے کہا
وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو نہ کچھ متاع فرمایا مفلس میری امت مین وہ ہے جو آویگا
دن قیامت کے نماز روزہ زکوۃ لیکر اوسنے کسیکو گالی دی ہے کسیکو تہمت زنا لگائی ہے
کسی کا خون کیا ہے کسیکو مارا پیٹا ہے سو اونکو اسکے حسنات دئے جاوینگے اگر یہہ حسنات
قبل ختم مواخذہ کے ہوچکین گے تو اون لوگون کی خطائین لیکر اسپر ڈالینگے پہر اوسکو آگ
مین جہونکین گے رواہ مسلم والترمذی ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب معاذ کو طرف یمن کے بہیجا فرمایا بچ بد دعاے مظلوم سے اسلئے کہ
اوسکے اور اس بد دعا کے بیچ مین کوئی پردہ نہین ہے رواہ الشیخان ومسلم وابوداؤد
والنسائی ہ

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ اللہ بد دعاے مظلوم کو بادل کے اوپر اوٹھا لیتا ہے
آسمانون کے دروازے اوسکے لئے کہولدیتا ہے فرماتا ہے مجھکو قسم ہے اپنی عزت کی
کہ مین مدد کرونگا تیری گو بعد ایک زمانے کے ہو رواہ احمد والترمذی وحسنہ
وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بچو بد دعاے مظلوم سے یہہ دعا آسمان پر شعلہ کی طرح چڑہ جاتی
ہے رواہ الحاکم ہ

آتش سوزان نہ کند با سپند	آنچہ کند دود دل دردمند

ایک حدیث ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ مظلوم کی دعا مقبول ہے اگرچہ فاجر ہی کیوں نہ
ہو اوسکا فجور اوسکی جان پر ہے رواہ احمد باسناد حسن علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے اللہ فرماتا ہے سخت ہوتا ہے غضب میرا اوس شخص پر جسنے ظلم کیا کسی ایسے
شخص پر جو سوا میرے کوئی مددگار نہین پاتا رواہ الطبرانی اے اللہ تو جانتا ہے کہ
سوا تیرے میرا کوئی مددگار نہین ہے تو ظالمونکو کفایت کریگا الیس اللہ بکاف عبدہ ابن
عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالے کہتا ہے
مجھکو قسم ہے میری عزت وجلال کی مین بدلا لونگا ظالم سے جلدی یا دیر مین اور بدلا لونگا
اوس شخص سے جس نے کسی مظلوم کو دیکہا اوسکی مدد کرنے پر قادر رہا مگر مدد نہ کی رواہ
ابو الشیخ حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے تو مدد کر اپنے بہائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم ایک
شخص نے کہا مظلوم کی تو مین مدد کرونگا ظالم کی کسطرح مدد کرون فرمایا تو اوسکو روکا اوس
منع کر ظلم سے کہ یہی اوسکی مدد ہے رواہ الشیخان ٭

بشارت بدخول بر ظالمان

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی آیا دروازے
پر سلطان کے وہ فتنے مین پڑا بندہ جتنا سلطان سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے اوتنا ہی
اللہ سے دور ہوتا جاتا ہے رواہ احمد باسناد جید رواۃ احدہما رواۃ الصحیح
اس حدیث مین مقربان سلطنت کو مژدہ بُعد خدا سے دیا گیا ہے فی الواقع جو فتنے ان لوگون
مین ہوتے ہین خصوصاً آفات دین خرابی اسلام وہ اونمین نہین ہوتے جو درگاہ سلاطین
بارگاہ ملوک سے الگ رہتے ہین یہ مضمون کہ جو کوئی پاس سلطان کے آیا وہ فتنے مین پڑا
حدیث مرفوع ابن عباس مین بہی نزدیک ابوداؤد وترمذی ونسائی کے آیا ہے ترمذی نے

اس حدیث کو حسن کہا ہے اس سے زیادہ تفصیل اس بشارت کی حدیث جابر بن عبد اللہ میں آئی ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا اللہ تجھکو امارت سفہا سے
پناہ میں رکھے انہوں نے کہا امارت سفہا کیا ہے فرمایا میرے بعد امیر ہونگے جو میری ہدایت
پر نہ چلینگے نہ میری سنت پر رہینگے جو انکے جھوٹ کی تصدیق کرے اور انکے ظلم پر مدد دے
وہ ہم میں سے نہیں ہے نہ ہم اون سے ہیں یہ میرے حوض پر نہ آوینگے رواہ احمد والبزار
ورواتہما محتج بہم فی الصحیح یہ مضمون کئی حدیثوں میں نزدیک اہل سنن وغیرہ کے
آیا ہے انمیں اہلکاران دربار کا اور ریاست کی بد انجامی کا ذکر کیا ہے کہ انکی عاقبت خراب
ہوتی ہے نہ حوض پر آنے پاوینگے نہ مسلمانوں میں انکا شمار ہوگا اگرچہ ظاہر میں دعوی اسلام
کا رکھتے ہیں ابن عباس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ میری امت
کے قریب ہے کہ دین کی تفقہ سیکھینگے قرآن پڑھینگے کہینگے چلو ہم پاس امیروں
کے جاویں کچھ دنیا حاصل کریں دین اپنا اونسے الگ رکھیں سو یہ نہوگا جسطرح کہ کانٹے کے
درخت سے کانٹا ہی لیا جاتا ہے اسیطرح امیروں کے قرب سے خطائیں ہی حاصل ہوتے
ہیں اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے سب اسکے راوی ثقہ ہیں مراد وہ عالم دنیا دار واہلکار
ہیں جو دنیا کمانے کو مصاحب مقرب اہلکار ریاست ارکان سلطنت کے بنتے ہیں انکو یہ
خیال ہے کہ ہم فقط انکے شریک حال اسی دنیا میں ہیں ہمارا دین الگ انکا دین الگ ہے
سو یہ خیر سگالی بلکہ گناہ ہیں وہ امیر اور یہ مولوی و پیر دونوں یکساں ہیں قرآن شریف میں
آیا ہے احشروا الذین ظلموا وازواجہم امرا کے یہ علما ازواج ہیں دونوں کا
حشر ایک ہی ساتھ ہوگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ جتنے منصب و عہدے پادشاہی کے ہیں
اونکو غالبا فقہا نے اختیار کیا تھا محدثین کو خدا نے اس بلا سے اکثر بچایا اور ہمیشہ
بچاتا ہے وللہ الحمد

بشارت بر اعانت باطل فجرہ

حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے جسکی سفارش کسی حد میں حدود اللہ سے حائل ہوئی اوسنے
خدا سے ضد باندھی اور جسنے کسی باطل امر میں خصومت کی اور وہ جانتا ہے تو ہمیشہ خدا
کے غصے میں ہے یہانتک کہ باز آوے اور جسنے کسی کوئی بات کسی مومن کے حق میں جو اوسمیں
نہیں ہے تو اوسکو دوزخیوں کا نچوڑ پلایا جاویگا رواہ ابوداؤد والطبرانی باسناد
جید نحوہ جب کوئی ذی عزت یا آبرودار چور یا زناکار یا قتل کرتا ہے تو امیر و حاکم سے
سفارش کرکے یا روپیہ خرچ کرکے اوسکو سزا سے بچاتے ہیں یہہ سفارش حرام قطعی ہے خدا
سے برخلافی ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہیں مثال اوس شخص کی جو مدد اپنی قوم کی کسی ناحق
امر پر کرتا ہے ایسے ہی جیسے ایک اونٹ کوئیں میں گر گیا ہو وہ اوسمیں سے نکلنے کے لیے
پڑا ہوا اپنی دم ہلاتا ہے رواہ ابوداؤد وابن حبان مضمون ان دونوں حدیثوں کا
اور بہت حدیثوں میں باسناد صحیح وحسن آیا ہے حدیث ابن عباس میں مرفوعاً یہہ بھی فرمایا
ہے کہ جسنے مدد کی ظالم کی باطل پر کہ کسی حق کو مٹاوے تو اللہ ورسول کا ذمہ اوس سے
بری ہے رواہ الطبرانی والاصفہانی آج جھوٹے گواہ سیکڑوں حقوق مٹاتے ہیں
مدعیان کاذب غریب لوگوں کو لوٹتے ہیں ہزاروں جھوٹے مقدمے بنتے ہیں انسے ذمہ خدا
و رسول کا بری ہے یہہ بشارت انکے لیے بہت بڑی ہے اوس بن شرحبیل نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جو ہمراہ ظالم کے اوسکی مدد کے لیے چلا وہ اسلام سے نکل گیا
رواہ الطبرانی وھو حدیث غریب غریب ایک قسم ہے حدیث صحیح کی ؁

بشارت برارضائے خلق باسخط خالق

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ جسنے ناراض کیا اللہ کو لوگوں کے راضی رکھنے کے لیے ضائع ہو جاتا
ہے اوس سے اللہ اور خفا کرا دیتا ہے اوسپر اوس شخص کو جسے اسنے راضی رکھا تھا اللہ کو
ناراض کرکے رواہ الطبرانی باسناد جید قوی جابر بن عبد اللہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے

جس نے راضی رکھا سلطان کو اوس امر پر جسکو اللہ پسند نہیں کرتا تو یہ شخص خدا کے دین سے باہر ہو گیا رواہ الحاکم اسکے راوی ثقہ ہین عائشہ کی حدیث مین مرفوعًا یون آیا ہے جس نے تعریف چاہی اپنے لوگون سے خدا کا عصیان کر کے تو اوسکا حامد اوسکی مذمت کرنے لگے گا رواہ البزار امرا اور رؤسا کے دربار و مجالس مین جتنے لوگ آتے جاتے ہین وہ ہمیشہ اونکی مرضی کو خدا کی مرضی پر مقدم رکھتے ہین اونکی ہر بات کو سچا اچھا کہتے ہین رات دن خوشامد مین رہتے ہین یہ در حقیقت مسلمان نہین ہین جسطرح وہ امرا بھی مسلمان نہین یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو دوست ہوا لوگون کا بسبب اوس امر کے جسکو وہ دوست رکھتے ہین اونکے خلاف کیا اللہ کا تو جس دن قیامت مین اللہ سے ملیگا اللہ تعالے اوسپر غضبناک ہوگا رواہ الطبرانی جاہلون مین ہر دل عزیز ہونا بڑی تعریف کی بات ہے حالانکہ عزیز ہر آدمی کو وہی شخص ہوتا ہے جو اوسکی چاہی چیز کو چاہے مثلاً جسکو شراب زنا رقص سرود محبوب ہے یہ جب اس کام مین اوسکا شریک حال رہیگا تو اوسکو عزیز ہوگا سوا اوس فاسق فاجر کا تو بے شبہہ عزیز دوست یار ہو گیا مگر اللہ کا دشمن ٹھیرا آجکل طریقہ آپس کی صحبت کا یہی ہے کہ ہم افعال محب و محبوب ہو گو دین جاوے یا رہے ایمان نبچے یا برباد ہو جاوے انکے لیے تباہی ایمان کی قہر و غضب خدا کا ایک بڑی دولت ہے ؎

بشارت برترک رحم وایذا رسانی

جریر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی رحم نہین کرتا ہے لوگون پر اللہ اوسپر بھی رحم نہین کرتا اسکو شیخین و ترمذی نے روایت کیا ہے احمد اتنا اور زیادہ کیا کہ جو کوئی کسی کا قصور نہین بخشتا تو اللہ اوسکا قصور بھی نہین بخشتا یہ مضمون حدیث ابی سعید مین بھی باسناد صحیح مسند احمد مین آیا ہے بلکہ روایت مرفوع

اولی ہونی یون ہے کہ تم ایماندار نہو گے جب تک کہ رحم نکرو گے صحابہ نے کہا ہم سب رحیم ہین فرمایا
منشا میرا یہ نہین ہے کہ تم اپنے یار پر رحم کرو بلکہ رحمت عامہ کرو رواہ الطبرانی و رواتہ
رواۃ الصحیح ابن عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے خرابی ہے
سننے والون کی اپنے فعل پر جان بوجھ کر رواہ احمد باسناد جید اس سے زیادہ تر ضد عورتون
کو ہوتی ہے جس بری بات سے اوسکو منع کرو نکرتی ہوگی تو اپنے شوہر کی ضد سے اوسکو
کریگی اس ضد کا انجام دوزخ ہے وہان ایک جہنم کا جنگل ہی ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ رحم نہین چھینا جاتا مگر شقی سے رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وابن حبان
معلوم ہوا کہ بے رحم بدبخت ہوتا ہے معاویہ بن قرہ کی روایت مین آیا ہے ایک آدمی نے کہا
اے رسول خدا مجھکو بکری پر رحم آتا ہے کہ اوسکو حلال کرون فرمایا اگر تو اوسپر رحم کریگا
تو اللہ تجہپر رحم کریگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے معلوم ہوا کہ جانور پر بھی رحم کرنا موجب
رحمت خدا کا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سوا جانوران ہدی و قربانی کے
کبھی کسی جانور کو حلال نہین کیا نہ شکار کیا اگرچہ منع نہین ہے اللہ تعالی ہمکو بھی توفیق
اتباع رحمۃ للعالمین مرحمت فرماوے اللہم آمین احادیث صحیحہ مین قتل عصفور سے نہی کی ہے
ایک قصاب ایک بکری گھسیٹے لیے جاتا تھا فرمایا آہستہ لیجا اور چہرہ کے نشانہ بنانے سے منع
کیا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع نزدیک شیخین کے یہہ ہے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے اوس شخص پر جو کسی شے جاندار کو نشانہ بناوے دوسری روایت مین ہے
کہ ایک عورت دوزخ مین ہوئی اوسنے بلی کو باندھ رکہا تھا نہ کھلایا نہ چھوڑا کہ وہ حشرات الارض
کو کھاتی رواہ احمد یہہ قصہ کئی طرح پر اسیطرح سے آیا ہے اسکے مقابل مین ایک دوسرا
قصہ یہہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی
نے پیاسے کتے کو کوئین سے پانی موزے مین بہر کر پلایا تھا اللہ نے اوسکا شکر یا نا داخل
جنت کر دیا رواہ ابن حبان ومالک ومسلم وابوداؤد فائدہ حدیث ابن عباس

مین آیا ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحریش سے درمیان بہائم کے
رواہ ابوداؤد والترمذی مرغون کا لڑانا بکرون مینڈھونکا لڑانا حرام ہے اسی
طرح باقی جانورون کا فائدہ عمار بن یاسر نے مرفوعاً کہا ہے جسنے مارا اپنی مملوک
کو اوس سے قصاص لیا جاویگا دن قیامت کے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات
ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے جسنے تہمت لگائی اپنی مملوک کو اوسپر دن قیامت کے حد جاری
کیجاویگی مگر یہہ کہ سچا ہو اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے حدیث
ابی بکر صدیق مین مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ بدخلق آدمی جنت مین نجاویگا رواہ احمد
وابن ماجہ والترمذی مراد بدخلقی سے ساتھ ممالیک کے فائدہ ابن عباس
کہتے ہین گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حمار پر دیکھا کہ اوسکے مونہہ پر
داغ دیا ہے فرمایا لعنت کرے اللہ اوسپر جسنے اسکو داغا رواہ مسلم دوسری روایت مین
یوں ہے کہ نہی فرمائی ہے مارنے سے مونہہ پہ داغ دینے سے مونہہ پر اسکو طبرانی نے باسناد
جید روایت کیا ہے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے جب سے نہی آئی وہ شئے حرام
ہوتی ہے ۞

بشارت بر شہادت زور

حدیث مرفوع ابی بکرہ مین جھوٹی گواہی کو اکبر کبائر کہا ہے شرک کے برابر کہا ہے یہی حکم ہر
جھوٹی بات کا فرمایا ہے رواہ الشیخان والترمذی خریم بن فاتک کا لفظ مرفوعاً یہہ
ہے کہ برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی شرک سے تین بار فرمایا پھر یہہ آیت پڑھی فاجتنبوا
الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ رواہ
ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا شرک
باللہ کرنا جھوٹی گواہی دینا برابر ہے اس زمانہ آخر مین کہ بعد وقت قیامت ہے سچ بولنا

عیب نہیں گیا ہے سچا آدمی بیوقوف سمجھا جاتا ہے کم رزق ہوتا ہے جھوٹ بولنا ہنر شمار ہے اکثر کمائی اسی طرح پیدا ہوتی ہے سوان جھوٹوں کو یہ بشارت مبارک ہو کہ یہ حکم مشرکین میں ہیں شرک سے غرض مشرک کی کوئی نفع عاجل یا آجل ہوتا ہے اسیطرح کاذب جھوٹ بولکر کوئی منفعت دنیا حاصل کرتا ہے اسکا معبود درحقیقت وہی شخص ہے جسکے سامنے دستے جھوٹ بولکر کچھ حاصل کیا ہے ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جس نے گواہی دی کسی مسلمان پر جسکا وہ اہل نہیں ہے تو بنا رکھی اپنی جگہہ دوزخ میں رواہ احمد ورواتہ ثقات اس سے زیادہ اور کیا رشید جھوٹی گواہی کا ہوگا کہ شاہد بھی شہید جاتا ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے نہ جنبش کرینگے پاؤں جھوٹے گواہ کے یہانتک کہ واجب کریگا اللہ اوسکے لیے آتش جہنم کو رواہ ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث ابی موسیٰ میں مرفوعاً آیا ہے کہ سچی گواہی کا چھپانا بھی ایسا ہی ہے جیسے جھوٹی گواہی کا دینا رواہ الطبرانی ؂

بشارت بہ ترک امر معروف و نہی عن المنکر

حدیث مرفوع ابی سعید سے معلوم ہوا کہ جو شخص امر منکر کو دل سے ہی برا جانے وہ ضعیف الایمان ہے رواہ مسلم والترمذی وابن ماجۃ طارق بن شہاب کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ کلمہ حق سامنے سلطان کے کتنا افضل جہاد ہے رواہ النسائی باسناد صحیح یہی مضمون حدیث ابی امامۃ میں مرفوعاً نزدیک ابن ماجہ کے باسناد صحیح آیا ہے حذیفہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی تم حکم کرو معروف کا منع کرو منکر سے ورنہ نزدیک ہے کہ بھیجیگا اللہ تمپر عذاب اپنی طرف سے پھر اگر تم دعا ہی کروگے تو قبول نہوگی رواہ الترمذی وحسنہ علماء حق کا تالیف کرنا مسائل حقہ کا بیان کرنا وعظ و تدریس میں مشغول رہنا امر معروف و نہی عن المنکر ہے یہہ کام اہل علم کا ہے امراء ورؤساء پیرگار ثابت

منکر کا ہاتھ سے فرض ہے جس جگہ جس گھر جس شہر میں رسوم محرمہ بدعات مستمرہ ہوتی ہیں
فی الفور اوسکو برباد کرین ورنہ پھر اسلام کا دعوی نکرین لیکن افسوس مسلمین کا یہ کام ہے کہ
بسبب عجز و کمزوری کے دل سے اوس کام کو برا سمجھیں مگر اس زمانہ آخر میں سارے
معروف منکر ہو گئے ہیں ایسے جہول عہدہ دار ہیں کہ کیا مقدور رکھ کوئی اوسطرف
رخ کو بلا سکے ابھی ایسی ہوا سر پر آئی ہے کہ جان و مال و آبرو کا بچانا مشکل پڑ جاتا ہے
سارے منکر معروف ہو گئے ہیں سارا جہان اوسمیں مبتلا ہے سچ ہے کہ کہتے مسلمان رسم
جیسا کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا میں صدہا سال سے طریقہ امر و نہی کا مسدود ہے جہان
ہر قسم کے منکرات مخفی یا ظاہر طور پر رواج ہو رہے ہیں تو پھر دوسرے کسی شہر کا ذکر ہی کیا کہ نشانہ
کیا آج جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی بجا ہیں ہیں تو لوگ مکے مدینے کی چال ڈھال
دیکھکر وہان کا حال قال سند پکڑتے ہیں زیادہ تر گمراہی میں پڑتے ہیں یہ نہیں جانتے
کہ حجت شرعی فقط قرآن و حدیث ہے نہ مکہ نہ مدینہ نہ لکن پورہ انمیرا اعوذ باللہ ان
اکون من الجاہلین جریر بن عبد اللہ کی حدیث میں مرفوعا آیا ہے جو شخص کسی ایسی قوم
میں ہے کہ وہ قوم گناہ کرتی ہے اور یہ باوجود قدرت کے اوس گناہ کو نہیں مٹاتا
تو اللہ مرنے سے پہلے اون سب پر عذاب ڈالیگا رواہ ابو داؤد ترک امر بمعروف نہی
عن المنکر پر متعدد حدیثوں میں وعدہ عذاب الٰہی کا آیا ہے زمانے وبا کا آجانا کوہ
ٹوٹنا یہ قحط کا پڑنا اشرار بخواری سے کبھی سور بندر بن جانا سود خواری سے زلزلیان کا
جاتا رہنا یہ سب داخل عذاب ہے بنی اسرائیل کے علما نے جب نصیحت چھوڑ دی خدا نے
انپر اور بنی اسرائیل پر لعنت کی ہر طرح طرح کی بلا نازل فرمائی یہ مضمون کئی حدیثوں میں
آیا ہے حدیث عرس بن عمیرہ کندی میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہے جب زمین میں گناہ کیا جاتا ہے جو شخص وہان حاضر موجود ہوتا ہے مگر اوس گناہ
کو مکروہ جانتا ہے یا اوسپر انکار کرتا ہے تو وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ جو وہان حاضر ہی

حاضر تھا اور یہ آدمی وہاں موجود نہیں ہے مگر وہ اس گناہ سے راضی ہے تو وہ اوس شخص کی طرح
ہے جو کہ وہاں حاضر تھا رواہ ابو داؤد ف یہ بھی ایک بہت بڑی بشارت ہے واسطے اوس
شخص کے جسکا دل کسی محفل خلاف شرع یا مجلس فسق میں لگا ہوا ہے اگرچہ وہاں موجود نہیں ہے
مگر گناہ کا پورا حصہ اسکو بھی ملتا ہے اور اس طرح ہے مسلمان کی طرف دیکھو کہ جو اتفاقاً کسی ایسے جلسے
مجلس میں پھنس گیا ہے مگر مجبور مقہور ہے کہ اوسکو باوجود حضور کے بوجہ کراہت کے حصہ ان معاصی کا نہ ملیگا
الا بقدر امر تھا یہ

بشارت بر مخالفت فعل با قول

حدیث اسامہ بن زید میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دن قیامت
میں ایک آدمی کو لا کر دوزخ میں ڈالیں گے اوسکے پیٹ کی آنتیں باہر نکلی ہونگی وہ جسطرح گدہا
چکی کو لیکر پھرتا ہے اوسطرح یہ اون آنتوں سمیت چکر کہاویگا اوسکے پاس سارے دوزخی جمع ہونگے
کہیں گے اے فلان کیا تم ہمکو امر بمعروف نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے وہ کہیگا ہاں کرتا تھا
مگر خود عمل نہ کرتا تھا اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے ف اس میں انجام تارک عمل کا ذکر فرمایا ہے
البتہ مدت ہوئی کہ سب ہی سے دروازہ امر ونہی کا بند ہو گیا ہے ح نہ کسے میں وہ آنچہ نہ کسے
می آید ف حدیث انس میں خطبا بے عمل کے لیے یہ سزا آئی ہے کہ اوسکے ہونٹ مقراض نار سے
کترے جاوینگے رواہ ابن ابی الدنیا دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ آدمی مومن
نہیں ہوتا جب تک کہ دل اوسکا موافق زبان کے نہو یا زبان دل کی طرح نہو قول اوسکا
خلاف عمل کے نہو ہمسایہ اوسکی ایذا سے امن میں نہون رواہ الاصبہانی اسکی سند
میں نظر ہے ف

بشارت بر شکست ستر و تتبع عورات

حدیث ابی برزۃ اسلمی مین مرفوعاً آیا ہے کہ اے گروہ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین زبان
سے اور نہین داخل ہوا ایمان اونکے دل مین مت غیبت کرو تم مسلمانون کی اور نہ لگو تم پیچھے
اونکی عیب جوئی کے جو کوئی تلاش کریگا عیب مسلمانون کے تلاش کریگا اللہ عیب اوسکے
اور جسکا عیب اللہ نے تلاش کیا تو رسوا کریگا اوسکو گھر مین اوسکے رواہ ابوداؤد
وابویعلی باسناد حسن من حدیث البراء معاویہ کا لفظ یہہ ہے تو اگر ڈہونڈہے گا
عیوب مسلمانون کے تو بگاڑ دیگا تو انکو یا قریب بگاڑ دینے کے کردیگا اسکو ابوداؤد
وابن حبان نے روایت کیا ہے ابی امامہ مرفوعاً کہتے ہین امیر نے جب شک کیا لوگون مین
تو بگاڑ دیا اونکو رواہ ابوداؤد عیب جوئی کرنا کسی مسلمان کی حرام ہے بلکہ جہانتک ہوسکے
عیب پوشی کرے مثل ہے کہ عیب مردم نمودن عیب بر مردم نمودن ست قرآن شریف مین فرمایا
ہے واذا مروا باللغو مروا کراما

اگر من ناجوان مردم بکردار	تو بر من چون جوان مردان گذر کن

لیکن اسوقت مین یہہ قانون جاری ہے کہ ہنر کو چھپاتے ہین عیب کو دیکھتے ہین غیبت عبادت
ٹھیر گئی ہے آبرو ریزی ہنر ہے خصوصاً ہاتھ سے اخبار نویسون کے تو کوئی بشر بہی نہین بچا
بچا ہے جو عیب کسی مین ہے اوسکو ظاہر کرتے غضب تو یہہ ہے کہ افترا و استہزا و تبرا بلا وجہ
کرتے ہین نہ کوئی واسطہ ہے نہ کوئی علاقہ نہ ملاقات ظاہری نہ کوئی معاملہ صوری غائبانہ
زبان قلم و قلم زبان کو حق مین ہر مسلمان کے مطلق العنان کر رکھا ہے انا للہ جو کام رافضہ
نے کیا تھا اب باپنا نام کے سنی مسلمان بہی کرنے لگے ۔

بشارت بر موافقت حدود و اہتمام محارم

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ غیرت کرتا ہے اللہ کی غیرت یہہ ہے کہ مومن وہ کام
کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے یعنی جب کوئی مرد

عورت زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا چوری کرتا ہے یا اور کوئی حرام کاری کرتا ہے تو اللہ پاک کو نہایت غیرت آتی ہے گواہ ہے بے غیرت کو کچھ شرم و حیا نہ آوے ثوبان کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں جانتا ہوں کچھ قوموں کو اپنی امت میں سے جو آوینگی دن قیامت کے اعمال لیکر جیسے پہاڑ تہامہ کے اللہ اون اعمال کو برباد کر دیگا ثوبان نے کہا اونکا حال فرمایئے کہیں ہم وہی نہوں فرمایا وہ تمہارے بھائی ہیں تمہاری گوشت پوست میں راتوں کو تمہاری طرح شب بیدار عابد رہتے ہیں لیکن جب تخلیہ میں اللہ کے محارم کو پاتے ہیں تو اون محارم کا انتہاک کرتے ہیں رواہ ابن ماجۃ ورواتہ ثقات یعنی سب کچھ اعمال نیک کرتے ہیں مگر خلوت میں بیٹھکر تکب گناہ کبیرہ کے ہوتے ہیں جسطرح کوئی نماز پڑہے روزہ رکہے مگر پوشیدہ زنا بہی کرے شراب پیئے ۵

چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند	واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مہر لگا نیوالا پایہ عرش سے لٹکا ہوا ہے جب کوئی حرمت ہتک کیجاتی ہے معاصی عمل میں آتے ہیں اللہ پر جرات ہوتی ہے تو اللہ اوس طابع کو بہیجتا ہے وہ اوس شخص کے دل پر مہر لگا دیتا ہے پہر یہہ کچھہ نہین سمجھتا رواہ البزار والبیہقی واللفظ لہ گناہ کبیرہ کرتے کرتے دل پر مہر لگ جاتی ہے پہر کتنا ہی کوئی سمجہاوے اثر نہین ہوتا عقل جاتی رہتی ہے فساق فجار جنکو کبہی خدا کا ڈر نہین آتا سب مہر زدہ ہیں یہہ بشارت انکے لئے ایک بڑی نوید بجت جاوید ہے ۵

بشارت بر مداہنت در اقامت حدود

عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم قائم کرو حدود کو قریب وبعید میں تمکو ملامت کسی ملامت گر کی دین خدا میں نرو کے رواہ ابن ماجۃ ورواتہ ثقات قریب سے مراد رشتہ دار بھائی بند برادری والے ہیں بعید سے غیر لوگ

جسنے غیر پر حد جاری کی یگانگی کی رعایت کی وہ مسلمان نہیں ہے آنحضرت کے حکم میں یہ سبب ہوا ہے
مین آیا ہے یا بیا یا حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی اسامہ نے
سفارش کی رسول خدا نے فرمایا کیا تو حدود خدا میں سفارش کرتا ہے تم سے اگلے لوگ اسیطور
تو ہلاک ہوئے کہ جب کسی شریف نے اونمین سے چوری کی اوسکو چھوڑ دیا جب کسی ضعیف نے چوری
کی اوسپر حد قائم کی خدا کی قسم ہے کہ اگر فاطمہ دختر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چوری کرتی
تو میں اوسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں اسکو شیخین و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے
روایت کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو اپنی قوم کی عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالا
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں یہہ کچھ ارشاد کیا اسامہ کو سفارش کرنے پر ڈانٹا اگلی امتوں
کی ہلاکت ترک حدود پر بیان فرمائی اب وہ کون امیر رئیس ہے جسکو یہہ بات جائز ہو سکتی ہے
کہ وہ اپنی برادری و قوم پر حد جاری نکرے آنکھ سے دیکھے یا کان سے سنے کہ اوسکے گھر میں
زنا ہوتا ہے یا برادری میں پھر وہ خاموش رہے کچھ سزا جرمانہ دے اسکا وبال تنہا اوس
زانی زانیہ پر ہی نہیں پڑتا ہے بلکہ اس امیر کو بھی پورا حصہ اوس گناہ کا ملتا ہے اسکی آخرت
دوسروں کی دنیا کے لئے بالکل برباد جاتی ہے اس خاطرداری عزیزداری کا مزا آنکھ بند
ہوتے ہی ملیگا امیر رئیس نے اگر زنا نہ کیا یا شراب نپی تو کیا ہوا ہزاروں کو تو زنا شراب
پر قائم رکھا نہ منع کیا نہ حد جاری کی آخر یہہ گناہ بے لذت اسکے گلے بندھیگا نہ کسی دوسرے
کے گلے احمق لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص گناہ کرتا ہے وہی گناہگار ہوتا ہے یہ نہیں کیا حالانکہ
جب کسی مسلمان کو قدرت تغییر منکر کی حاصل ہوتی ہے اور وہ اوسکو نہیں دور کرتا تو یہہ
دونوں اوس گناہ میں برابر ٹھیرتے ہیں علمار کا کام زبان سے کہدینا ہے عوام کا کام
دل سے ناپسند رکھنا ہے امرا و رؤسا کا کام ہاتھ سے مٹانا ہے سو ہاتھ و زبان
درکنار دل سے بھی تو برا نہیں جانتے بلکہ جو کوئی اونکی برادری کا ایسا نکرے تو اوسکو
برا مانتے ہیں یہہ اسلام ہے یا ترک اسلام عجب یہہ لوگ ہیں باوجود قدرت کے تغییر ازالہ

منکر کرین تو سچاہے علماء و خوبار کیا کرسکتے ہین دنیا مین جب تک منکرات جاری ہین جنکے
اسباب فسق و فجور کے موجود ہین امراء کی چشم پوشی علماء کی مداہنت غرباء کی عاجزی کے سبب سے
ہین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔

بشارت بر شرب شراب خواران

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین زنا کرتا زانی اور وہ مومن ہے وقت زنا کے
نہین چوری کرتا چور اور وہ وقت چوری کے مومن ہے نہین شراب پیتا پینے والا اور
وہ وقت شرب خمر کے مومن ہے رواہ الخمسۃ الا ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ وقت زنا
و چوری و شرابخواری کے ایمان قائم نہین رہتا ہے لیکن بعد اسکے توبہ ہوسکتی ہے اگر توبہ
نکی تو ایمان باقی نرہا ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ لعنت کی اللہ نے شراب پر شراب پینے
والے پر پلانے والے پر خریدار پر بیچنے والے پر نچوڑنے والے پر نچڑوانے والے پر اوٹھا کر
لیجانے والے پر اور اوسپر جسکے پاس اوٹھا کر لیجاوین رواہ ابوداؤد واللفظ لہ
ابن ماجہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے اور اوسپر جو اوسکی قیمت کہاوے یہہ سب دس ہوئے
ان دسون کا ذکر بلفظ لعنت حدیث انس بن مالک مین بہی نزدیک ابن ماجہ و ترمذی
کے آیا ہے ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہے منذری نے کہا اسکے راوی سب ثقہ ہین
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ حرام کیا اللہ نے خمر کو اور اوسکی قیمت کو حرام کیا مردار
کو اور اوسکی قیمت کو حرام کیا سور کو اور اوسکی قیمت کو رواہ ابوداؤد وغیرہ
معلوم ہوا کہ شراب مانند مردار و خوک کے ہے تینون کا ایک ہی حکم ہے جو شخص شراب پیوے
اوسکو چاہیے کہ خوک و مردار کو بہی کہاوے حدیث مغیرہ بن شعبہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ
جو کوئی شراب بیچے چاہیے کہ وہ سور کو بہی حلال سمجھ لے رواہ ابوداؤد خطابی نے کہا
یعنی حرمت و گناہ مین دونون برابر ہین پھر کیا سبب ہے کہ سور کو تو نہین کہاتا ہے شراب خمر

کو حلال سمجھتا ہے شراب پیتا ہے انتہی ابن عباس کی حدیث مرفوع میں ہے خمر و عاصر
و معتصر و شارب خمر و محمول الیہ و بائع و مبتاع و ساقی و مسقی خمر پر لعنت آئی ہے اسکو
احمد نے باسناد صحیح و ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
یہہ سب نو عدد ہوئے شراب کیا ہے ایک بڑی عمدہ چیز ہے کہ تنہا میخواری ہی ملعون نہین
ہوتا ہے بلکہ اور آٹھ کو اپنے ساتھ ڈبوتا ہے اس سے زیادہ یہہ شقاوت ہے کہ حدیث
ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک قوم اس امت کی رات دن طعام و شراب و لہو و لعب مین
گذرانے گی صبح کو مسخ ہو کر بندر سور بنجاویگی انمین خسف و قذف بھی ہوگا لوگ کہینگے
آجکی رات بہی فلان و فلان کا گہر خسف ہو گیا زمین کے اندر دہس گیا اپر آسمان سے
پتہر برسینگے جسطرح قوم لوط پر برسے تھے کچہہ قبائل و گہر تباہ ہو جاوینگے ریح عقیم چلیگی
وہ بہی قوم عاد کی طرح بعض قبائل و دیار کو برباد کریگی یہہ اسلئے کہ انہون نے شراب
پی حریر پہنا گانے والیان جمع کین سود کہایا قطع رحم کیا رواہ احمد وابن ابی الدنیا
والبیہقی معلوم ہوا کہ سب گناہون مین عمدہ یہی شرابخواری ہے جسکی سزا بعد لعنت و مسخ و
خسف و قذف و ریح عقیم قرار پائی یہہ عذاب مطابق اس حدیث کے بعض اقوام اسلام پر آچکا
ہے کبہی اللہ تعالٰی واسطے عبرت کے ایسا معاملہ آنکہون سے دکہلا دیتا ہے مگر لوگ یاد نہین رکہتے
پہر اوسی کام مین مشغول ہو جاتے ہین دنیا مین جنپر یہہ عذاب ہوا وہ آخرت مین تو ضرور ملعون
ہو کر بندر سور بنا دئے جاوینگے گو آج آدمی کی شکل مین مرتے دم تک موجود ہین یہہ حدیث ایک بڑی
تہدید ہے واسطے شرابخوارونکے دنیا و آخرت دونون مین اس سے بڑہکر یہہ ہے وہ یہہ
کہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے زنا
کیا یا شراب پی اللہ نے اوس سے ایمان چہین لیا جسطرح آدمی اپنا کرتہ بدن سے اوتار لیتا
ہے رواہ الحاکم جب کرتہ ایمان کا اوتر گیا تو اب ننگے بے ایمان ہو کر رہگئے یہہ بہی معلوم
ہوا کہ زنا و شراب کا غالباً ساتھہ ہوتا ہے شرابی زنا سے زانی شراب پینے سے بچ نہین سکتا

شراب کسی خاص چیز کا نام نہیں ہے جو چیز نشہ کرے وہی خمر ہے حدیث ابن عمر میں آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر سکر خمر ہے ہر نشے والی چیز حرام ہے
رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی ایک روایت میں یہ لفظ آیا ہے کہ
جسنے یہاں شراب پی وہ وہاں نہ پیگا گو بہشت میں کیوں نجاوے مسلم کا لفظ اس روایت
میں یہ ہے کہ جسنے یہاں شراب سے توبہ نکی وہ آخرت میں محروم رہیگا بغوی نے شرح السنہ
میں لکہا ہے کہ مراد اس محرومی سے یہ ہے کہ وہ داخل بہشت نہوگا اس سے زیادہ دوسری
حدیث ابی موسیٰ میں آئی ہے کہ تین آدمی جنت میں نجاوینگے ایک مدمن خمر یعنی جو شخص
ہمیشہ شراب پیتا ہے دوسرا قاطع رحم تیسرا تصدیق کرنیوالا جادو کا جو کوئی شراب پیتے پیتے
مرجاویگا اللہ اسکو نہر غوطہ سے پلاویگا پوچھا یہ کون نہر ہے فرمایا ایک چشمہ ہے جو زناکار
عورتوں کی شرمگاہوں سے بہتا ہے اسکے سڑکی بدبو دوزخ والوں کو بہی ستاویگی رواہ
احمد وابویعلی وابن حبان والحاکم وصححہ دوسری روایت ابو ہریرہ میں یوں وارد
ہوا ہے چار شخص ہیں اللہ پر حق ہے کہ انکو بہشت میں داخل نکرے اور نہ بہشت کا کچھہ
مزا انکو چکہاوے ایک بیخوار دائمی دوسرا سود خوار تیسرا کہانے والا مال یتیم کا ناحق چوتھا
نافرمان ماں باپ کا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد مگر اسکی سند میں ابراہیم راوی
کو متروک کہا ہے سب سے زیادہ فضیحت شرابی کی یہ ہے کہ ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ
دائم الخمر جب مرا ہے تو اللہ سے اسطرح ملتا ہے جیسے بت پرست ملا اسکو احمد نے روایت
کیا ہے اسکے رجال مثل رجال صحیح کے ہیں ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ جو ملا خدا سے اور
وہ مدمن خمر تہا تو ایسا ملا جیسے عابد وثن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے تہے میں کچہہ پروا نہیں
کرتا اس بات میں کہ شراب پیوں یا اس کہم کو پوجوں اللہ کو چہوڑ کر یعنی غیر اللہ کا پوجنا
اور شراب کا پینا دونوں یکساں ہیں میں کہتا ہوں کہ قید دوام کی اسلئے ہے کہ یہ حکم
اوس شخص کا ہے جسنے شراب سے توبہ نہیں کی ہے ورنہ تائب کیلئے امید مغفرت باقی ہے

ہاں یہ صحیح ہے کہ جنکو عمر وسیوہ داری کا پڑگیا ہے یا زناکاری کا شوق ہے اکثر زنا نہیں چھوڑ
کرتے مرتے دم تک اسی دھندے میں رہکر اگر اسی مرجاتے ہیں سینکڑوں درجہ اسفل السافلین
میں جا پہونچتے ہیں حدیث ابن عمر میں مرفوعا یہہ صراحت آئی ہے کہ تین شخص ہیں جنپر خدا نے
جنت کو حرام کر دیا ہے ایک مدمن خمر دوسرا عاق تیسرا دیوث جو خبث کو اپنے اہل میں مقرر
رکھتا ہے رواہ احمد واللفظ له والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد
بھلا اس سے زیادہ اور کیا خوشخبری ہوگی کہ تھوڑی سی زندگی شرابخواری زناکاری
میں کر اگر جنت کو اپنے اوپر حرام کر لیا دنیا ہی کو جنت سمجھ لیا ہاں دنیا کافروں کی
جنت ہے مسلمانوں کے لیے جیلخانہ قیدخانہ ہے آگے ہم رو سکتے ہیں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہے مگر احسان رکھنیوالا
اپنے عمل کا عاق والدین مدمن خمر اسکو نہ پاویگا رواہ الطبرانی یعنی جنت میں جانیکا تو
کیا ذکر ہے جنت کی ہوا بھی دور سے نہ لگیگی شرابیو ساقی کہاں ہیں آئیں اس نوید عیش
جاوید کو بہ نرخ جان خرید کریں ابن عباس کی حدیث میں مرفوعا شراب کو کنجی ہر شر کی ٹھہرایا
ہے رواہ الحاکم وصححہ حذیفہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ شراب اسٹاک ہے گناہوں کی
عورتیں جال ہیں شیطان کی حب دنیا سر ہے ہر خطا کا اسکو رزین نے روایت کیا ہے
شراب کو دوسری حدیث ابن عمر میں اعظم کبائر فرمایا ہے ایک بار کے پینے سے چالیس رات
کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر اسی بیچ میں مرگیا موت جاہلیت پر مرا رواہ الطبرانی
باسناد صحیح وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم حدیث عثمان بن عفان میں اسکا نام
ام الخبائث آیا ہے رواہ ابن حبان والبیہقی ہاروت ماروت شراب ہی پیکر حرام
کر بیٹھے عذاب میں گرفتار ہوئے رواہ احمد عن ابن عمر صحابہ شراب پینے کو برابر شرک
کرنے کے سمجھتے تھے رواہ الطبرانی عن ابن عباس حدیث جابر میں مرفوعا آیا ہے اللہ
کا عہد ہے کہ جو شخص کوئی مسکر پیئیگا اوسکو طینۃ الخبال سے پلاویگا پوچھا وہ کیا چیز ہے

فرمایا اُن دو چیز کا پینا ہے پانچوڑے رواہ مسلم والنسائی یہہ بدلا شراب دنیا کا بہت
اچھا ملا اسکی قدر اہل شرب پر واجب ہے نسیم الیمن اسکو کہتے ہین دوسری روایت جابر
مرفوعاً اس لفظ سے آئی ہے کہ تین آدمی ہین جنکی نماز قبول نہین نہ کوئی اونکی نیکی آسمان
پر چڑہے منجملہ اونکے ایک وہ عورت جس سے شوہر اوسکا ناراض ہے جب تک کہ راضی ہو
دوسرا نشہ باز ہے جب تک کہ ہوش درست ہوون ہے

نبادہ ہیچ اگر نیست این نہ بس کہ ترا		دمے ز وسوسۂ عقل بیخبر دارد

ابو مالک اشعری سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شراب
پئین گے کچہ لوگ میری امت کے نام رکہین گے اوسکا کچہ اور بجی اونکے سر پر باجے بجائے
جاوینگے گانیوالیان گاوینگی اللہ انکو زمین مین دہسا دیگا بندر سور بنا دیگا رواہ ابن
ماجہ وابن حبان آجکل وہ کون امیر رئیس آسودہ ہے جسکے سر پر امیری کی رسوم نہین ہے
رسمیون کا گانا ناچنا نہین ہے یہہ سب مستحق خسف ومسخ کے ہین اگر دنیا مین نہوگا تو قبر و
آخرت مین کیا کرینگے عمران بن حصین کہتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اس امت مین خسف ومسخ وقذف ہوگا تو ایک مسلمان نے پوچھا کہ یہہ کب ہوگا فرمایا جب گانا بجانا
شراب پینا ظاہر ہوگا رواہ الطبرانی واستغربہ اب یہہ کام ہر جگہ موجود ہین امید ہے کہ اسکا
انجام بھی جلد ظاہر ہو معاویہ کی حدیث مین یہانتک آیا ہے کہ چوتھی بار مین شرابی کو قتل
کر ڈالو رواہ الترمذی یہی مضمون نزدیک ابو داؤد کے بھی موجود ہے ابن حبان نے بھی
مانند اوسکے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ بھی نزدیک نسائی وابن ماجہ کے اسیطرح ہے کہ
چوتھی بار مین اوسکی گردن مارو یعنی وہ لائق قتل ہو چکا ہے اب اگر قتل نہ کیا تو نہ سہی لیکن گناہ تو
برابر قتل کے ثابت ہو گیا بلکہ لفظ ابن عمرو کا یہہ ہے کہ اگر شراب پیکر مر گیا ہے تو کافر مرا رواہ النسائی
شراب کا پینا گیا ہوا گویا ارتداد ٹہیرا دوسری روایت یون ہے کہ اگر مر گیا تو جہنم مین گیا رواہ
ابن حبان انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چہوڑا دنیا

کو اور دو نشے مین تھا داخل ہوگا قبر مین مست اور اٹھیگا قبر سے مست اور اسکو حکم ہوگا نار کا اوسی
حالت نشے مین جہنم مین ایک نہر ہے اوس سے پیپ و لہو بہتا ہے سو جب تک آسمان و زمین ہین
تب تک یہی اوسکا کھانا پینا ہے رواہ الاصفہانی منذری نے کہا مجکو گمان ہے کہ ابو
ابو یعلی نے بہی روایت کیا ہے حدیث انس مین آیا ہے کہ جب میری امت پانچ چیزون کو کرنے لگیگی
تب اوپر تباہی آویگی ایک ظاہر ہونا لعنت کا دوسرے شراب پینا تیسرے ریشمی کپڑا پہننا چوتھے
گانیوالیان جمع کرنا پانچوین مردون کا مردون پر عورتون کا عورتون پر اکتفا کرنا یعنی مرد
اغلام کرین عورتین چپٹی کہیلین رواہ البیہقی اس زمانہ پر آشوب مین یہہ سب کام کہلم کہلا
ظاہر و ظہور ہوتے ہین یہانتک کہ بعض گہرون مین یہہ سب کام یکجا مجموع پائے جاتے ہین گویا
پانچون انگلیان انکی گہی مین ہین فائدہ حرمت شراب مین بہت سی حدیثین آئی ہین اور اوسکی
کی بہت کچھہ ثنا و صفت وارد ہوئی ہے انکا بہت سخت انجام ہونیوالا ہے مگر جو لوگ شراب
نہین پیتے یا پیکر توبہ کرڈالی ہے وہ اس نعمت سے محروم نہین رہینگے نہ یہان کچہہ بگڑا نہ وہان
کچہہ عذاب بل ہے بچا تیری رنج اللہ تعالے ہم سبکو اس لذت سے محروم رکھے اللہم آمین ؛

بشارت بر زنا یا زن ہمسایہ وغیرہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ جسنے زنا کیا یا چوری کی یا شراب پی وہ اوسوقت مومن
نہین رہتا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے نسائی نے اتنا اور بڑہایا کہ جسنے یہہ کام کیا اوسنے
اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی بزار کا لفظ یہہ ہے کہ ایمان نزدیک اللہ کے اس
کام سے زیادہ مکرم تر ہے یعنی ایسے شخص کے پاس ایمان کا رہنا ایمان کی ذلت ہے اسلیے
ایمان اوس سے جدا ہو جاتا ہے یہہ شخص بے ایمان خدا باز ہو کر یہہ کام کرتا ہے عبد اللہ بن
زید کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عرب کی حرامکار عورتو بڑا ڈر
مجہکو تمپر یہی زنا و شہوت پوشیدہ کا ہے رواہ الطبرانی بسند صحیح بعض نے زنا کو سبحکہ

رہا بھی پڑا ہے عثمان بن ابی العاص کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ آدھی رات کو دروازہ آسمان کا کھولا جاتا ہے ایک منادی ندا کرتا ہے ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکی دعا قبول کیجاوے پھر ہر مسلمان داعی کی دعا پذیرا ہوتی ہے مگر زانیہ کی جو ستر کی کمائی کرتی ہے شرمگاہ کو لئے دوڑتی پھرتی ہے رواہ احمد والطبرانی عبد اللہ بن بسر مرفوعاً کہتے ہیں کہ زانیوں کے مونہہ آگ دوزخ سے بھڑکیں گے رواہ الطبرانی اسکی سند میں نظر ہے مگر مضمون درست ہے ابن عمر کی حدیث میں مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے کہ زنا سے محتاجی ہوتی ہے رواہ البیہقی اس بات کا تجربہ اکثر اہل عقل کو حاصل ہوچکا ہے کہ زانی وزانیہ دونوں کے مال میں برکت باقی نہیں رہتی جن آسودہ عورتوں نے زنا چھوڑکر نکاح کر لیا ہے وہ آنکھہ کھولکر دیکھیں کہ پہلے مال زیادہ تھا رونق زیادہ تھی یا اب اسیطرح آسودہ مرد خیال کریں کہ جب عیاشی کرتے تھے تب برکت زیادہ تھی یا اب بعد نکاح وتوبہ کے برکت بڑھ گئی سمرہ بن جندب کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ایک سوراخ دیکھا مثل تنور کے جسکا مونہہ تنگ پیٹ کشادہ اوسکے اندر آگ بھڑک رہی تھی جب وہ آگ اونچی ہوتی قریب تھا کہ جو لوگ اوسمیں ہیں باہر نکل آویں جب وہ آگ دب جاتی اندر چلے جاتے اوس سوراخ میں ننگے مرد ننگی عورتیں تہیں جب نیچے سے شعلہ آگ کا اونکو لگتا چلاتے یہہ زانی وزانیہ تھے رواہ البخاری بطولہ اسیطرح کا ایک قصہ خواب نبوی کا حدیث ابی امامہ میں آیا ہے کہ ایک قوم کو دیکھا خوب ہی ورم سے بدبودار ہے گویا پاخانے کی سی بو ہے جب پوچھا تو کہا کہ یہہ زانی وزانی ہیں رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان منذری نے کہا ولا علۃ لہ عبد اللہ نے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ زنا برابر شرک کے ہے رواہ رزین ابو ہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ طرف بوڑھے زانی کے نظر نکریگا نہ اوسکو بری فرماویگا بلکہ اوسکے لئے عذاب الیم ہے رواہ مسلم والنسائی طبرانی کی روایت میں لفظ عجوز زانیہ وشیخ زانی دونوں کا آیا ہے یعنی بوڑھی عورت زانیہ کا بھی یہی حکم ہے شیخ زانی جنت میں نجاویگا اسکو نسائی و

ابن حبان نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہی حکم شیخ زانیہ کا بھی ہے ابن عمر
نے مرفوعاً کہا اللہ طرف اشیمط زانی کے نظر نہ کریگا رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات
اشیمط اوسکو کہتے ہیں جسکے موے سر سیاہ و سفید ہوں یہی حکم عورت کا جسکے بال اسکے کالے
کچھ سفید ہو گئے ہیں پھر وہ زنا کرے ایک سے مرد عورت زناکار کا جنت میں نہ جانا بہت حدیثوں
میں آیا ہے بلکہ جنت کی ہوا بھی انکو نہ لگیگی یہہ بھی مضمون حدیث کا ہے بلکہ حدیث بریدہ
میں مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے کہ ساتوں آسمان زمین پہاڑ زناکار پر لعنت کرتے ہیں اور دوزخ والوں
کی شرمگاہ کی بدبو اہل نار کو ایذا دیگی رواہ البزار راشد بن سعد کی حدیث میں مرفوعاً
آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج میں کچھ لوگ دیکھے جنکی کھال
آگ کی قینچی سے کتری جاتی تھی پوچھا یہہ کون لوگ ہیں جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہہ
وہ مرد عورت ہیں جو زنا کے لیے بنا کرتے تھے رواہ البیہقی انس بن مالک کا لفظ
مرفوع یہہ ہے کہ مقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہے رواہ الخرائطی منذری نے کہا یہہ
حدیث صحیح ہے کہ جس شخص نے زنا کیا تو خدا سے بت پرست کیطرح ملتا ہے اسمیں شک نہیں
کہ زنا عقوبت میں بدتر ہے شرب خمر سے نزدیک خدا کے اتنے حدیث میمونہ میں مرفوعاً آیا ہے
یہہ امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک کہ انمین ولد الزنا نہ پھیلیں جب ولد الزنا پھیل جاوینگے
لگتا ہے کہ سب پر عذاب آویگا رواہ احمد واسنادہ حسن ابو یعلی نے اتنا اور زیادہ
کیا ہے کہ جب زنا ہونے لگیگا تو فقر و مسکنت ظاہر ہوگی رواہ البزار ایضاً
ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب ظاہر ہوا زنا و ربا کسی گاؤں میں تو حلال
کرلیا اونہوں نے اپنی جانوں پر خدا کے عذاب کو رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یہی
مضمون حدیث ابن مسعود میں نزدیک ابو یعلی کے باسناد جید آیا ہے تجربہ کار جانتے ہیں کہ
جتنا دولت و سلطنت اسلام میں رواج زنا و خمر کا ہوا ہے تب ہی سے اسلام غریب ہو گیا اسلام لوٹ
پیدا ہو گیا اولاد زنا کی کثرت سے ساری برکت دین و دنیا کی جاتی رہی وبال ٹوٹ پڑا

اب جو بعض ریاستین اسلام کی باقی ہین اونپر بھی دن بدن آثار ضعف کے طاری ہین
مگر رئیسون کی آنکھین نہین کھلتین وہ اپنے دہندے مین مشغول ہین اونکو عیش سے
غرض ہے گانے بجانے زنا کرنے شراب پینے کا شوق ذوق ہان کہ عشق سبب ریاست رہے
یا جائے اسیطرح اکثر رذیل بعض شریف ان کامون مین پہنسے ہین اپنی بربادی وتباہی
کا کچھ خیال انکو نہین ہے بلا سے دنیا ہی خراب ہوئی آفت تو یہہ ہے کہ دو دن کی
زندگی فانی کے پیچھے آخرت باقی کو جواب صاف دے بیٹھتے ہین کاش انہین پر اسکا
وبال آتا مشکل تو یہہ ہے کہ گیہون کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے ابن مسعود کی حدیث
مرفوع مین زن ہمسایہ سے زنا کرنے کو اعظم ذنوب فرمایا ہے رواہ الشیخان مقداد بن
اسود کی حدیث مین یون ارشاد کیا ہے کہ دس عورتون سے زنا کرنا آسان ہے مگر زن ہمسایہ
سے زنا کرنا آسان نہین رواہ احمد ورواتہ ثقات والطبرانی ابن عمر کی حدیث مرفوعاً
یہہ ہے کہ جو کوئی زن ہمسایہ سے زنا کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نہ دیکھیگا
نہ اوسکو بری کریگا اور اوس سے فرماویگا ادخل النار مع الداخلین رواہ ابن ابی الدنیا
والخرائطی وغیرہما یعنی جا دوزخ مین ہمراہ جانیوالون کے علمار نے کہا ہے اسکے گہر سے
ہر طرف کو چالیس گہر تک ہمسایگی ہوتی ہے پہر جسنے ایسی عورت سے زنا کیا جو شرعاً اجنبی ہے
اسکے گہر مین بستی رہتی یا آتی جاتی ہے تو اور بھی بدتر ہوا اسلئے کہ وہ ہمسایہ قریب ہے
حدیث ابو قتادہ مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص بیٹھا بستر پر ایسی عورت کے جسکا شوہر حاضر نہین
ہے تو مقرر کریگا اللہ اوسکے لئے ایک اژدہا دن قیامت کے رواہ الطبرانی ابن عمر کا لفظ نزد
طبرانی کے یہہ ہے کہ ڈسیگا اوسکو ایک کالا سانپ اسکے راوی ثقہ ہین پارسا عورت کے لئے وعدہ
جنت کا ہے اگر مطیع شوہر نماز گزار ہے اسکو ابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے

بشارت بر لواطت واتیان بہائم وبر اتیان در دبر زن

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑا ڈر جسکا مجھکو اپنی امت پر ہے عمل قوم
لوط کا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن غریب والحاکم وقال صحیح الاسناد
جسکا ڈر تھا وہ کام اس امت کے لوگوں نے خوب ہی کر دکھایا کونسا شہر گاؤں بچا ہے جہاں
اغلام نہیں ہوتا حدیث جابر میں مرفوعاً آیا ہے کہ جب کثرت لواطت کی ہوتی ہے اللہ اپنا
ہاتھ اونکا لیتا ہے کچھ پروا نہیں کرتا کہ کس جنگل میں ہلاک ہوں رواہ الطبرانی ابن عمر نے
فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو قوم لوط کا سا کام کرتا ہے ملعون ہے وہ آدمی جو [illegible]
بہائم سے کیا رواہ الطبرانی وقال الحاکم صحیح الاسناد ورواہ ابن حبان والبیہقی
والنسائی عن ابن عباس مرفوعاً جاہل فاسق جوانی بلکہ پیری میں مرغی بکری وغیرہ جانوروں سے جماع
کرتے ہیں انپر خدا کی مار پڑیگی حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے جو شخص بہیمہ سے یہ کام کرتا ہے
یا مردوں سے وہ خدا کے غضب میں صبح و شام کرتا ہے رواہ الطبرانی والبیہقی ابن
عباس کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ فاعل و مفعول کو قتل کر ڈالو رواہ ابوداؤد
والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی دوسری روایت میں اوس شخص کے قتل کا بھی حکم
ہے جو جانور سے جماع کرتا ہے جانور کے قتل کا بھی حکم آیا ہے بلکہ بعض صحابہ نے لوطی و مابون
کو آگ میں جلا دیا ہے اب انکی سزا یہی جان سے مارنا مقرر ہو چکا ہے جبکہ عاقل بالغ ہوں
ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تین شخصوں سے شہادت
لا الہ الا اللہ کی قبول نہیں ہے ایک راکب و مرکوب کی دوسرا راکبہ مرکوبہ تیسرے پادشاہ
ظالم رواہ الطبرانی یہ حدیث غریب ہے غریب ایک قسم صحیح کی ٹھیر چکی ہے مراد اغلام و
مساحقت ہے معلوم ہوا کہ جو مرد مرد سے جو عورت عورت سے فعل یہ کرے اوسکا کلمہ گو
ہونا کچھ کام نہیں آتا جب تک کہ اس کام کو نہ چھوڑے اسیطرح حدیث ابن عباس میں
مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ نظر نہیں کرتا طرف اوس مرد کے جو مرد سے یہ فعل کرے یا عورت کے
دبر میں جماع کرے رواہ الترمذی والنسائی وابن حبان ابن عمر کی حدیث میں

صحبت دبر کو لوطیت صغری فرمایا ہے رواہ احمد والبزار ورجالہما رجال الصحیح
عقبہ بن عامر کی حدیث مین ایسے شخص پر جو عورت کے دبر مین صحبت کرے لعنت آئی ہے
رواہ الطبرانی بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین یون فرمایا ہے کہ جسنے ایسا کیا وہ کافر ہوگیا
رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات دوسری روایت مین حیض والی عورت کے پاس
جانیوالے کو بھی کافر فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ یہ وہ کام ہین جنمین اکثر عوام اہل اسلام
مبتلا رہتے ہین انکو اس بشارت کا بسر وچشم قبول کرنا واجب ہے اللہ ہمکو بچاوے آمین ٭

بشارت بر قتل نفس محرم

قیامت مین سب سے پہلے فیصلہ خون کا ہوگا اسکو شیخین واہل سنن نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہے قتل نفس مجملہ سبع موبقات کے ہے جسطرح حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک شیخین
وغیرہما کے آیا ہے اسکا ذکر ہمراہ شرک کے فرمایا ہے خاندان امرار ورؤسا مین مار ڈالنا
کسی مرد وعورت کا کسی ذرا سے قصور پر یا طمع مال ودولت وحکومت پر یا شوق زنا وشراب
پر کچھ بڑی بات نہین ہے بی بی شوہر کو زہر دیدیتی ہے یا قتل کرادیتی ہے یا رئیس کو زہر
دیکر ریاست لے لیجاتی ہے حالانکہ حدیث براء بن عازب مین مرفوعاً آیا ہے کہ ساری دنیا
کا زوال خدا پر آسان ہے کسی مومن کے ناحق قتل کرنے سے اسکو ابن ماجہ نے بسند حسن
روایت کیا ہے بیہقی واصفہانی نے اتنا اور بڑھایا کہ اگر سارے آسمان وزمین والے
خون مین کسی مومن کے شریک ہونگے تو اللہ ان سبکو جہنم مین داخل کریگا یہی مضمون حدیث
ابی سعید وابی ہریرہ مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے مگر بجائے داخل کرنے کے جہنم مین اوندھے
مونہ نار مین ڈالنا فرمایا ہے یہ حدیث غریب ہے اسی مضمون کو طبرانی نے حدیث ابی بکرہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے لزوال الدنیا اھون علی اللہ
من قتل رجل مسلم اسکو مسلم وترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے بریدہ کا لفظ یہ ہے کہ

مومن کا قتل عظیم تر ہے نزدیک خدا کے زوال دنیا سے رواہ النسائی والبیہقی بریدہ
کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مدد کی قتل پر کسی مومن کے
آدھی بات سے وہ ملیگا اللہ سے لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اسکی کے یہہ
ناامید ہے رحمت خدا سے رواہ ابن ماجة والاصبہانی سفیان بن عیینہ نے کہا
مثلاً یوں کہے کہ اُق اور پورا لفظ اقتل کا نہ کہے یہی مضمون حدیث ابن عمر میں نزدیک
بیہقی کے آیا ہے معاویہ کی حدیث میں یوں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے ہر گناہ قریب ہے کہ اللہ بخشدے مگر جو کوئی کافر مرا یا جسنے کسی مومن کو
عمداً قتل کیا یعنی یہہ گناہ نہ بخشا جاویگا اسکو نسائی نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا
ہے یہی مضمون حدیث ابی الدرداء میں نزدیک ابوداود و ابن حبان کے آیا ہے حاکم نے
اوسکو صحیح الاسناد بتایا ہے ابن عباس کہتے ہیں میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سنا ہے فرماتے تھے آویگا مقتول سر ہاتھ میں لئے ہوئے قاتل کا گریبان پکڑے ہوئے
اوسکی رگوں سے خون بہتا ہوگا عرش کے نزدیک آکر کہیگا اے رب العالمین اس نے
مجھکو قتل کیا ہے اللہ تعالے قاتل سے فرماویگا تو ہلاک ہوا پھر اوسکو جہنم میں لیجا دینگے اسکو
ترمذی نے حسن کہا ہے طبرانی نے بسند صحیح روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب
یہی ہے کہ قاتل عمد مومن کا ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اوسکی کبھی مغفرت نہو گی یہہ مذہب انکا
موافق ظاہر آیت قرآنی ہے مگر دوسرے اہل علم قائل ہیں مغفرت قاتل کے گو بعد سزا
جزا کے ہی کیوں نہو واللہ اعلم حدیث مرفوع عبادہ بن صامت سے معلوم ہوا کہ قاتل
کا نفل وفرض کچھہ مقبول نہیں ہے رواہ ابوداود ابن عمرو نے مرفوعاً کہا ہے جسنے
قتل کیا کسی معاہد کو وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا اگرچہ چالیس برس کی راہ سے وہ خوشبو
آتی ہے رواہ البخاری واللفظ لہ مگر نسائی کا لفظ اہل ذمہ ہے ابوبکرہ کی روایت
میں یوں آیا ہے کہ جسنے قتل کیا کسی معاہد کو بے وقت حرام کریگا اللہ اوس پر جنت کو

رواہ ابو داؤد و نسائی نے کہا اوسکی ہوا بھی نہ سونگھے گا و رواہ ابن حبان ایضاً ۔

بشارت بہ قتل نفس خود

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے پہاڑ پر سے گر کے اپنی جان کو ہلاک کیا
وہ جہنم میں جاویگا وہ ہمیشہ اوسمیں گرا کریگا جسنے زہر پیکر اپنی جان کو قتل کیا اوسکے ہاتھ میں زہر
ہوگا وہ ہمیشہ جہنم میں اوسکو پیا کریگا جس نے مارا اپنی جان کو کسی تیز چیز سے وہ چیز اوسکے ہاتھ
میں ہوگی اوسکو ہمیشہ اپنے پیٹ میں بھونکا کریگا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی وابو داؤد
دوسری روایت میں یوں آیا ہے جسنے گلا گھونٹا اپنا وہ آگ میں بھی یہی کریگا جسنے زخم مارا اپنی جان
کو وہ نار میں بھی زخم لگایا کریگا جو کوئی ایسے کاموں میں گھستا ہے وہ آگ میں بھی گھسیگا رواہ البخاری
غرضکہ خود کشی کسیطرح پر ہو جزا اوسکی جہنم ہے جاہل عورتیں افیون کھا کر الماس نگل کر زہر پیکر چاہ
میں جا گر مرد تلوار بندوق چھری سے اپنی جان ہلاک کر دیتے ہیں یہہ سب ہالک ہیں انپر نماز جنازہ
پڑھنا درست نہیں ہے جندب بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے ایک آدمی مجروح تھا اوسنے خود کشی
کی اللہ نے کہا میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھہ جلدی کی میں نے جنت کو اسپر حرام کیا رواہ
الشیخان جابر بن سمرہ نے کہا ایک آدمی کے زخم لگا تھا اوسنے تیر لیکر بھونک لیا مر گیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز جنازہ نہ پڑھی اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے فائدہ
حدیث ابی قلابہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے قسم کھائی ملت غیر اسلام کی عمداً وہ ویسا ہی ہے جیسا
اوسنے کہا جسنے قتل کیا اپنی جان کو اوسپر عذاب ہوگا دن قیامت کے مسلمان پر لعنت کرنا برابر
اوسکے قتل کرنے کے ہے مومن کو تہمت کفر لگانا برابر اوسکے قتل کے ہے جسنے ذبح کیا اپنی جان
کو کسی چیز سے وہ عذاب کیا جاویگا اوسیکے ساتھہ دن قیامت کے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ۔

بشارت بہ حضور نزد قتل انسان مظلوم وغیرہ

خرشہ بن حر نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ نہ حاضر ہو کوئی تم میں سے کسی قتیل کے پاس شاید وہ
مظلوم ہو تو پھر اسکو بھی کچھ غصہ خدا کا پہونچ جاوے رواہ احمد و اللفظ لہ طبرانی کا لفظ
یہہ ہے لگتا ہے کہ وہ مظلوم مارا جاتا ہو سو اوترے ان لوگوں پر غصہ خدا کا اسکو بھی اونکے
ساتھ یہ خفگی لگ جاوے معلوم ہوا کہ جس جگہہ کسی شخص کو بغیر حد شرعی میں قتل کریں وہاں
تماشا دیکھنے کو نہ جاوے ابن عباس کی حدیث میں مرفوعًا آیا ہے کہ نہ جاوے کوئی تم میں
کا ایسی جگہہ کہ جہاں کوئی آدمی ظلم سے مارا جاتا ہے اسلیے کہ نازل ہوتی ہے لعنت اوس شخص
پر جو وہاں حاضر ہوتا ہو اور بچا کر اسکو دفع نکرے رواہ البیہقی والطبرانی باسناد حسن
ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ننگا کیا پشت کو
کسی مسلمان کی ناحق وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اسپر غضبناک ہوگا رواہ الطبرانی
باسناد جید عصمہ کا لفظ یہہ ہے کہ پشت مسلمان کی حمی ہے مگر حق سے اسکو بھی طبرانی
نے روایت کیا ہے یعنی ناحق کسی مسلمان کو نمارے ؎

بشارت بر اظہار شماتت بر مسلمان

واثلہ بن اسقع کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ظاہر نکر تو شماتت
واسطے اپنے بھائی کے کہ رحم کرے اللہ اسپر اور مبتلا کردے تجھکو اسکو ترمذی نے حسن غریب
کہا ہے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جسنے عار دی اپنے بھائی کو کسی گناہ کی تو نمریگا
جب تک کہ اوس گناہ کو نہ کرلے امام احمد نے کہا کہتے ہیں مراد وہ گناہ ہے جس سے وہ تائب
ہوچکا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب آدمی اپنے دشمن کی ایذا
پانے پر خوش ہوتا ہے حالانکہ وہ اسکا بھائی مسلمان ہے یا کسی تائب پر طعن کرتا ہے
کہ تو نے یہہ کیا وہ کیا ان دونوں کی حرمت بیان فرمائی اس گناہ میں بھی اکثر خلق گرفتار
ہے اللھم غفرا **فائدہ** عائشہ کی کوئی چیز چوری گئی تھی وہ چور کو بد دعا دینے لگین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تحقیق تکرار اس سے رواہ ابو داؤد یعنی عوض چوری کے تو بد دعا دیگی تو تیرا اجر آخرت میں کم اوسکا عذاب ہلکا ہوجاویگا اس سے بہتر یہہ ہے کہ صبر و سکوت کر عورتیں اپنا اجر بد دعا دیکر کوس کر برباد کردیتی ہیں مرد تو کچھہ صبر بھی کر لیتے ہیں ۔

بشارت براے اجتناب صغائر و محقرات ذنوب

ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچو حقیر گناہوں سے کہ یہہ آدمی پر جمع ہو کر ہلاک کر دیتے ہیں رواہ احمد والطبرانی ورجالہما رجال الصحیح روایت ابو یعلی میں یوں ہے کہ محقرات ذنوب دن قیامت کے مہلکات ہیں سہل بن سعد کا لفظ یہہ ہے کہ تم بچتے رہو حقیر گناہوں سے انکی ایسی مثال ہے کہ ایک قوم کسی جنگل میں اوتری ایک گیا لکڑی لایا دوسرا گیا لکڑی لایا تا کہ روٹی پکاوے سو محقرات ذنوب پر جب پکڑ ہوگی تو یہہ اپنے صاحب کو ہلاک کر دینگے رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح سعد بن عبادہ کہتے ہیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین سے فارغ ہوئے ایک میدان میں اوترے جسمیں کچھہ نہتا فرمایا جمع ہوجاؤ جسکو جو ملے وہ لے آئے پڑی ہڈی دانت کا ایک دم میں ایک ڈھیر ہوگیا فرمایا دیکھو اسیطرح گناہ ایک آدمی پر جمع ہوجاتے ہیں جسطرح تمنے یہہ جمع کیا آدمی اللہ سے ڈرے کوئی گناہ صغیرہ کبیرہ نکرے کہ ان گناہوں کی ڈھیر لگتی جاتی ہے معلوم ہوا کہ جب بہت سے صغیرہ جمع ہوتے ہیں تو حکم کبیرہ میں پہنچتے ہیں ۔ حدیث عائشہ میں مرفوعا آیا ہے کہ اے عائشہ تو محقرات ذنوب سے بچتی رہ ان محقرات کے لیے اللہ کی طرف سے ایک طالب ہے رواہ النسائی واللفظ لہ وابن ماجہ ابن حبان نے بجاے لفظ ذنوب کے لفظ اعمال روایت کیا ہے گناہان صغیرہ کی پروا نکرنا بھی ایکطرح کی بیوقوفی ہے گر ایسا ہو کوئی گناہان کبیرہ کا ہی کچھہ پرواہ نہیں کرتا صغیرہ کس

قطار شمار میں ہیں حالانکہ قرآن پاک میں آیا ہے تم اسکو ہلکا سمجھتے ہو اور وہ نزدیک خدا
کے بڑا ہے فائدہ ۱۶ ایک عمدہ نفع گناہ کرنے میں یہہ ہے کہ رزق سے محرومی حاصل ہوتی
ہے حدیث ثوبان میں مرفوعاً آیا ہے کہ آدمی محروم ہو جاتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے
جو اوسنے کیا ہے رواہ النسائی باسناد صحیح و ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد
ابن مسعود نے کہا ہے کہ آدمی علم کو بسبب خطا کرنے کے بھول جاتا ہے انس کہتے ہیں تم
وہ کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہوتے ہیں حقیقت میں ہم لوگ ان
کاموں کو عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موبقات یعنی مہلکات سے گنتے تھے
رواہ البخاری وغیرہ و رواہ احمد من حدیث ابی سعید الخدری باسناد صحیح
ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مواخذہ کرے اللہ مجھہ
اور ابن مریم سے بدان دونوں انگلیوں کے کیا ہے پھر عذاب کرے ہمیں تو اوسنے کچھہ
ظلم نہیں کیا رواہ ابن حبان مراد انگلیوں سے ابہام و سبابہ ہے ابن مسعود نے یہہ
آیت پڑھی کہ اگر مواخذہ کرے اللہ لوگوں کے کسب پر تو نہ چھوڑے پشت زمین پر کوئی جاندار
لیکن انکو تاخیر دی ہے ایک مدت تک لگتا ہے کہ گبریلا اپنے سوراخ میں معذب ہو بسبب گناہ
بنی آدم کے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے آدمی خیال کرے تو معلوم کرسکتا ہے کہ جتنی
امتوں پر ہم سے پہلے عذاب آیا سبب اوسکا اگر گناہ نہ تھا تو پھر کیا تھا اس امت کے حق میں
جتنی یہہ بشارتیں عذاب و عقاب کی آئی ہیں جو کبھی دنیا میں کبھی قبر میں کبھی حشر میں کبھی نار
جہنم میں ہونگی انکا سبب بھی اگر گناہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے مومن کبھی کسی گناہ کو حقیر نہ سمجھے
آگ کی ایک چنگاری وہی کام کرتی ہے جو بہت آگ کرتی ہے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

بشارت بر عقوق الدین

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے حرام کیا ہے

تمہیں ماؤن کی نافرمانی کو اور اس بات کو کہ تم ندو اور نہ لو اور زیادہ باتین بنانے کو اور بہت
سوال کرنے کو اور منع کیا ہے مال کے ضائع کرنے سے رواہ البخاری وغیرہ ابو بکرہ کا لفظ
یہہ ہے کہ کیا خبر نہ دون مین تمکو اکبر کبائر سے تین بار یہہ کلمہ کہا ہم نے کہا فرمائیے کہا شرک کرنا
ساتھ خدا کے نافرمانی کرنا مان باپ کی الحدیث رواہ البخاری ومسلم والترمذی کما
اسیطرح حدیث ابن عمرو مین شرک وعقوق والدین وقتل نفس ویمین غموس کو منجملہ کبائر کے
ذکر فرمایا ہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ یہہ سب گناہ ایک درجہ کے ہین اسیطرح حدیث
انس مین شرک باللہ وعقوق والدین کو کبیرہ ٹہرایا ہے رواہ الشیخان والترمذی
حدیث عمرو بن حزم کے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل یمن کو خط بہیجا تو اوسمین
شرک وعقوق والدین کو اکبر کبائر لکہا رواہ ابن حبان ابن عمر کی حدیث مرفوع مین فرمایا
ہے کہ عاق والدین جنت مین نہ جاویگا نہ دیوث نہ زن مردانہ وضع اونکی طرف خدا آنکہہ
اوٹہا کر نہ دیکہے گا اسکو نسائی وبزار نے بسند جید روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے
منذری نے کہا الدیوث ہو الذی یقر اہلہ علی الزنا مع علمہ بہم ابن عمر کا لفظ
مرفوعا یہہ ہے کہ تین شخصون پر اللہ نے جنت کو حرام کیا ہے ایک شرابی دوسرا عاق تیسرا
دیوث جو اپنے گہر والون کو خبث پر برقرار رکہتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ والبزار
والحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا یہانتک آیا ہے کہ جنت کی
خوشبو پانسو برس کی راہ سے آتی ہے مگر منان وعاق ومدمن خمر اوسکو نہ پاویگا رواہ
الطبرانی ابی امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ عاق کا نفل وفرض کچہہ بہی قبول نہین ہوتا
رواہ ابن عاصم باسناد حسن دوسری روایت ابی ہریرہ مین یون آیا ہے کہ اللہ
پر حق ہے کہ عاق کو داخل جنت نکرے رواہ الحاکم وصححہ ثوبان کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفع نہین کرتا کوئی عمل ہمراہ شرک وعقوق والدین
وفرار کے جہاد سے رواہ الطبرانی ابن عمرو نے کہا رسول خدا نے فرمایا ہے کہ منجملہ کبائر

کے یہہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے کہا کیونکر فرمایا دوسرے کے ماں باپ کو جب
برا کہیگا تو وہ اسکے ماں باپ کو برا کہیگا رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی دوسری
روایت صحیحین میں یوں ہے کہ منجملہ اکبر کبائر کے یہہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعن کرے
مطلب یہہ ہوا جسکے ماں باپ اچھے ہیں اونکو تو اولاد خود ہی برا نہ کہیگی نہ گالی دیگی
نہ لعن طعن کریگی جن ماں باپ کے ہاتھ سے اولاد کو ایذا پہونچی ہے اونکو بھی برا نہ کہے نہ اونپر
لعن وطعن کرے اگر کریگا تو مرتکب اکبر کبائر ٹھیریگا اوس ظلم و ایذا کا بیان بدلا ہو گیا اسکا
ثواب برباد گیا اونکا عذاب رفع ہوا اسیطرح غیر کے والدین کو برا نہ کہے کہ وہ اسکے والدین
کو برا کہیں اوسکا برا کہنا گویا خود اسیکا برا کہنا ہے نہ یہہ اونکو برا کہتا نہ وہ اونکو برا کہتے
جاہل مرد عورت رات دن ماں یا باپ کی برائی کیا کرتے ہیں اونکو سنا سنا کر تے ہیں یہہ صبر
نہ اونکا بدلا ہو گیا عمرو بن مرہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا میں کلمے کی گواہی
دیتا ہوں پانچوں نماز پڑھتا ہوں زکوۃ ادا کرتا ہوں روزہ رکھتا ہوں مجھکو کیا اجر ملیگا
فرمایا جو کوئی ایسی حالت پر مریگا وہ دن قیامت کو ہمراہ نبیین وصدیقین وشہدا کے
ہوگا جبتک کہ اوسنے ماں باپ کا عقوق نہیں کیا ہے رواہ احمد والطبرانی باسنادین
احدھما صحیح ورواہ ابن خزیمۃ وابن حبان باختصار معلوم ہوا کہ بعض گناہ
ایسا ہوتا ہے کہ ساری نیکیوں کو مٹا دیتا ہے جیسے یہہ گناہ عقوق والدین کا یا نافرمانی
رکھنا بی بی کا شوہر کو اللھم احفظنا ایسے ہی لوگ محنت کرتے تھکتے ہیں حدیث معاذ بن
جبل میں آیا ہے کہ وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتوں کی
فرمایا شرک نکرنا اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے نہ نافرمانی کرنا والدین کی اگرچہ وہ تجھکو
حکم دیں کہ تو اپنے مال واہل سمیت نکل جاوے الحدیث رواہ احمد معلوم ہوا کہ ماں
باپ کے ظلم پر صبر کرے مگر عقوق نکرے حدیث جابر میں عاق کو ملعون فرمایا ہے رواہ الطبرانی
وصححہ الحاکم اسیطرح جو ماں باپ کو گالی دیتا ہے اوسکو بھی حدیث ابن عباس میں

ملعون فرمایا ہے رواہ ابن حبان گالی کچہ اسی کا نام نہین ہے کہ فحش بکے بلکہ جو کلمہ
اہانت کا یا بری بات مونہہ سے نکلتی ہے وہ گالی ہے یا جو شکایت و حکایت ظلم کی بیجا
ہے وہ بہی در حقیقت عقوق والدین ہے حدیث ابی بکرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ سب گناہون
کو اللہ جب تک چاہتا ہے قیامت تک تاخیر دیتا ہے مگر عقوق والدین کہ اسمین جلدی
کرتا ہے مرنے سے پہلے زندگی مین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والاصبہانی
مگر اتنی بات ہے کہ وہ عقوق شرعاً بہی عقوق ہو نہ یہ کہ ہر وہ کام جسکو ماں باپ عقوق سمجہین
کیونکہ اس زمان آخر مین جسطرح اکثر اولاد نافرمان والدین ہوتی ہے اسیطرح بعض ماں
باپ بہی ظالم ناحق پسند ہوتے ہین بلا وجہ بہی اولاد کو ستاتے ہین ایک شخص نزع کے
مونہہ سے مرتے دم کلمہ نہ نکلتا تہا وہ عاق تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی
ماں سے قصور اوسکا معاف کرایا تب کلمہ نکلا فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار
رواہ الطبرانی واحمد مختصراً +

بشارت بر قطع رحم

عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رحم لٹکتا ہے عرش سے کہتا ہے
جو کوئی جوڑے مجہکو جوڑے اوسکو اللہ جو کوئی کاٹے مجہکو کاٹے اوسکو اللہ اسکو شیخین
نے روایت کیا ہے عبد الرحمن بن عوف کا مرفوعاً لفظ یہہ ہے اللہ نے کہا مین ہون اللہ
مین ہون رحمن مینے رحم پیدا کیا اپنے نام مین سے اوسکا نام نکالا سو جو کوئی اوسکو جوڑیگا
مین اوسکو جوڑونگا جو کوئی اوسکو کاٹیگا مین اوسکو کاٹونگا رواہ الترمذی وقال
حسن صحیح وابو داؤد وابن حبان منذری نے کہا تصحیح ترمذی مین نظر ہے یہہ مضمون
وصل وقطع رحم کا متعدد حدیثون مین بڑے شد ومد سے آیا ہے روایت سعید بن زید
مین مرفوعاً جنت کو قاطع پر حرام فرمایا ہے رواہ احمد والبزار ورواۃ احمد ثقات

ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ واصل وہ نہیں جو مکافی ہے لیکن واصل وہ شخص ہے کہ
جب اوسکا رحم قطع کیا جاوے تو وہ اسکو وصل کرے رواہ البخاری والالفظ له و
ابوداؤد والترمذی یعنی بلا کسی وجہ شرعی کے رشتہ نہ توڑے احسان سے موڑ نہ موڑے
ام کلثوم نے مرفوعاً کہا ہے کہ افضل صدقہ وہ صدقہ ہے جو ذی رحم دشمن پر ہو رواہ
الطبرانی وابن خزیمۃ والحاکم وقال صحیح علی شرطہما دشمن سے احسان کرنا
مطلقاً دلیل سخاوت ہے خصوصاً جبکہ اوس سے کوئی اتصال رحم بھی ہو یہ جملہ کلام
جب ہی صحیح ہوگا کہ شرعاً وہ اسکا قریب ٹھیریگا ورنہ ٹھیرے گا مثلاً اولاد زنا ماں کی ہوتی ہے
نہ باپ کی آدمی سے اسکا رشتہ نہیں ہے کہ صلہ رحم قائم ہو اس مقام میں کہ تو صلہ کر اوسکا
جو تجھ سے قطع کرے تو معاف کر اوس سے جو تجھ پر ظلم کرے تو حلم کر اوس پر جو تجھ سے جہل کرے
بہت حدیثیں آئی ہیں جنت کا وعدہ فرمایا ہے سب سے زیادہ صلہ رحم ماں باپ اولاد شوہر
بی بی کا ہے پھر جو جتنا قریب ہو صحیح النسب ہو عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ اسرع خیر ثواباً
بیں بر وصلہ ہے اسرع شر عقاب بیں بغی و قطع رحم ہے رواہ ابن ماجۃ ابوبکرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے کوئی گناہ لائق اسکے نہیں کہ اوسکے صاحب کو جلد سزا دیجاوے
دنیا میں اور آخرت کے لیے الگ عقوبت ذخیرہ کیجاوے مگر بغاوت و قطیعت رحم رواہ
ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن صحیح الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث مرفوع
عائشہ سے معلوم ہوا کہ شب نصف شعبان میں بہت سے لوگ آگ سے آزاد کیے جاتے
ہیں مگر قاطع رحم و عاق والدین و مدمن خمر رواہ البیہقی جبیر بن مطعم کی حدیث مرفوع
میں اس بات کی صراحت ہے کہ قاطع رحم داخل جنت نہ ہوگا اسکو شیخین و ترمذی نے روایت
کیا ہے قطع رحم اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی شخص کا قریب رشتہ دار ہو مرد یا عورت
یہ اوس سے بلا وجہ شرعی ترک صحبت و قرابت کر دے غیر سے رشتہ جوڑے اوسکی اولاد
اپنی اولاد کے لیے نہ لے نہ اپنی اولاد کو اوسکی اولاد سے بیاہے باوجود اوسکی مفلسی

اپنی آسودگی کے کچھ سلوک نکرے بشاشت سے نہ ملے محض یہہ کام براہ نفسانیت ہو تو ایسا
شخص قاطع رحم رہی یہہ بات کہ ایک شخص صالح ہے اوسکی برادری فاسق ہے اور وہ بسبب
اوس فسق یا کفر و شرک و بدعت کے اون سے نہیں ملتا خدا کے لیے اونکا دشمن ہے اگر آج
وہ صلاحیت اختیار کریں تو پھر کچھ اسکے دلمیں اونکا بغض باقی نرہے یا آبہی وہ جہت سے اونسے
رشتہ داری نہیں کرتا ہے غیر سے بسبب صلاح کے قرابت چاہتا ہے تو ایسا شخص قاطع رحم
نہیں ہے بلکہ مومن کامل مسلمان صادق ہے کیونکہ اللہ کے لیے دوستی و دشمنی کرنا واجب ہے
ہے اسکا ایمان کامل نہیں ہوتا ہے ۵

بہ از خویش کہ بیگانہ از خدا باشد	فدای یک تن بیگانہ کہ آشنا باشد

حق شرعی سے زیادہ برادری کو دینا بھی واجب نہیں ہے خصوصاً جبکہ عامہ مسلمین کا حق
تلف کرکے دیگا تو فاسق ٹھیریگا نہ واصل احسان کرنا ہر محتاج کے ساتھ درست ہے گو کیسا
ہی کیوں نہو اوسیطرح ماں باپ کے ساتھ بھی جائز ہے اگرچہ کافر ہوں بہرحال جو لوگ نیک
برادری سے قطع کرتے ہیں بلاوجہ شرعی کے تارک صلہ رحم ہیں اونکے لیے یہہ بشارتیں مبارک ہوں

بشارت بر ایذای ہمسایہ

حدیث مقداد بن اسود سے مرفوعاً معلوم ہوا کہ زن ہمسایہ سے زنا کرنا یا ہمسایہ کی چوری
کرنا دس غیر عورتوں سے زنا کرنے اوس گہر غیر کے چوری کرنے سے زیادہ تر ہے یعنی گناہ میں
اسکو احمد نے روایت کیا ہے اسکے راوی ثقہ ہیں و رواہ الطبرانی ایضاً ابوہریرہ کی
حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قسم کہا کر تین بار فرمایا کہ جسکی شر و ایذا سے
ہمسایہ امن میں نہیں ہے وہ شخص مومن نہیں رواہ احمد والبخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے
داخل نہوگا جنت میں وہ شخص جسکا ہمسایہ اوسکے بوائق سے امن میں نہیں ہے احمد نے یہہ
زیادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا بوائق کیا ہے فرمایا شر یعنی مضرت

حدیث ابی شریح کعبی مین ہمراہ نفی ایمان کے نزدیک بخاری کے آیا ہے اس مضمون کی بہت
حدیثین مین امرا اور روسا کے پڑوسی ہمیشہ ایذا پاتے ہین کسیکی ہیبت سے کسیکا گھر نظر آتا ہے
کسی کی اکڑ کی سے ہمسایہ کی بے پردگی ہوتی ہے کوئی لگا تا تھا پڑوسی کے گھر مین جہانکنے کا
کرتا ہے اسطرح کا شر و فساد ہمیشہ رہتا ہی اسلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو یہ
بشارت سنائی کہ تم بے ایمان ہو مومن نہین ہو تمہارا ایمان جب ٹہکانے ہو کہ تمہاری شر سے
تمہارے ہمسایہ امن و امان مین رہین بلکہ حدیث انس مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ قسم ہے
خدا کی بندہ ایماندار نہین ہوتا جبتک کہ واسطے اپنے ہمسایہ کے وہی بات نچاہے جو اپنے
لیے چاہتا ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے کعب بن مالک کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک آدمی
نے کہا اے رسول خدا مین محلہ بنی فلان مین اوترا ہون سب سے زیادہ ایذا مجھکو وہ دیتا ہے
جو مجھسے قریب تر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابو بکر و عمر و علی کو بہیجا کہ دروازہ
مسجد پر کھڑے ہو کر پکارین کہ الا ان اربعین دارا جار ولا یدخل الجنۃ من خاف
جارہ بوائقہ رواہ الطبرانی یعنی چالیس گھر تک ہمسائگی ہے اسکو منذری نے
بلفظ روی روایت کیا ہے اسی لفظ کے ساتھ انس بن مالک سے بھی مرفوعاً یون آیا ہے
کہ جسنے ستایا ہمسایہ کو اوسنے مجھے ستایا جس نے مجھکو ستایا اوسنے خدا کو ستایا رواہ
ابو الشیخ عقبہ بن عامر کی حدیث مرفوع مین ہے کہ اول خصمین دن قیامت کے یہی ہر دو ہمسایہ
ہونگے رواہ ابن حبان ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا فلان عورت بہت نماز صدقہ
کرتی روزہ رکہتی ہے مگر ہمسایون کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے فرمایا آتش دوزخ مین
ہے کہا فلان عورت کا روزہ نماز کم ہے پنیر صدقہ مین دیتی ہے مگر پڑوسیونکو نہین ستاتی
فرمایا وہ جنت مین ہے رواہ احمد والبزار و ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد
اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے بھی باسناد صحیح اس لفظ سے روایت کیا ہے صحابہ نے کہا فلانی
عورت دن کو روزہ رکہتی ہے رات کو نماز پڑہتی ہے ہمسایونکو ایذا دیتی ہے فرمایا وہ

عورت جہنم مین جاویگی کہا فلانی عورت تہوڑی فرض نماز ادا کرتی ہے صدقہ پنیر کا دیتی ہے مگر پڑوسیون کو نہین ستاتی فرمایا وہ جنتی ہے انس بن مالک نے مرفوعاً کہا ہے کہ نہین ایمان لایا مجھپر وہ شخص جو سیر شکم سویا اور اوسکا ہمسایہ اوسکے پہلو مین بہوکا پڑا رہا رواہ الطبرانی والبزار واسنادہ حسن ابن عمرو عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھکو وصیت کرتے ہین ساتھ ہمسایہ کے یہانتک کہ مین نے گمان کیا کہ وہ اوسکو وارث کر دینگے رواہ الشیخان واہل السنن الا النسائی ؁

بشارت بر قیام مہمان نزد میزبان یادہ بر سہ روز

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مہمان کا حق ہے میزبان پر تین رات جو اس سے زیادہ کیا وہ صدقہ ہے ضیف پر واجب ہے کہ چلا جاوے وہان سے کوچ کرے گہر والون کو گنہگار نکرے رواہ احمد وابو یعلی والبزار اس مضمون کی کئی حدیثین آئی ہین بعض مہمان اسطرح ستو باندہکر پیچہے پڑتے ہین کہ کسیطرح نہین ٹلتے آپ ہی عاصی ہوتے ہین دوسرے کو بہی عاجز کرتے ہین انا للہ ؁

بشارت بر حقارت ما حضر وما قدم الیہ

جابر کے پاس کچہہ صحابی آئے سرکہ روٹی سامنے رکہدیا کہا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ سرکہ اچہا سالن ہے آدمی کی ہلاکت ہے کہ اوسکے بہائی اوسکے پاس آوین وہ اوس چیز کو جو گہر مین ہے حقیر سمجہے اونکے سامنے نرکہے قوم کی ہلاکت یہہ ہے کہ وہ اوس چیز کو جو اونکے روبرو لائی گئی ہے حقیر جانین اسکو احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے ابو یعلی کا لفظ یون ہے کہ کافی ہے یہہ شر واسطے آدمی کے کہ حقیر سمجہے اوس چیز کو جو اوسکے سامنے لائی جاوے بعض اسانید اس حدیث کے حسن ہین ؁

بشارت پر اختیار بخل

حدیث انس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخل سے پناہ مانگی ہے روایت مسلم جابر کا لفظ یہ ہے بچو کنجوسی سے بیشک کنجوسی نے ہلاک کیا انکو جو تم سے پہلے تھے اوسنے خونریزی کرائی اونسے حرام کو حلال کرا دیا رواہ مسلم حدیث ابی ہریرہ میں بخل کو سبب ہلاک دیار و قطع ارحام و استحلال حرام کا فرمایا ہے رواہ ابن حبان والحاکم وصححہ حدیث ابن عمر میں بخل کو باعث فجور کا ٹھیرایا ہے رواہ ابو داؤد حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر ہے سب سے بدتر خصلت آدمی میں بخل ہالع جبن خالع ہے اسکو ابو داؤد وابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا نقل کیا ہے ہلع کہتے ہیں اشد حزن کو خلع کہتے ہیں اشد خوف کو دوسری روایت ابی ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ شح و ایمان بندے کے دلمیں جمع نہیں ہوتا ہے رواہ النسائی وابن حبان والحاکم یعنی بخل و ایمان ایک دوسرے کی ضد ہیں شح کہتے ہیں بخل کو انس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسلام کو کوئی چیز ایسا نہیں مٹاتی جیسا یہ بخل مٹاتا ہے رواہ ابو یعلی والطبرانی ابن عمر مرفوعًا کہتے ہیں کہ بخیل بہشت میں نہیں جاویگا رواہ الطبرانی یہی مضمون حدیث ابی بکر میں مرفوعًا نزدیک ترمذی کے بھی آیا ہے بخیل کے ساتھ مردفریبی و منان کا بھی ذکر کیا ہے بخل کو حدیث ابن عمر میں منجملہ مہلکات کے گنا ہے رواہ الطبرانی حدیث ابی ذر میں مرفوعًا آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ زانی و بخیل و متکبر کو دشمن رکھتا ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے حدیث ابی ہریرہ میں فرمایا ہے کہ بخیل اللہ سے جنت سے لوگوں سے دور ہے جہنم سے قریب ہے رواہ الترمذی دوسری حدیث ابو ہریرہ میں یوں آیا ہے کہ بیشک ہر سخی جنت میں ہے ہر بخیل جہنم میں ہے اللہ پر یہ بات واجب ہے میں اسکا کفیل ہوں پوچھا سخی کون ہے بخیل کون ہے فرمایا سخی وہ ہے جو اللہ کے حقوق اپنے مال میں ادا کرتا ہے بخیل وہ ہے جو حقوق خدا کو منع کرتا ہے رواہ الاصفہانی معلوم ہوا کہ

جو شخص حق واجب شرعی پھر فرض حق کا ادا کرے وہ بخیل نہیں گو زیادہ صرف نکرے بلکہ جو اندھا دھند خرچ کرتا ہے وہ مسرف ہے مسرف کو شیطان کا بھائی فرمایا ہے احمق لوگ اسکو سخی جانتے ہیں جو اپنا مال ہر جگہہ اوڑاتا ہے خلاف شرع کاموں میں صرف کرتا ہے حسن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب اللہ کسی قوم کے ساتھہ ارادہ بہتری کا کرتا ہے تو سخیاروں کو والی امر کرتا ہے مال نزدیک سخیوں کے رکھتا ہے جب کسی قوم سے ارادہ شر کا کرتا ہے تو احمقوں کو والی امر کرتا ہے مال نزدیک بخیلوں کے رکھتا ہے رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ مذمت بخل میں سیکڑوں بہت حدیثیں آئی ہیں جو لوگ زکوۃ نہیں دیتے یا نفقہ واجبی ادا نہیں کرتے کسی محتاج مسکین سے سلوک نہیں کرتے اونکو یہہ مژدہ دخول نار بعد اثر پروردگار کا مبارک ہو اللھم احفظنا ؛

بشارت بہ عود انسان در ہبہ خود

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص رجوع کرتا ہے اپنے ہبہ میں وہ مانند کتے کے ہے جو اپنی قے کو پھر کہاتا ہے رواہ السنۃ ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے کہ عود کرنیوالا اپنے ہبہ میں ایسا ہے جیسے عود کرنیوالا قے میں قتادہ نے کہا ہم نہیں جانتے قے کو مگر حرام ابن عمر و ابن عباس کی حدیث میں آیا ہے حلال نہیں کسی شخص کو کہ دیوے کوئی چیز کسیکو یا ہبہ کرے کوئی چیز پھر رجوع کرے اسمیں مگر باپ کہ جو اوس نے اولاد کو دیا ہے اوسمیں رجوع کرسکتا ہے رواہ اھل السنن الاربعۃ ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کہ مثال اوس شخص کی جو پھیر لیتا ہے دیکر مثال کتے کے ہے جو قے کرکے پھر اوسکو کہاتا ہے رواہ اھل السنن الا الترمذی ؛

بشارت بر فحش و بذا یعنی بدزبانی

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ بذا یعنی بدزبانی جفا ہے جفا جہنم مین ہے اسکو احمد
نے برجال صحیح روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ورواہ ابن حبان معلوم
ہوا کہ بدزبانی آدمی کو دوزخ کی سیر کرانی ہے سب سے زیادہ مرض بدزبانی کا عورتون کو
ہوتا ہے یہہ بشارت انکو مبارک ہو ابو امامہ کی حدیث مین بدزبانی کو نفاق فرمایا ہے رواہ
الترمذی واستغربہ منذری نے کہا بذا رکہتے ہین بات مین فحش بکنے کو طبرانی کا لفظ
یہہ ہے کہ فحش و بذا و طرف سے شیطان کے ہے یہہ دونون نار سے قریب جنت سے دور
کرتے ہین انس کا لفظ مرفوعاً یون آیا ہے کہ جس چیز مین فحش ہوتا ہے اوسکو عیب لگ جاتا ہے
جس چیز مین حیا ہوتی ہے اوسکو زینت ہو جاتی ہے رواہ ابن ماجۃ وحسنہ الترمذی
ابن عمر کی حدیث مرفوع یہہ ہے کہ جب اللہ کسی بندے کا ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اوس سے
حیا چھین لیتا ہے رواہ ابن ماجۃ بطولہ جو بیحیائی بے شرمی آسودہ مردون
عورتون مین ہوتی ہے وہ سبکو معلوم ہے نہ انکی زبان قابو مین رہتی ہے نہ انکے
افعال اسیلئے یہہ لوگ خدا کے دشمن ہوتے ہین *

بشارت بر بدخلقی

نواس بن سمعان کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
گناہ وہ ہے جو تیرے سینے مین کھٹکے تجھکو لوگون کا اوسپر مطلع ہونا برا لگے اسکو مسلم و ترمذی
نے روایت کیا ہے ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے کہ اللہ دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بدزبان
کو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن حبان منذری نے کہا بذی وہ شخص ہے
جو بیہودہ فحش بات کرتا ہے معلوم ہوا جسکی زبان زیادہ چلتی ہے گفتگو مین بیباک بے شرم
ہے وہ بدخلق ہے نہ خوش خلق حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے وہ چیز جو اکثر لوگون کو داخل
نار کرتی ہے یہی مونہ و شرمگاہ ہے رواہ الترمذی وابن حبان والبیہقی

ترمذی نے کہا ہیہ حدیث حسن صحیح غریب ہے مونہہ سے زبان کے گناہ ہوتے ہین شرمگاہ
سے زنا اغلام وغیرہ کا ہوتا ہے بعض عورتین ان دونون قسم کے گناہ کرتی ہین نہ زبان
قابو مین ہے نہ ستر زبان سے لعن طعن غیبت مذمت ہجو ہر کسی کی نکالی ہے حال جماع و صحبت
کا بیان کیا کرتی ہین شرمگاہ و فتنہ فساق ہے ہر کسی سے الجھنے ملنے کو طیار ہین اسکو
خوش نصیبی جانتی ہین اسکے خلاف کو بدنصیبی سمجھتے ہین ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بد خلقی عمل کو ایسا بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو رواہ الطبرانی
والبیہقی رافع بن مکیث کی حدیث مین بدخلقی کو شوم فرمایا ہے رواہ احمد جابر نے کہا
کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا شوم کیا ہے فرمایا بدخلقی ہے رواہ
الطبرانی میمون بن مہران کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ کوئی گناہ نزدیک خدا کے زیادہ بڑا
بدخلقی سے نہین ہے رواہ الاصفہانی مرسلاً ❊

بشارت بر حب قیام از بر آخود

معاویہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوست رکھے
اس بات کو کہ کھڑے رہین اوسکے لئے لوگ وہ بنا وے جگہ اپنی آتش دوزخ مین اسکو ابوداؤد
نے باسناد صحیح روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے ابو امامہ باہلی کا لفظ یہہ ہے کہ نکلے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصا ٹیکے ہوئے ہم سب کھڑے ہو گئے فرمایا مت کھڑے
ہو جیسے عجمی ایک دوسرے کے لئے کھڑے ہوتے ہین اسکو ابوداؤد وابن ماجہ نے بسند حسن
روایت کیا ہے اسکی سند مین ابو غالب ہین منذری نے کہا غالب انپر توثیق ہے وقد
صحح له الترمذی وغیرہ بہرحال یہہ حدیث لایق احتجاج کے ہے معلوم ہوا کہ کسیکی تعظیم
کے لئے کھڑا ہونا منع ہے جگہ دینے کے لئے سرکنا یا محبت سے اوٹھکر ملنا اور بات ہے فاطمہ
علیہا السلام کے ساتھ قیام کا برتاؤ اسیطرح برتنا امرا رؤسا کے دربار مین لوگ

کہڑے رہتے ہین خصوصًا جو بیار چپڑاسی پادشاہون کے دربار مین اہل دربار بیٹھے
تعظیم کے لیے کہڑے ہوتے ہین یہہ سب معصیت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بڑہکر کون بادشاہ امیر رئیس ہوسکتا ہے صحابہ آپکے لیے کہڑے نہ ہوتے تہے جب آنا آپکا کہڑے
ہوگئے اونکو منع کردیا اب سفہاء الاسلام محفل مولد مین بھی وقت ذکر ولادت نبوی قیام تعظیمی
کرتے ہین انکی وہی مثل ہے کہ عقل چہ کلی ست کہ پیش مردان بیابد اس سے بڑہکر یہہ ہے کہ
بعض سلاطین اپنے لیے سجدہ کرلیتے ہین خود ہی کافر بنتے ہین دوسرونکو بھی کافر بناتے ہین
جنہے یہہ سمجہا کہ سجدہ تحیت درست ہے وہ مدارک شرع اسلام سے بالکل جاہل ہے ✤

بشارت بسلام باشارت

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ وہ ہم مین سے نہین ہے جو ہمارے
غیر کی سی طرح بناوے تم یہود ونصاری کیطرح نہ بناو یہود انگلیون سے سلام کرتے ہین نصاری
کف دست سے اسکو ترمذی وطبرانی نے روایت کیا ہے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ سلام کرنا آدمی
کا ایک اونگلی کے اشارے سے فعل یہود کا ہے اسکو ابو یعلی نے بروات صحیح روایت
کیا ہے لفظ طبرانی کا ہے اب عوام اہل اسلام مین بھی اسطرح کے سلام کا رواج نکلا ہے اتنا
بلکہ خواص بھی اسکو پسند کرتے ہین مضائقہ نہین انکا اور اہل کتاب کا بصورت مشابہت فعل
ایکسا ہی حکم ہے جسپر وہ انکے لیے کیا کرے حالانکہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آچکا ہے کہ
تم یہود ونصاری سے ابتدا بسلام نکرو جب کسی رستہ مین یہہ تکو ملین تو انکو تنگ راہ کی
طرف مضطر کرو رواہ مسلم واللفظ لہ وابو داود والترمذی اب سلام کرنا کیسا انکو
نام کے مسلمان اپنے کندہون پہ لیے پہرتے ہین ہنود انکی جی جی پکارتے ہین انس کی حدیث
مین مرفوعًا فقط اتنا آیا ہے کہ جواب مین سلام اہل کتاب کے فقط وعلیکم کہو رواہ البخاری
ومسلم وابو داود والترمذی وابن ماجة ✤

بشارت بر اطلاع انسان در خانۂ کسی پیش از استیذان

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے جہانکا کسی قوم کے گہر مین
بغیر اونکے اذن کے حلال ہوا اون قوم کے لیے کہ اوسکی آنکھ پہوڑ دین اسکو شیخین نے روایت
کیا ہے ابو داؤد مین اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ یہہ آنکھ ہدر ہے یعنی اسپر کچھ قصاص نہین
نسائی کی روایت یہہ ہے کہ نہین دیت اوسکے لیے اور نہ قصاص محدثین کا مذہب موافق انہین
حدیثون کے ہے اہل رائے انکی تاویل کرتے ہین کوئی دلیل واسطے تاویل کے موجود نہین مجرد
رائے واجتہاد سے تیہہ سزا وجزا استعدو احادیث مین بصراحت تمام آچکی ہے پہر کوئی وجہ واسطے
صرف نص کے ظاہر سے نہین ہے ابو ذر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جس آدمی نے پردہ اوٹہا کر اپنی نگاہ اندر گہر کے کی اذن لینے سے پہلے تو اوسنے حد کا کام کیا
جسکا کرنا اوسکو حلال نہ تہا اگر کوئی آدمی اوسکی آنکہہ پہوڑ ڈالیگا تو رایگان جاویگی رواہ
احمد ورواتہ رواۃ الصحیح الا ابن لھیعۃ ورواہ الترمذی واستغربہ یعنی قصاص
نہ لیا جاویگا خوب کیا جو ایسے موذی کی آنکہہ کو اندہا کر دیا ❊

بشارت بر استماع سخن غیر وغیرہ

ابن عباس نے مرفوعًا کہا ہے جسنے بنائے خواب بے دیکہے اوسکو کہین گے کہ دو جَو کے اندر گرہ
لگا دے نہ لگا سکیگا جسنے سنی بات چیت کسی قوم کی اور وہ قوم ناخوش ہے تو ڈالا جاویگا اوسکے
کان مین پگہلا ہوا سیسا دن قیامت کے جسنے بنائی کوئی تصویر اوسکو کہین گے کہ اسمین جان ڈال
وہ نہ ڈال سکیگا جب دو آدمی باہم تنہا گفتگو کرتے ہون تو تیسرے شخص کو اوسکا سننا حرام
ہے شکی مزاج عورت مرد اسطرح کی خبر زیادہ رکہتے ہین ہر شخص کی کانا پہوسی پر کان رکہتے ہین
انکے لیے یہی حدیث مذکور کافی ہے ❊

بشارت بر غضب و تبسم

ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا غصہ نہ کیا کر اوسنے کئی بار یہی کہا آپنے بھی ہر بار یہی فرمایا کہ لا تغضب رواہ البخاری یہہ اسلیے فرمایا کہ سارے جہان کی برائی و بدی اسی کمبخت غصے میں جمع ہو رہی ہے جو کوئی غصہ نہیں کرتا ہے وہ خدا کے غصے سے بھی دور رہتا ہے اسکو احمد و ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے ایک آدمی نے کہا ایسا عمل بتاو جس سے جنت ملے فرمایا غصہ نہ کر تیرے لیے جنت ہے اسکو طبرانی نے بسند صحیح ابو الدردا سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ غصہ کرنا سبب بُعد کا خدا سے اور موجب نار کا ہے واسطے غضبیل شخص کے مرد ہو یا عورت ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ وہ شخص پہلوان نہیں جو کسیکو پچھاڑ دیتا ہے پہلوان وہ ہے جو وقت غصے کے اپنی جان کو قابو میں رکھتا ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے یہہ مضمون کئی لفظ سے کئی حدیث میں آیا ہے جب کسیکو غصہ آوے کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے اسپر بھی غصہ دور نہو تو لیٹ جاوے اسکو ابو داؤد و ابن حبان نے ابی ذر سے مرفوعاً روایت کیا ہے دوسرا علاج غصے کا حدیث ابی وائل میں مرفوعاً یہہ آیا ہے کہ وضو کر لے رواہ ابو داؤد

بشارت بر تہاجر و تشاحن و تدابر

حدیث ہشام بن عامر میں مرفوعاً آیا ہے کہ حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ جب تک یہہ دونوں جدا رہیں گے حق سے الگ رہیں پھر جسنے پہلے ملاپ کیا وہ اوسکے لیے کفارہ ہوا اگر اسکے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے اسکو جواب دیتے ہیں شیطان اسکو جواب دیتا ہے اگر دونوں اسی جدائی پر مر گئے تو ہرگز بہشت میں نہ جاوینگے رواہ احمد و رواتہ محتج بہم فی الصحیح وابو یعلی والطبرانی وابن حبان فضالہ بن عبید کا یہہ لفظ

جسنے چھوڑا اپنے بھائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ وہ نار مین جاویگا مگر یہ کہ خدا اوسپر رحم کرے رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح ابی خراش کی حدیث سے مرفوعًا معلوم ہوا کہ جسنے ایک سال تک اپنے بھائی کو چھوڑا اوسنے گویا اوسکا خون کیا رواہ ابوداؤد والبیہقی مراد یہہ ہے کہ دنیا کے معاملات مین جس سے کچھ رنج ہوجاوے تو تین دن سے زیادہ جدا نہ رہے دین کے لیے ساری عمر کو چھوڑنا درست ہے اگر وہ بات اس درجہ کو پہونچ گئی ہو مثلاً مشرک ہو گیا ہے یا ملحد یا مبتدع سخت ابوداؤد نے کہا کہ جب یہہ جدائی اللہ کے لیے ہے تو اس باب سے نہین ہے اسلیئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بیبیون کو چالیس دن تک چھوڑ دیا ابن عمر نے اپنے ایک بیٹے کو مرتے دم تک علحدہ کر دیا رجوع کی صورت یہہ ہے کہ اوسکے پاس آوے سلام کرے اسکو طبرانی نے بسند جید ابن مسعود سے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ ہر پیر و جمعرات کو اللہ غیر مشرک کو بخشتا ہے مگر اون دو شخص کو جنکے بیچ مین دشمنی و کینہ ہے یہانتک کہ باہم صلح کرلین رواہ مالک و مسلم واللفظ لہ واھل السنن الا النسائی اسیطرح حدیث مرفوع معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ شب نصف شعبان کو اللہ سبکو بخشتا ہے مگر مشرک و مشاحن کو رواہ الطبرانی وابن حبان والبیہقی وابن ماجۃ من حدیث ابی موسی والبزار والبیہقی من حدیث ابی بکر نحوہ باسناد لا باس بہ ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکی نماز بالشت بھر سر سے اوپر نہین جاتی ایک امام ایسی قوم کا کہ وہ قوم اوس سے ناخوش ہے دوسری وہ عورت جو سو رہی اور شوہر اوسکا اوسپر خفا ہے اور دو بھائی جو ایک دوسرے سے جدا ہین رواہ ابن ماجۃ واللفظ لہ وابن حبان ؛

بشارت بر گفتن لفظ کافر در حق مسلمان

ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہا کسی
آدمی نے اپنے بھائی کو کہ اے کافر تو آگیا اون دونون مین کا کافر ہو جاتا ہے اگر وہ
ایسا نہین ہے تو یہہ کہنا اسی پر لوٹ پڑتا ہے اسکو مالک وشیخین وابوداؤد وترمذی نے
روایت کیا ہے ابو ذر کا لفظ یہہ ہے جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھہ کفر کے یا دشمن خدا کہا
اور وہ ایسا نہین ہے تو وہ کفر اس پر لوٹ آتا ہے رواہ الشیخان حدیث ابوہریرہ
کا لفظ مرفوعا یہہ ہے من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدھما رواہ البخاری
ابو سعید کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافر کہا کسی شخص نے کسی شخص کو
مگر پھرا ساتھہ اس کہنے کے ایک اون دونون مین کا اگر وہ دوسرا کافر ہے ورنہ یہ بسبب
اوسکی تکفیر کے کافر ہو گیا رواہ ابن حبان فی صحیحہ عمران بن حصین کا لفظ یہہ ہے کہ
کہنا کسی شخص کا اپنے بھائی کو کافر برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے رواہ البزار ورواتہ
ثقات پہلے رافضی اس امت کے سلف صالح کو کافر باغی طاغی ناصبی کہتے تھے سو اللہ
نے اونکو کافر کیا لیغیظ بھم الکفار فرمادیا اب مقلدین مذاہب مبتدعین مشارب اہل سنت
وجماعت کو کافر کہتے ہین ذرا سے اختلاف واجبی پہ فتوی کفر کا لکھ دیتے ہین جاہل عوام
ائمہ اربعہ مجتہدین کے حق مین طعن لعن کرتے ہین اہل حق کا کچھہ نہین جاتا انکی تکفیر انہین پر
لوٹ آتی ہے یہہ سب مکفرین کفر کے فوارے ہین تاویل ادلہ پر کسی کی تکفیر کرنا خلاف ادلہ
شرعیہ ہے ہان جو کافر تصریح ہے اوسپر اطلاق کفر کا ہو سکتا ہے آجکل نرخ تکفیر وتضلیل کا
حق مین ہر مسلمان کے بہت ارزان ہو گیا ہے دنیا کا برا ہو اسنے سبکو اپنے جال مین پھانس
رکھا ہے یہانتک کہ اب دین بھی دنیا ٹھیر گیا ہے اگر ایک دوسرے کو کافر گمراہ نہ کہے تو پیداگری
کے پردے مین دنیاداری کسطرح بن سکے اسلئے ایک سخت ضرورت تکفیر کی ان صاحبون کو
درپیش ہے انجام مبارک ہو ۰

بشارت بروشنائی آدمی و دابہ

ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے برا کہنا گالی دینا مسلمان
کو فسق ہے مارنا اس مسلمان کا کفر ہے رواہ الشیخان واہل السنن الا ابا داؤد ابن
عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ برا کہنا کسی مسلمان کو جھکنا ہے ہلاکت پر رواہ البزار باسناد جید
دو گالی گلوچ کرنیوالے جو کچھہ کہتے ہین گناہ اوسپر ہے جسکی طرف سے ابتدا ہے جب تک مظلوم
حد سے تجاوز نکرے رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی معلوم ہوا کہ گالی کے عوض
گالی دینا جائز ہے مگر زیادہ حد اول سے نہ ہو

دہن خویش بدشنام میالا صائب	کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

عیاض بن حمار نے کہا اے نبی اللہ کوئی آدمی مجھکو گالی دیتا ہے اور وہ رتبہ مین مجھسے
کمتر ہے کیا مجھپر کچھہ ڈر ہے اگر مین اوس سے بدلا لون فرمایا دو گالی گلوچ کرنے والے دو
شیطان ہین جھگڑتے ہین جھوٹ بولتے ہین رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ بدلا نہ لینا
بہتر ہے بدلا لینے سے اب ایک طریقہ سب وشتم کا یہہ نکلا ہے کہ اخبار نویس تو بسبب حصول
آزادی کے ہر شخص معین کو گالی دے سکتے ہین رعایا و ملازمین مین جو آپکو ظاہر نہین کر سکتا
ہے وہ خطوط مین گالی گلوچ لکھکر ذریعہ ڈاک کے بھیجدیتا ہے یا فرضی نام یا خیر خواہ لکھدیتا ہے
گالی کسیطرح پر دیجاوے فسق صریح ہے وہ دشنام باز شیطان ہے اس آبرو ریزی کا گناہ
برابر قتل کے ہے یہہ انجام ان حضرات کو مبارک ہو حدیث ابی بکر مین فرمایا ہے کہ صدیق کو
لایق نہین ہے کہ وہ لعنت کرنیوالا ہو رواہ مسلم وغیرہ اے اللہ مین بھی برائے نام صدیق
ہون تو مجھکو اس عیب سے بچا تا اگر کوئی بات بری مونہہ سے حق مین کسی حاضر غائب کے کبھی
زبان سے یا ہاتھہ سے نکلی ہو تو معاف فرمانا انک انت التواب الغفور صحابہ لعن وطعن
کرنے کو منجملہ کبائر کے گنتے تھے اسکو طبرانی نے بسند جید سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے حدیث
سمرہ بن جندب مین اس کہنے سے منع فرمایا ہے کہ خدا کی لعنت ہو خدا کا قہر پڑے یا جہنم مین
جاوے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح حاکم نے کہا یہہ حدیث

صحیح الاسناد ہے ابو الدرداء کی حدیث مرفوع میں آیا ہے بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا
ہے وہ لعنت آسمان پر چڑھ جاتی ہے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر
زمین پر پھر آتی ہے یہاں بھی دروازے بند ہوتے ہیں داہنے بائیں چلتی پھرتی ہے
کسی جگہ ٹھکانا نہیں ملتا ناچار پھر پھرا کر اسی شخص ملعون کیطرف آتی ہے اگر وہ لائق اسکے
ہے ورنہ لاعن پر لوٹ پڑتی ہے رواہ ابو داؤد یہ مضمون اور بھی کئی حدیثوں میں
آیا ہے بہرحال لاعن خوارہ لعنت ٹھیرتا ہے یہ مرض لعن وطعن کا عورتوں میں بہ نسبت مردوں
کے سب سے زیادہ ہوتا ہے انکی زبان ہرگز نہیں رکتی گویا یہہ خود اپنے اوپر رات دن لعنت کرتی
رہتی ہیں اور بیچاری غریبا کا شوہر ہو یا نوکر یا چاکر کچھ بھی نہیں جاتا عطاے تو بلقاے تو
بخشیدم **فائدہ** احادیث میں لعنت کرنے سے بعیر و ناقہ پر بھی آئی ہے مرغ کو بانگ دینے
سے منع فرمایا ہے اسلیئے کہ نماز کے لیے جگاتا ہے اسیطرح پسو کو گالی دینے سے منع کیا ہے
غرضکہ لعن و سب کسی مخلوق پر بھی نچاہیئے جو کوئی ناحق ناروا کسی چیز یا کسی آدمی پر لعنت
کرتا ہے وہ لعنت اسی شخص پر اولٹ پڑتی ہے نہ اوسپر جسپر اسنے لعنت کی ہے یہہ مضمون
حدیث ابن عباس کا ہے مرفوعاً نزدیک ابو داؤد و ترمذی و ابن حبان کے اسیطرح جو شخص
اپنی مملوکہ پر لونڈی ہو یا غلام تہمت زنا لگاتا ہے دن قیامت کے اوسپر حد قذف جاری
کیجاویگی وہاں بعوض اوس غلام و لونڈی کے میاں بی بی کو سزا ملیگی ⁂

بشارت بر دشنام دہی زمانہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ گالی دیتے ہیں بنی آدم زمانہ کو حالانکہ زمانہ میں ہوں
رات دن میرے ہاتھ میں ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ تم گالی ندو زمانے
کو اسلیئے کہ اللہ ہی زمانہ ہے دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ایذا دیتے ہیں مجھکو
بنی آدم کہتے ہیں کہ کیا خراب زمانہ ہے رواہ ابو داؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے

شرح مسلم پر ایک روایت حاکم مین اسطرح پر آئی ہے کہ واد ھراہ کہتے ہین حالانکہ وہر بین ہون اسکو ہی شرح مسلم پر بتایا ہے منذری نے کہا معنی حدیث کے یہہ ہین کہ عرب پر جب کوئی بلا آتی کسیطرح کی مصیبت پڑتی کوئی رنج ہوتا تو زمانے کو گالی دیتے برا کہتے تہے اس اعتقاد پر کہ یہہ کام اسی زمانے کا ہے سو یہہ دشنام وہی واسطے فاعل کے مثل لعن کے ہوتی حالانکہ کسی چیز کا کوئی فاعل سوا خدا کے نہین ہے انتہے نہی کے معنی یہہ ہین کہ یہہ کام حرام ہے مگر شیطان کے فریب کو تو دیکہو کہ قطع نظر عامہ خلق کے بالخصوص شعرا کو سب سے زیادہ اسمین مبتلا کر رکہا ہے یہانتک کہ بڑے بڑے معتبر دیندار عالم ہی اس وبا مین پہنس گئے ہین آگے اشعار کے اشعار شکایت و حکایت زمانہ سے بہر دئیے کبہی نام سپہر و چرخ و فلک کا لیکر گالی گفتہ کیا کبہی خود زمانہ کے بد ہونے کی صراحت کی یہہ سب لعن و طعن معاذ اللہ درحقیقت ذات پاک رب العالمین پر ہوئی کہو اب ایمان کہان رہا اسلام کہان گیا جتنے بندے تہے جسکے ہاتہ مین سارا بناو بگاڑ انکا تہا تمام پہر اوسکو برا کہتے رہتے یہان عذر حیل پیش نہ چلیگا اسلئے کہ یہہ بات سب جانتے ہین کہ خالق آسمان و زمین دنیا و مافیہا ایک اکیلا اللہ پاک ہے اسی رات دن کو زمانہ کہتے ہین یہہ گالی خدا پر نہ پڑی تو پہر کسپر گئی یہہ عذر کہ شاعری مین لحاظ ایسے امور کا نہین رہتا ہے نہ یہہ امور مقصود بالذات ہوتے ہین بدتر از گناہ ہے کیا بے اس سب و شتم دہر و فلک کے شاعری نہین ہو سکتی ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ *

بشارت بر ترسانیدن گداعی مسلمان بسلاح وغیرہ

ایک آدمی سوتا تہا اوسکے پاس ایک رسی رکہی تہی ایک شخص نے جا کر اسطرح پر اوٹہالی کہ وہ ڈر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو حلال نہین کہ وہ مسلمان کو ڈراوے اسکو ابوداؤد نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے عامر بن ربیعہ کہتے ہین ایک آدمی نے جوتا ایک شخص کا چہپا دیا ہنسی سے رسول خدا نے فرمایا مسلمان کو مت ڈراؤ

مکروہ ڈرانا مسلمان کا ڈرانا ظلم عظیم ہے رواہ البزار والطبرانی وابن الشیخ ابن عمر کا
یہہ لفظ ہے کہ جسنے ڈرایا کسی مومن کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دے اوسکو ڈر سے دن
قیامت کے رواہ الطبرانی اسیطرح ہتھیار سے ہمکانے کو اشارہ کرنے کو منع کیا ہے خواہ
تلوار ہو یا تیر یا اور کچھ بلکہ یہہ فرمایا ہے کہ ایسے آدمی پر فرشتے لعنت کرتے ہین اگرچہ اپنا سگا
ماں باپ کا بھائی کیون نہو رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ حدیث ابی بکرہ مین مرفوعاً بیان
ہوا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار لیکر سامنے آتے ہین تو قاتل و مقتول دونون نار مین جاتے
ہین رواہ الشیخان یہہ اسلئے ہے کہ ہر ایک کا ارادہ دوسرے کے قتل کرنے کا تھا اس
زمانہ مین ہنسی دل لگی ٹھٹھا مسخراپن ہر عقل کا نقل شہر اسے ہے اسکے جی نہین لگتا بعض عورتین
کہتی ہین کہ ہم لڑکپن سے کھلنڈرے ہین ہمسے بے جھجک کے نہین رہا جاتا حالانکہ ایسے کھلنڈرون
کے لیے جہنم کا وعدہ آیا ہے اسلام مین ہر لہو و لعب کو حرام فرمایا ہے ع

	مزاج تو از حال طفلی نگشت		اے چہل سال عمر عزیزت گذشت	

لڑکپن کا کھیل تماشا تو معاف تھا کہ بچے مکلف نہین ہوتے جوانی و پیری کا کھیل ضرور اپنا
اثر دکھلاویگا جنہون کے کھیل تماشے مین مدام انکو رکھیگا پھر مضحکہ و مزاح مین یہہ بھی ہوتا ہے
کہ دوسرے کو ڈرا دیتے ہین ذرا سی بات پر خانہ جنگی ہونے لگتی ہے دونون طرف سے ہتھیار
اوٹھتا ہے ان سب کامون کا نتیجہ یہی ہے کہ چندے گلگشت نار جحیم کرایا جاوے سیر دوزخ
دکھلائی جاوے جہنم کی ہواخوری ہو دنیا کے کھیل تماشون کا مزا ملے انشاء اللہ تعالے
ایسا ہی ہوگا تم تو اپنا کام کیے جاؤ ؀

بشارت بر عدم قبول عذر برادر مسلمان

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسکے پاس اوسکا بھائی عذر لیکر آوے تو چاہیے کہ قبول
کرلے اوسکے عذر کو صحیح ہو یا مبطل اگر قبول نکریگا تو حوض پر نہ آویگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد

کہا ہے جو دان کا لفظ مرفوعا یہ ہے جسنے عذر کیا نزدیک اپنے بہائی مسلمان کے پہر اوس نے
قبول نہ کیا اوسکو تو اوسپر گناہ ہے برابر صاحب مکس کے رواہ ابو داود فی المراسیل وابن
ماجۃ باسناد بین جیدین بن طبرانی کا لفظ حدیث جابر بن عبد اللہؓ سے یہہ ہے جس نے
اعتذار کیا اپنے بہائی سے اوسنے اسکے عذر کو قبول نہ کیا تو اوسپر گناہ ہے مثل خطیئہ صاحب
مکس کے ابو الزبیر نے کہا مکاس کہتے ہین عشار کو یعنی وہ شخص جو محصول سوداگرات لیتا ہے ایک
روایت مین یون ہے جسنے عذر کیا پہر وہ عذر قبول نہوا تو حوض پر آنا نہوگا منذری نے کہا
ایک جماعت صحابہ سے اسیطرح مروی ہے معلوم ہوا کہ مسلمان جب اپنی خطا و قصور کا عذر
کرے تو اوسکا عذر قبول کرنا چاہیے ورنہ مغفرت سے ایک طرح کی محرومی دامنگیر ہوگی حدیث
ابن عباس مین مرفوعا فرمایا ہے کہ سب سے بدتر وہ لوگ ہین جو اقالہ عثرات نہین کرتے معذرت قبول
نہین کرتے گناہ معاف نہین کرتے الحدیث رواہ الطبرانی وغیرہ بہول چوک خطا قصور
ہر انسان سے ہوجاتا ہے حسن خلق یہہ ہے کہ عذر دار کا عذر مان لے جاہل مرد عورت ضد
سے ہرگز سچا عذر بہی قبول نہین کرتے نہ قصور معاف کرین سو ایسون کا قصور اللہ بہی معاف
نہ کریگا حدیث مین آیا ہے من لا یغفر لا یغفر اللہ تعالے تو سوا شرک کے سارے گناہ توبہ
کرنے سے معاف کردیتا ہے توبہ درحقیقت نام ندامت و اعتذار کا ہے سلف صالح خون
تک معاف کردیتے تہے کسی اور قصور کی کیا ہستی ہے اب وہ وقت آیا ہے کہ ادنی لغزش
بہی کوئی معاف نہین کرتا فی الفور انتقام لینے کو طیار ہوجاتا ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بشارت بر نمیمہ یعنی چغلخوری

حذیفہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نمام یعنی چغلخور بہشت مین نہ جاویگا
ایک روایت مین بجاے نمام کے قتات آیا ہے رواہ الشیخان وابو داؤد والترمذی
منذری نے کہا نمام و قتات ایک چیز ہے نمام وہ ہے جو لوگون کے پاس بیٹہکر بات چیت سنکر

دوسرے سے لگاتا بجھاتا ہے قتات وہ ہے جو چھپ کر کسی کی بات سنتا ہے پھر نمیمہ کرتا ہے کہ نمیمہ سے
قبر میں عذاب ہوتا ہے تیسیر منثور میں حدیث ابن عباس میں جو کہ شیخین واہل سنن نے کہی ہے اس لفظ سے
آیا ہے کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبر پر جنپر عذاب ہوتا تھا فرمایا کچھ
بڑی بات پر یہہ عذاب نہیں ہوتا ہے ایک تو چغلخوری کرتا پھرتا تھا دوسرا پیشاب سے نہ بچتا تھا
الحدیث ابن عمر کا یہہ لفظ ہے کہ نمیمہ وشتیمہ وحمیت نار میں ہیں رواہ الطبرانی یعنی اسکا
چغلخوری وگالی گلوچ وطرفداری کا یہی حکم ہے عبداللہ بن بسر کی حدیث میں مرفوعاً یوں آیا ہے
کہ حسد والا اور نمیمہ وکہانت والا مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اوسکا ہوں رواہ الطبرانی
ابن غنم کی روایت میں نمیمہ والوں کو بدترین بندگان خدا فرمایا ہے رواہ احمد عطاء بن حارث
نے مرفوعاً کہا ہے کہ ہماز لماز مشاء بالنمیمہ اور بے عیب کو عیب لگانے والے ان سبکا حشر کتوں
کی صورت میں ہوگا رواہ ابو الشیخ غرضکہ انجام اس کام کا عذاب قبر میں دخول نار ہے جو مرد
عورت ان کاموں میں رہتے ہیں اونکے لیے یہہ بہت بڑی وعید ہے ؛

بشارت ۲۳ آبروریزی وغیبت وبہتان

خون ومال وآبرو کا ایک ہی حکم ہے انکی حرمت ویسی ہے جیسے حرمت مکہ وماہ ذیحجہ کی اسکو
شیخین نے ابی بکرہ سے روایت کیا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے پورا مسلمان ہر مسلمان
پر حرام ہے کیا خون کیا آبرو کیا مال رواہ مسلم والترمذی براء بن عازب کہتے ہیں کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سود کے بہتر دروازے ہیں ادنے اونکا یہہ
ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے سب سے زیادہ ربا یہہ ہے کہ بھائی مسلمان کی آبرو میں زبان
درازی کرے رواہ الطبرانی انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے ان اربی الربا عرض الرجل
المسلم اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے ابن عباس کا لفظ یہہ ہے اشد الربا و
اربی الربا واخبث الربا انتہاک عرض المسلم وانتہاک حرمته رواہ ابن ابی الدنیا

والبیہقی ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے من اربی الربا استطالۃ المرء فی عرض اخیہ رواہ
البزار باسناد قوی بعض نسخ ابی داؤد میں یون آیا ہے کہ بیشک بڑے سے بڑا ربا
آدمی کو مسلمان کی آبرو میں ناحق آبرو ریزی کرنا یعنی دشنام دینا اور گالی دینا ہے رواہ ابن ابی
الدنیا یہ گناہ آبروریزی کا شرع سے زیادہ ٹھیرا ہے کہ سب سے زیادہ اسمین ایذا ہے علی الخصوص
بی بی خصوصًا عزیزون رشتہ دارون آبروریزی شوہر کی اپنی زبان سے کیا کرتی ہیں زنا وغیرہ
کی برابر اونکو گناہ ہوتا ہے بلکہ زیادہ چند اوس سے فائدہ ۷ عائشہ نے صفیہ کو پست قد کہا تہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تونے ایسی بات کہی کہ اگر اوسکو دریا کے پانی سے
ملائیں تو ملجاوے یعنی سارا پانی گندہ ہوجاوے اسکو ابوداؤد وترمذی وبیہقی نے روایت
کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے زینب نے صفیہ کو یہودیہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو نہایت غصہ آیا ذی الحجہ محرم بعض صفر تک زینب سے علیحدہ رہے رواہ ابوداؤد
عائشہ نے ایک عورت کو دراز دامن کہا فرمایا تہوک تہوکا تو ایک ٹکڑا گوشت کا نکلا اسکو ابن ابی الدنیا
نے روایت کیا ہے ابوہریرہ کہتے ہیں ایک آدمی نے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک شخص کو عاجز یا ضعیف کہا فرمایا تونے اوسکی غیبت کی اوسکا گوشت کہایا رواہ ابویعلی
والطبرانی یہ مضمون کہ غیبت کرنا برابر اکل لحم برادر مسلمان کے ہے بہت حدیثون میں آیا ہے
جو بات دوسرے کو بری لگے کسیطرح کی برائی اوسکی نکلے وہ داخل غیبت ہے خواہ مونہہ سے کہے
یا اعضا سے اشارہ کرے جبکہ وہ عیب اوسمین موجود ہو ورنہ پہر بہتان ہے حدیث ابن عباس
میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں دیکہا کہ ایک قوم مردار کہا رہی
ہے پوچہا یہ کون ہیں جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگون کا گوشت کہاتے تہے
یعنی غیبت کیا کرتے تہے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح انس کا لفظ یہ ہے کہ معراج
میں ایک قوم دیکہی جو اپنے مونہہ وسینے کو ناخونون سے چہیلتی تہی پوچہا یہ کون ہیں کہا یہ وہ
ہیں جو لوگون کا گوشت کہاتے تہے اونکی آبروریزی میں پڑتے تہے رواہ ابوداؤد حدیث

راشد بن سعد سے آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے گذرا مین عورتون
مردون پر جو اپنی چھاتی کے بل لٹکے ہوئے تھے پوچھا یہہ کون ہین کہا لمّاز ہمّاز ہین یعنی لکل
ھمزۃ لمزۃ دیکھو ان تو فقط کوتاہ قد دراز دامن کہنے پر غیبت ثابت ہوجاتی تھی یہان اخبارون
مین رات دن یہی دہندا آبروریزی و دریدہ گوئی غیبت سازی کا رہتا ہے کون محفل ہے
جسمین سیکڑون ہزار مسلمانون کی ہجو و برائی نہین کی جاتی غیبت عبادت ٹہر گئی ہے رات دن
مردار کھایا جاتا ہے جابر سے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تھے ایک بدبودار
ہوا آئی فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ کیا ہوا ہے یہہ بو اون لوگون کی ہے جو ایماندارون
کی غیبت کیا کرتے ہین رواہ احمد و رواتہ ثقات وابن ابی الدنیا حدیث جابر
وابی سعید خدری کا یہہ لفظ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا غیبت
سخت تر ہے زنا سے کہا کیونکر فرمایا آدمی زنا کرکے توبہ کرلیتا ہے اللہ قبول کرتا ہے غیبت
والے کی مغفرت نہوگی جب تک کہ مغتاب معاف نکرے رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی
والبیہقی زنا مین تو ایکطرح کا مزا بھی ملتا ہے گو اوسکا انجام بد ہو اغیبت مین تو بالکل
گناہ بے لذت ہوتا ہے غیبت والا زانی سے بھی بدتر ہے عثمان بن عفان مرفوعاً کہتے ہین
غیبت و نمیمہ ایمان کو اسطرح جہاڑتے ہین جیسے چرواہا درخت کے پتے جہاڑتا ہے رواہ
الاصبہانی ابو امامہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی کو
نامہ اعمال کھلا ہوا ملیگا وہ کہیگا اے رب میرے حسنات جو مینے کئے تھے وہ تو اس صحیفہ مین
نہین ہین ارشاد ہوگا کہ تونے لوگون کی غیبت کی غیبت نے اون نیکیون کو مٹادیا رواہ
الاصبہانی ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے جسنے ذکر کیا کسی چیز کا جو اوسمین نہین ہے عیب لگانے
کو قید کریگا اوسکو اللہ نار جہنم مین جب تک کہ اپنے کہے کی سزا پالے رواہ الطبرانی باسناد
جید و دوسرے لفظ مین یون ہے کہ نکالدیگا اوسکو آگ و دوزخ مین ابن عمر کی حدیث مین یون
آیا ہے کہ پلادیگا اوسکو نچوڑ اہل نار کا رواہ ابوداؤد طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ وہ آگ سے

نہ نکالیگا حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ بہتان کا کفارہ نہین
رواہ احمد اسلیے جو کوئی غیبت کا رد کریگا وہ آتش دوزخ سے آزاد ہوگا اسکو ترمذی
نے ابو الدرداء سے روایت کیا ہے حسن کہا ہے غرضکہ یہ بشارات شہدہ واسطے اہل غیبت
کے نہایت مفید ہین انکو چاہیے کہ بالکل مطمئن ہوکر اپنا کام کرین جتنا ہو سکے ہر کسیکو برا
بھلا کہا کرین ؛

بشارت بر کثرت کلام

عقبہ بن عامر نے پوچھا نجات کیونکر ہے فرمایا اپنی زبان روک گھر مین بیٹھ اپنے گناہون پر
رو رواہ ابو داؤد وابن ابی الدنیا والبیہقی والترمذی وقال حسن غریب سہل
بن سعد کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے زبان و شرمگاہ کا مین
ضامن ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا رواہ البخاری والترمذی حدیث ابی جحیفہ مین
حفظ لسان کو افضل اعمال ٹھیرایا ہے رواہ ابو الشیخ والبیہقی جب معاذ بن جبل سے کہا
کہ زبان روک پوچھا کیا ہم پکڑے جاوینگے بات پر فرمایا ارے تجھکو مان تیری کیا اوندھے
مونھ نار مین ہمین ڈالتا مگر یہی زبان کا کاٹا ہوا رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابن ماجۃ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے یہ حدیث کئی لفظ کئی طرق سے
آئی ہے مطلب یہ کہ جو چیز آدمی کو سرنگون جہنم مین ڈالتی ہے وہ یہی گفتگو اوسکی زبان کی
ہے جسکی زبان زیادہ چلتی ہے یا جو کوئی بہت باتین بنایا کرتا ہے وہ لایق دوزخ کے ہے
اسیلیے فضائل سکوت کے مذمت زیادہ بات کرنے کی بہت حدیثون مین آئی ہے جن لوگون
نے سیکڑون ہزارون قصے کہانی شعر شاعری کی کتابین بنا ڈالی ہین جھوٹی داستان
گھڑی ہین انسے زیادہ شاید کوئی ہی مستحق نار کا ہوگا مگر جیسے توبہ کر ڈالی اچھا آدمی بنگیا
زبان فضول کلام سے روک لی حدیث عبد اللہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اکثر خطایا ابن آدم کی

اوسکی زبان میں ہے رواہ الطبرانی و رواتہ رواۃ الصحیح و ابو الشیخ والبیہقی
باسناد حسن زبان کا جرم صغیر ہے مگر جرم کبیر ہے زبان کے طفیل میں دوست و دشمن ہوجاتا
ہے خیر خواہ بد خواہ بنجاتا ہے جتنے گناہ دیکھے ہیں وہ سب اسی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہیں
غیبت تحقیر دشنام تہمت کذب افترا بہتان سب اسی کی معرفت ہوتا ہے اور کہیں نہ
تو اتنی ہی غیبت اسکی کافی ہے کہ حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعا آیا ہے کہ بندہ کبھی ایک ایسا
کلمہ کہتا ہے جسمیں فکر نہیں کرتا یعنی کیا کہا ہے باشد وسکے سبب نار میں جا گرتا ہے بعد المشرق
سے بھی زیادہ رواہ الشیخان و ابن ماجہ و الترمذی والنسائی یہ کان پکڑنے والے
گپ شپ کرنیوالے ہمیشہ جو سوجھ پڑتا ہے کہہ ڈالتے ہیں خوشی میں ہوں یا غصہ میں انکے لیے
نہایت ایک بڑی بشارت ہے دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ آدمی کوئی کلمہ خدا کی
ناراضی کا کہتا ہے کچھ پروا اوسکی نہیں کرتا اوسکے سبب جہنم میں جا گرتا ہے اسکو مالک و بخاری
نے روایت کیا ہے حاکم نے بشرط مسلم بتایا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے کہ ستر برس کی راہ تک
دوزخ میں گرتا چلا جاتا ہے سبحان اللہ اس ترقی کا کیا پوچھنا فائدہ ابو ہریرہ کا لفظ
نزدیک بیہقی کے مرفوعاً یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک کلمہ مجلس کے ہنسانے کو کہتا ہے جتنا بعد
درمیان آسمان و زمین کے ہے اوس سے زیادہ دور تک جا گرتا ہے زبان کی لغزش قدم
کی لغزش سے بڑھکر ہوتی ہے ابو سعید نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
آدمی بات کرتا ہے کوئی برا ارادہ نہیں رکھتا مگر یہی ہنسانا قوم کا اوسکے سبب آسمان کی دوری
سے بھی زیادہ جا گرتا ہے رواہ ابو الشیخ آسمان زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکھتا
ہے ایک ہنسی کی بات کہنے پر یہ مرتبہ ملتا ہے جبکہ وہ بات بری بھی نہو اور جو کہیں ایسی بات
کہی کہ خلاف مرضی خدا و رسول ہے تو پھر اوسکی ترقی کا کچھ حساب ہی نہیں ہے مطابق حدیث
انس بن مالک کے ویل اسکو ہے داخل کیے جہنم کے راضی نہوگا رواہ ابو الشیخ باسناد حسن
ابن عمر کی حدیث میں مرفوعا آیا ہے کہ بہت باتیں کرنا بدون ذکر خدا کے دلکو سخت کر دیتا ہے

جنت و دوزخ اسے دیتی ہے جو جنت و دوزخ سے ہے رواہ الترمذی والبیہقی ترمذی
نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ستر ویں شعبہ میں کثرت قیل و قال کو کہتے ہیں یعنی حرام
فرمایا ہے رواہ الشیخان وابوداؤد وابویعلی وابن حبان ابوہریرہ کا اثر صحیح
ہے یہ کہ سب لوگوں میں زیادہ گناہ اس شخص کے ہیں جو بیہودہ باتیں بہت کرتا ہے رواہ
ابوالشیخ دوسری روایت میں یوں ہے کہ ایک آدمی شہید ہوا ایک عورت نے کہا
واشہیداہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا خبر ہے کہ وہ شہید ہوا شاید
اوسنے کوئی بیہودہ بات کی ہو رواہ ابویعلی والبیہقی اس زمانہ میں لوگوں کی مجالس میں جہان
بھر کی باتیں دنیا بھر کے قصے کہانی تیر اسپ ذکر ہوا کرتا ہے سیکڑوں باتیں بیہودہ رات دن
ہوا کرتی ہیں وہ وہ پہر اسی چرچے میں گذر جاتے ہیں ویسے انکو جہنم میں کیا کیا نعمتیں انکے حق
میں کی جسقدر اوقات اہل دول و روسا کی اس کام میں ضائع ہوتی ہے شاید کسی شوق
کی ہوا نکی بڑی عبادت یہی ہے کہ صبح شام کسی کی غیبت کسی کی ہجو کسی کی تعریف نالایق کیا کرتے
ہیں انکے درباری جھوٹ بولنے خوشامد کرنے کو ایمان سمجھتے ہیں کیونکہ بے اسکے وہ خوش نہیں ہوتے
کوئی مسخرا پن کرتا ہے کوئی ہنساتا ہے کوئی دل بہلاتا ہے یہ سب جہنم کے سردار ہونگے خدا [illegible]

بشارت بر حسد و گمان بد

ابوہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دور رہو تم گمان سے
بیشک گمان اکذب حدیث ہے مت تلاش کرو یعنی عیب لوگوں کے مت حسد کرو ایک دوسرے
کے دشمن نہ بنو ایک دوسرے سے الگ نہو اللہ کے بندے آپسکے بھائی بنے رہو رواہ مالک
والشیخان وابوداؤد والترمذی دوسری روایت میں یوں آیا ہے جمع نہیں ہوتا اندر
کسی بندے کے ایمان و حسد رواہ ابن حبان والبیہقی یعنی اگر ایمان ہے تو دل میں کسی
پر حسد نہوگا اگر حسد ہے تو پھر ایمان گیا تیسری روایت یہ ہے کہ تم بچو حسد سے حسد کھا لیتا ہے

حسنات کو جسطرح آگ لکڑی کو کہا لیتی ہے یا گہاس کو اسکو ابوداؤد نے بیہقی نے روایت
کیا ہے رواہ ابن ماجة والبیہقی ایضا من حدیث انس ضمرہ بن ثعلبہ کا لفظ
مرفوعا یہ ہے کہ لوگ ہمیشہ خیر سے رہینگے جبتک کہ باہم حسد نکرینگے رواہ الطبرانی
ورواتہ ثقات یعنی جب حسد کرنے لگینگے تو پہر خیریت نہین ہے عبد اللہ بن بسر کا
لفظ مرفوع یہ ہے کہ حسد والا مجھ سے نہین ہے رواہ الطبرانی کعب کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو بہوکے گرگ جنکو بکری کے گلہ مین
چہوڑ دیا جاوے اتنا بگاڑ نہین کرتے جتنا حرص کرنا مال پر حسد کرنا مسلمان کے دین کو
بگاڑ کرتا ہے ذکرہ رزین زبیر کی روایت مین آیا ہے گہس گئی تم مین بیماری اگلی امتون
کے حسد وبغض دشمنی جو مٹنے اور کہاڑنیوالی ہے یعنی دین کو رواہ البزار باسناد جید
والبیہقی وغیرہما انس بن مالک سے فرمایا اے بیٹے اگر تجہہ سے بن سکے کہ تو صبح کرے شام
کرے اور تیرے دل مین کسی کا کینہ بغض نہو تو ایسا ہی کر اسکو حدیث رواہ الترمذی وقال
حسن غریب ابن عمرو کی حدیث مین ہر مخموم القلب صدوق اللسان کو افضل ناس فرمایا ہی
رواہ ابن ماجة باسناد صحیح والبیہقی مخموم القلب وہ ہے جو تقی ونقی ہو بغی وغل
وحسد سے پاک ہو یہ تفسیر ہی مرفوع ہے سب سے زیادہ حسد دو شخصون کو ہوتا ہے ایک محتاج
کو مالدار پر دوسرے عالم کو عالم پر جس عالم کو حسد ہو جانو کہ وہ درحقیقت جاہل ہے اگر سچا علم
ہوتا یا علم سے مقصود خدا ہوتا تو کبھی حسد نکرتا بلکہ شکرگزار رہتا مخلصین لہ الدین ہمیشہ علما
حق سے محبت رکہتے ہین اونسے فیضیاب ہوتے ہین اونکی تالیف تصنیف سے نفع اوٹہاتے ہین
اونکی سند لاتے ہین جنکو حسد ہوتا ہے وہ ہمیشہ اعتراض ورد وقدح مین رہتے ہین اپنے فضل
کا دعوی دوسرے کے فضل کا انکار کرتے ہین یہ حسد حسب ارشاد نبوت ابو الحسنات کو
ابو السیات کر دیتا ہے آگ کی طرح ساری نیکیان خاک مین ملا دیتا ہے نعوذ باللہ من
غضب اللہ اس حسد سے نہ عالم کا علم بڑہے نہ مفلس کو دولت ملجاوے حاسد ومحتاج ہی

کو نقصان ہوتا ہے للہ در الحمد ما اعدلہ بدء بصاحبہ فقتلہ واللہ اعلم

بشارت بر کبر و عجب و افتخار

عیاض بن حمار کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ نے مجھکو وحی کی ہے کہ تم سب لوگ تواضع و خاکساری کرو کوئی شخص کسی شخص پر فخر و بغی نکرے اسکو مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے نہین تواضع کی کسی نے اللہ کے لئے مگر بلند رتبہ کر دیا ہے اللہ اوسکو رواہ مسلم والترمذی سبحان بد تر نکہت تکبر و غرور ہے یہہ خاص ذات کبریا ہی کو زیبا ہے جب دوسرے نے اوسکو اختیار کیا تو گویا مدعی خدائی کا ہوا نعوذ باللہ منہ ہم سب کیا اور ہماری ہستی کیا ایک آدم و حوا سے نکلے ہین وہ مٹی کے پتلے تھے مرنے کے بعد پھر مٹی ہو جاتے ہین پہر اوسی مٹی سے دوبارہ نکلکر اوٹھہ کھڑے ہونگے اس بے حقیقتی پر کسو منہ سے دعوی کبر و منی کا کرین بادشاہ سے لیکر فقیر تک عالم سے لیکر جاہل تک رئیس سے لیکر سئیس تک سبکی یہی ہستی ناپائدار ہے فما للتراب ورب الارباب حدیث ابی سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی اللہ پر ایک درجہ تکبر کرتا ہے تو اللہ اوسکو اسفل سافلین مین رکھیگا رواہ ابن ماجۃ وابن حبان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ عز وجل فرماتا ہے عزت میری ازار ہے کبریا میری چادر ہے جو کوئی مجھہ سے نزاع کریگا مین اوسکو عذاب کرونگا رواہ مسلم وابو داؤد وابن ماجۃ ابن حبان کا لفظ یہ ہے کبریا میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے جو کوئی انمین مجھہ سے جھگڑیگا مین اوسکو دوزخ مین پھینکونگا یہہ حدیث کئی طرح سے آئی ہے حارثہ بن وہب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو اہل نار سے ہر عتل جواظ مستکبر ہے رواہ الشیخان عتل کہتے ہین ہر سخت دل جفا کار کو جواظ کہتے ہین ہر جامع مانع فربہ اندام اترانے والے کو راہ چلنے مین یا بڑے پیٹ قد کلان شکم کو مستکبر وہ ہے جو غرور رکھتا ہے دوسرونکو بنظر حقارت دیکھتا ہے سو یہہ تینون

قسم کے لوگ بہشت کا اہتمام مین ہونگے دوسری روایت مین یون ہے کہ جواظ و جعظری بہشت مین
نہ جاویگا رواہ ابو داؤد حدیث مرفوع حذیفہ مین نقل متکبر کو شر عباد اللہ فرمایا ہے
رواہ احمد عائل متکبر فقیر مختال کو خدا دشمن رکھتا ہے ایک روایت مین فقیر فخور بھی
آیا ہے دوسری روایت مین عائل مزہو فرمایا ہے مترجم کہتا ہے صاحب عجب و تکبر کو تیسری
روایت مین مسکین مستکبر ایسے فرمایا ہے کہ تکبر سب کے لئے برا ہے خصوصاً عائل و فقیر کے لئے جب
ان کمبختون نے بھی غرور کیا تو سمجھو کہ خسر الدنیا والآخرۃ ہوئے امرا جو مغرور ہوتے ہین تو دنیا
تو انکو ملی ہے گو آخرت انکی برباد گئی انکو بجز ذلت و خواری کے دارین مین کیا حاصل ہوگا ابن
عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے دل مین بقدر دانہ رائی کے
تکبر ہے اللہ اوسکو جہنم مین اوندھے منہ ڈالیگا رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح دوسری
روایت مین یون ہے کہ داخل نہوگا جنت مین کوئی انسان جسکے دل مین برابر دانہ خردل کے
تکبر ہے اس حدیث کے مستحق یہی امرا مغرور و رؤسا متکبر ہین نہ ہم ایسے غربا و مساکین ہماری
تو وہی مثل ہے ع

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے	جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

جنت کیسی حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسکے دل مین رائی برابر کبر ہے وہ نہ جنت
کی ہوا پاویگا نہ اوسکو دیکھیگا رواہ احمد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت مین
یون ہے کہ محشور ہونگے متکبر چیونٹیون کی صورت مین ہر طرف سے اونپر ذلت آویگی اور انکو
جہنم کیطرف ہانکے جاوینگے جسکا نام بولس ہے اونپر نار الانیار عالی ہوگی عصارہ اہل نار
پلایا جاویگا جسکو طینۃ الخبال کہتے ہین رواہ النسائی والترمذی واللفظ لہ وقال
حدیث حسن فی الواقع ایسے مہمانان عزیز کی ایسی ہی ضیافت خوشگوار ہونا چاہیے ابن عمر
کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک آدمی اگلی امت کا اپنی ازار اتراتا ہوا گھسیٹتا تھا زمین
مین دھس گیا وہ قیامت کے دن تک اندر زمین کے گھستا چلا جاویگا رواہ البخاری

والمنذری یہہ حکایت کسی عہد شیوخ میں کسی طرح سے آئی ہے اسطرح کا ایک واقعہ عہد
نبوی میں بھی ہوا کریب کہتے ہیں میں ابن عباس کا قائد تھا ابی لہب کی گلی میں پہنچکر مجہے
کہا اے کریب فلان جگہہ کہاں ہے میں نے کہا یہی جگہہ تو ہے کہا عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ
ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے اس جگہہ میں اتنے میں ایک آدمی دو چادرون
کہینچ میں اتراتا ہوا چلتا تہا اپنے پہلو جہب سے دیکہتا جاتا تہا کہ ناگہان زمین میں دہس گیا
اسجگہہ ستور دہ دہسا چلا جاتا ہے قیامت کے دن تک رواہ ابو یعلی ابن عمر کی حدیث
میں مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی اپنے نزدیک بڑا بنتا ہے یا چلنے میں اتراتا چلتا ہے وہ جب
اللہ سے ملیگا تو اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح
ہیں صحیح بہہ ہیں حاکم نے اسکو صحیح شرط مسلم پر بتایا ہے خولہ بنت قیس کی روایت میں مرفوعاً
آیا ہے کہ جب چلیگی میری امت مٹک کر اور خدمت کرینگے اوسکی فارس و روم تو مسلط کردیگا
خدا بعض کو بعض پر رواہ ابن حبان والترمذی یہہ حدیث معجزہ ہے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملک فارس و روم کا ہاتہ پر اس امت کے فتح ہو گیا یہہ دولت
وحکومت کے مزے میں پڑ گئے خدا نے انکو حاکم سے محکوم بنا دیا اب نہ دولت ہے نہ حکومت
ہر طرف سے ذلت و خواری و رسوائی کا سامنا ہے جیسا کیا ویسا پایا اللہ کی نعمت کی کچہہ
قدر نہ سمجہی جامہ سے باہر ہو گئے اترانے لگے شخصیت کا ٹہاٹہہ جمایا جہنم میں ایک جنگل ہے
اوسکو ہبہب کہتے ہیں ہر جبار عنید کا وہ گہر ہے اسکو ابو یعلی وطبرانی نے ابی موسی سے
مرفوعاً روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد بتایا ہے انس کی حدیث مرفوع میں یون آیا ہے
کہ اگر تم گناہ نکروگے تو مجہکو تمپر اوس سے بہی بڑے گناہ کا ڈر ہے وہ عجب ہے رواہ البزار
باسناد جید عجب بضم عین اترانے کو کہتے ہیں آدمی اپنے کسی کمال علمی یا عملی یا کسی فعل و
عادت پر جب خوش ہو کر فخر کرتا ہے نازش ظاہر کرتا ہے تو اسکا نام عجب ہے فائدہ حدیث
ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے باز رہیں بہت اقوام فخر کرنے سے باپ دادون پر جو مرگئے ہیں

وہ تو کو ملے ہین جعل کے یا ذلیل تر ہین جعل سے نزدیک اللہ کے جو اپنی ناک سے نجاست کو لڑھکاتا
ہے اللہ نے تم سے نخوت جاہلیت کو دور کیا اور باپ پر فخر کرنے کو مٹایا اب یہ ہین متقی ہے یا فاجر
شقی سارے لوگ بنی آدم ہین آدم مٹی سے بنے ہین رواہ ابو داؤد والترمذی و
اور قال حدیث حسن جعل ایک کیڑا ہوتا ہے جو گوبر مین رہتا ہے اسکو گبریلا کہتے ہین عبیت
کے معنی ہین کبر و فخر و نخوت کے یہ فخر آبا و نسب کا زمانہ مین فرقون مین ہوتا ہے ایک امرا
رؤسا وغیرہ یہ رات دن بیان مناقب اجداد و آبا مین رہتے ہین دوسرے علما انکو اپنے
اسلاف پر بڑا ناز ہوتا ہے تیسرے مشائخ یہ رات دن کرامات آبا و اجداد کا ذکر کیا کرتے ہین
اجی وہ سب اپنے تھے تو ہمکو کیا ملیگا اگر برے تھے تو ہمارا کیا نقصان ہم اپنے اعمال درست
کرین جنکا حساب کتاب ہمکو دینا ہے ہمارے کام سوا خدا و رسول کے کوئی بھی نہ آویگا یہ
تقسیمات کہ ہم اولاد ملوک ہین یا نسل سادات یا اولاد اولیا و علما و صلحا بیفائدہ ہے
صحیح تقسیم فقط اتنی ہے کہ کوئی مومن تقی ہو کوئی فاجر شقی باقی خیر سلا رب انت ولیی فی
الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ؛

بشارت مدح منافق و فاسق و مبتدع و تعظیم آنہا

حدیث بریدہ مین مرفوعا آیا ہے منافق کو سید نہ کہو اگر وہ سید ہے تو تمنے اپنے رب کو خفا کیا
رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد صحیح حاکم کا لفظ یہ ہے جب آدمی نے کسی منافق
کو سید یعنی سردار کہا تو وہ خدا کو غصہ و غضب مین لایا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ایک
حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ جب فاسق کی مدح کیجاتی ہے تو خدا کو غصہ آجاتا ہے عرش ہلجاتا
ہے اسکو بیہقی نے انس سے مرفوعا شعب الایمان مین روایت کیا ہے آجکل اس زمانے مین
دفتر کے دفتر مدح کفار مین لکھے ہین فساق بیچارے کس شمار قطار مین ہین کفار کے حق مین
لفظ مرحوم و انار اللہ برہانہ وغیرہ لکھا جاتا ہے رات دن انہین کی تعریف و ثنا و صفت

میں عبادت کی طرح گزرتا ہے یہ لوگ رات دن خدا کو غصے میں رکھتے ہیں عرش کو ہلایا کرتے
ہیں اور بڑا خطرہ یہ ہے کہ اکثر مسلمان ان سب کو مغفرت کا یقین حاصل کر لیتے ہیں بلکہ حلال جانتے ہیں اسلاف
اتقیاء و خدا و رسول کا ذکر تو بہر سو ان میں ہی انکی محفل میں نہیں آتا ہے ہر روز ہر شب انکی
مجلس میں یا تو لہو و لعب رہتا ہے یا غیبت و کذب و تمسخر یا مدح آباء و اجداد فساق یا حمد و
ثنائے حکام ظالم یا امراء ستمگر یا رندسا ربیہ وغیرہ انا للہ وانا الیہ راجعون بے شبہ صرف
ہونا اوقات عمر عزیز کا اس سے زیادہ کسی شغل میں مناسب نہیں ہے کیونکہ انکا حشر بھی
انہیں حکام ظالمین کے ہمراہ ہوگا ۔

بشارت بر کذب و دروغ

ابن مسعود کی حدیث مرفوع میں آیا ہے تم بچتے رہو جھوٹ سے جھوٹ راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور لیجاتا
ہے نار میں بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے جھوٹ کا ارادہ کیا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک خدا کے
کذاب لکھہ لیا جاتا ہے رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی وصححہ واللفظ لہ ابوبکر
صدیق کا لفظ یہ ہے دور رہو کذب سے کہ وہ ہمراہ فجور کے نار میں ہے رواہ ابن حبان
معلوم ہوا کہ جھوٹ و فسق کا ساتھہ ہے جھوٹا آدمی فاجر ہوتا ہے فاجر آدمی جھوٹا ہوتا ہے
اسلیئے قرآن پاک میں فاسق کی خبر پر اعتماد کرنے سے پہلے حکم تحقیقات کا دیا ہے حدیث ابن
عمرو میں آیا ہے ایک آدمی نے پوچھا عمل نار کیا ہے فرمایا کذب جب آدمی نے جھوٹ بولا فاجر ہوا
جب فجور کیا کافر ہوا جب کافر ہوا نار میں گیا رواہ احمد اس حدیث میں فجور کو برابر کفر کے
رکھا ہے جسطرح قرآن شریف میں ذکر فساق کا ہمراہ کفار کے بمقابلہ مومنین جا بجا کیا ہے
معلوم ہوا کہ رشتہ فسق و فجور کا کفر سے قریب ایمان سے بعید ہے گو تکفیر صریح نہ کیجاوے ۔

مرا از زلف او موئے بسندست	فضولی میکنم بوئے بسندست

قریب کا رشتہ نہ سہی دور ہی کا سہی لیکن قیامت میں یہ رشتہ داری کچھہ اور ہی تماشا

دکھاویگی فائدہ ۔ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے منافق کی تین نشانیان ہین
ایک یہہ کہ جب بات کہے تو جھوٹی کہے دوسرے جب وعدہ کرے تو خلاف کرے تیسرے جب عہد کرے
تو توڑ ڈالے رواہ الشیخان مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگرچہ روزہ رکھے نماز
پڑہے گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ چار چیزین ہین جس شخص
مین ہونگی وہ منافق خالص ہے جسمین ایک خصلت ان چار مین سے ہے تو اوسمین ایک
خصلت نفاق کی ہے جبتک کہ اوس ایک خصلت کو ترک نکرے جب امین ہو تو خیانت
کرے جب بات کرے جھوٹ بولے جب عہد کرے تو توڑ ڈالے جب جھگڑا کرے تو گالی بکے رواہ
الشیخان واہل السنن الا ابن ماجہ انس بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے تین چیزین
ہین جس کسی مین ہونگی وہ منافق ہے گو روزہ نماز حج عمرہ ادا کرے آپکو مسلمان کہے بات مین
جھوٹ بولے وعدہ خلافی کرے امانت مین خیانت کرے رواہ ابو یعلی ابوہریرہ کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ پورا ایماندار نہین ہوتا جبتک
کہ جھوٹ بولنا نہ چھوڑے ہنسی مین لڑائی مین اگرچہ سچا کیون نہو رواہ احمد والطبرانی
ابوامامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے مطبوع ہوتا ہے مومن سب خصلتون پر مگر خیانت وکذب
پر رواہ احمد معلوم ہوا کہ خائن کاذب درحقیقت مومن نہین ہے گو ظاہر مین کلمہ گو ہو
ایمان مین اوران خصلتون مین ضد ہے جب یہہ خصال طبعی ہونگی تو ایمان نہوگا جب ایمان
طبعی ہوگا تو یہہ خصال نہونگی نواس بن سمعان کا لفظ یہہ ہے کہ بڑی خیانت یہہ ہے کہ تو کوئی
بات اپنے بہائی سے کہے وہ تجھکو سچا جانے اور تونے اوس سے جھوٹ کہا ہے رواہ احمد
حدیث ابی ہریرہ مین یہہ بہی آیا ہے کہ جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے رواہ الاصفہانی ابن عمر
نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب بندہ جھوٹ کہتا ہے تو فرشتہ اوسکی بدبو سے ایک میل تک دور
ہو جاتا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے و رواہ ابن ابی الدنیا ایضا
عبداللہ بن عامر نے کہا مجھکو میری مان نے بلایا کہ آ تجھے چیز دونگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے فرمایا تو اسکو کیا دیگی کہا کھجور فرمایا اگر تو نہ دیتی تو ایک جھوٹ تجھپر لکھا جاتا رواہ ابوداؤد والبیہقی بسبب احادیث کثرت سے آئی ہیں ہر ایک کا طریق دلفظ جدا گانہ ہے سب سے زیادہ مبغوض نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کذب تھا جسکا کذب ثابت ہوتا اوس سے ملاقات نکرتے جبتک کہ وہ توبہ نکرتا اسکو حاکم نے عائشہ سے روایت کیا ہے صحیح الاسناد کہا ہے آج محدثوں میں جھوٹوں منافقوں کے لیے بشارت ہے ایمانی کی ہے قرآن میں فرمایا ہے کہ منافق نیچے کے درجہ میں نار جہنم کے ہونگے آپ ناس سے زیادہ اور کیا غنیمت درکار ہے ❊

بشارت ذی وجہین وذی لسانین

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ بدترین مردم وہ شخص ہے جو دو رویہ ہو ایک رو سے اسکے پاس دوسرے رو سے اوسکے پاس آتا ہے رواہ مالک والشیخان یعنی ہر کسی سے ملتا ہے اوسکی سی کہتا ہے ابن عمر سے ایک آدمی نے کہا جب ہم نزدیک بادشاہ کے جاتے ہیں تو خلاف اوسکے کہتے ہیں جبکہ ہم وہان سے باہر آتے ہیں کہا ہم اسکو عہد نبوی میں نفاق سمجھتے تھے رواہ البخاری سعد بن ابی وقاص کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو دنیا میں دو رویہ ہے قیامت میں اوسکے لیے دو موہنہ آتش دوزخ سے ہونگے رواہ الطبرانی عمار بن یاسر کی حدیث میں مرفوعاً یون آیا ہے کہ اوسکے لیے دو زبانین ہونگی آگ کی رواہ ابوداؤد وابن حبان یہ مضمون حدیث انس میں بھی نزدیک ابن ابی الدنیا وطبرانی واصفہانی وغیرہم کی مرفوعاً آیا ہے یہ ایک عمدہ تحفہ ان لوگون کو جو دو رویہ ہیں ملیگا اوسکی انکو قدر کرنا چاہیے ❊

بشارت بر سوگند بغیر خدا وقرآن

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے قسم کہائی غیر خدا کی وہ کافر
ہوا یا مشرک اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حسن کہا ہے حاکم نے علی شرطہما بتایا ہے دوسرا
لفظ حاکم کا یہہ ہے ہر سوگند جسکی قسم ہووے اللہ کے کہائی جاوے شرک ہے لوگ پیر پیغمبر
اور شہدا و والدین و بیوی کی بلکہ اپنے سر کی یا اوسکے سر کی قسم کہاتے ہین کافر یا مشرک ہوجاتے
ہین شعرا ر شعر اور ان چیز کی قسم کہاتے ہین مثل آنکہ بحق علی والا والہ و بیمار قسم ... ہوا و قسم بشیر القتل
ہین بریدہ سے مرفوعاً کہا ہے جسنے قسم ہی یہہ کہا کہ مین اسلام سے بری ہون اگر کاذب
ہوے تو ویسا ہی ہے اور جو سچا ہے تو پہر اوسکو طرف اسلام کے سلامتی سے نہین کرنا ہوا
ابوداود وابن ماجة والحاكم وقال صحيح على شرطهما ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
جسنے قسم کہائی پہر کہا کہ وہ شخص یہودی ہے تو وہ یہودی ہوا اگر کہا کہ نصرانی ہے تو نصرانی
ہوا اگر کہا کہ اسلام سے بری ہے تو بری ہوا کہا اگرچہ روزہ نماز کرے فرمایا اگرچہ روزہ نماز کرے رواہ ابو یعلی
والحاکم واللفظ له وقال صحيح الاسناد جاہل لوگ اپنے محاورہ و بول چال مین کہہ
کہہ بیٹہتے ہین کہ کافر ہون اگر ایسا کرین یا مثل اسکے تو وہ کافر ہوجاتے ہین اوسیوقت توبہ
کرکے کلمہ توحید پڑہنا چاہیے ورنہ اسلام کو جواب صاف ملا بڑی دولت حاصل ہوئی ابن
ماجہ نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی
کو سنا کہ کہتا ہے انا اذا یہودی فرمایا وجبت یعنی جہنم واجب ہوگئی اسیطرح بعض لوگ
یہہ کہتے ہین کہ مسلمان نہا ہم اگر جیتین یعنی ہم سو یہہ سارے کلمات کفر کے ہین حدیث ثابت بن
ضحاک سے مرفوعاً آیا ہے جسنے قسم کہائی ملت غیر اسلام کی جہوٹہ موٹ تو وہ ویسا ہی ہے جیسا
اوسنے کہا ہے اسکو شیخین واہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے ابن عمر کی روایت مین باپ
کی قسم کہانے سے منع فرمایا ہے رواہ مالک والشیخان واہل السنن الا ابن ماجہ اسیطرح
عمر بن خطاب نے کعبہ کی قسم کہانے سے منع کیا غرضکہ خدا کے سوا کوئی چیز ہو جاندار یا بیجان
اچہی یا بری اوسکی قسم کہانا ایمان کا برباد کرنا ہے قرآن شریف اگرچہ کلام اللہ ہے مگر کسی

روایت صحیح مین اوسکی قسم کہانا نہین آیا نہ سلف سے ماثور ہوا گو جائز ہی کیونکہ نہ قسم مخصوص
ہے ساتھہ خدا و صفات خدا کے جیسے ومقلب القلوب والذی نفسی بیدہ وایم اللہ ورب
الکعبۃ وغیرھا خدا کو اختیار ہے وہ جسکی چاہے قسم کہاوے سب اوسکی مخلوق ہے خدا کی قسم سے
اوس مخلوق کو شرف حاصل ہوتا ہے ۞

بشارت بر احتقار مسلم

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مسلم بھائی ہے مسلم کا نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو مخذول کرے
نہ اوسکو حقیر سمجہے کافی ہے آدمی کو یہہ بات شر سے کہ وہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر کرے رواہ
مسلم وغیرہ دوسرا لفظ یون ہے کہ جب سنو تم کسیکو کہ یون کہتا ہے لوگ ہلاک ہوگئے تو سمجھو
کہ سب سے زیادہ ہلاک وہ خود ہی ہے رواہ مالک ومسلم وابوداؤد جندب بن عبد اللہ نے
کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی نے کہا واللہ خدا فلان شخص
کو نہ بخشیگا اللہ عزوجل نے کہا یہہ کون شخص ہے جو مجہپر اس بات کی قسم کہاتا ہے کہ مین اوسکو
نہ بخشونگا مینے اوسکو بخشدیا اور تیرے عمل کو اکارت کیا رواہ مسلم حسن کی روایت مین مرفوعاً
آیا ہے کہ جو لوگ استہزا کرتے ہین اونہین سے واسطے ایک شخص کے دروازہ جنت کا کہولدینگے
کہین گے آؤ آؤ وہ اپنے کرب وغم کے ساتھہ آویگا جب آویگا تو دروازہ بند کردینگے پہر دوسرا
دروازہ کہولکر اوسیطرح بلاوینگے جب آویگا دروازہ بند ہوجاویگا ہمیشہ اوسکے ساتھہ یون
ہی کرینگے یہانتک کہ وہ ناامید ہوکر آنا چہوڑدیگا رواہ البیہقی ایسا نعم البدل بڑے نصیبا
والون ہی کو ملتا ہے جو لوگ ہنسی ٹہٹہا نہین کرتے اونکے نصیبے ایسے کہان ہین **فائدہ**
ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن اللہ حکم کریگا
کہ ندا کرو کہ مینے ایک نسب مقرر کیا ہے اور تمنے ایک نسب سو مینے اکرم اوسکو کیا جو اتقی ہے
تمنے اس بات کو نہ مانا تم یہی کہا کئے کہ فلان بن فلان بہتر ہے فلان بن فلان سے سو آج کے دن

میں اپنے نسب کو بلند، تو کرونگا تمہارے نسب کو پست تو کرونگا رواہ الطبرانی والبیہقی
حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب جلدی نکریگا قرآن شریف میں
بھی یہی ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم حدیث جابر بن عبداللہ میں آیا ہے کہ ایام تشریق
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ وداع پڑھا فرمایا اے لوگو تمہارا رب ایک
ہے باپ ایک ہے سنو کچھ فضل نہیں ہے عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر نہ لال کو کالے پر نہ کالے کو
لال پر مگر ساتھ تقویٰ کے بڑا بزرگ نزدیک خدا کے وہ ہے جو بڑا متقی پرہیزگار ہو کیوں ن
میں نے حکم خدا پہونچا دیا سب نے کہا ہاں فرمایا اب جو یہاں حاضر ہے وہ یہہ حکم غائب کو پہونچا دے
رواہ البیہقی اسکی سند ضعیف ہے مگر شواہد صحیحہ موجود ہیں یہہ حدیث ان لوگوں کے
لیے جو باپ دادوں کے نسب پر فخر کرتے ہیں آپکو نسب میں بہتر دوسروں کو بدتر حقیر سمجھتے ہیں
ایک تازیانہ ہے سید ہو یا شیخ مغل ہو یا پٹھان یا اور کوئی ذات سب کے سب ایک اللہ کے
بندے ایک ماں باپ کے بیٹے پوتے ہیں فخر کس بات کا ہے ہاں جو عمل میں متقی ہے وہ غیر متقی
سے بلا شبہ افضل ہے نسب معتبر عمل خالص صواب ہے نہ نطفہ آدمی ۵

اعتبار شرف آدمیان از حسب است | بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست

بشارت بر اخلاف وعدہ و خیانت و غدر و قتل معاہد

اس باب کی احادیث ابواب سابقہ میں گذر چکی ہیں اونکے سوا یہہ روایت ہے کہ حدیث ابی ہریرہ
میں مرفوعاً بضمن ذکر قبض امانت یہہ بھی آیا ہے کہ قریب ہے کہ امانت کو کوئی شخص ادا نکرے
کہیں گے کہ فلاں قوم میں فلاں شخص امین ہے کسیکو یہہ کہینگے کہ کیا ظریف و عقیل ہے حالانکہ
اوسکے دل میں برابر دانہ رائی کے بھی ایمان نہیں ہے رواہ مسلم اس زمانہ آخر میں جو لوگ
دانشمندی و عقلمندی و چالاکی و ظرافت و ہوشیاری میں مشار الیہ ہیں اونکے ایمان کو
اگر ڈھونڈو تو برابر دانہ رائی کے بھی پتا نہیں لگتا یہہ معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا

کہ جیسا کہنا تھا ویسا ہی ہونا کچھ ایمان اگر ہے تو انہین غریب ہو یا رسا کین محتاجین مین سے
جنکو لوگ بسبب نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ اعمال فرائض و نوافل و تقویٰ و طہارت کے بیوقوف
خشک دماغ سمجھتے ہین ۹

نہ اوٹھا فتنہ زیادہ سے کامل کوئی	کچھ ہوئے بھی تو یہ رندان قدح خوار ہوئے

ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے اوسکا ایمان نہین جو امانت دار نہین رواہ الطبرانی
و رواہ البزار عن علی علیہ السلام امانت کو غنیمت سمجھنا منجملہ علامات قیامت کے ہے
جسطرح حدیث علی مین نزدیک ترمذی کے آیا ہے حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً یون
آیا ہے کہ بعد تین قرن خیر کے ایسی قوم ہو گی کہ جو بے طلب گواہی دیگی امانت مین خیانت
کریگی نذر وفا نکریگی انمین موٹاپا ظاہر ہوگا رواہ الشیخان دین امانت ہے اسکی خیانت
یہہ ہے کہ فرائض ادا نکرے کبائر مین مبتلا رہے دنیا امانت ہے اسکی خیانت یہہ ہے کہ آقا
اور ہر بھائی مسلمان کی خیر خواہی نکرے جو کام سپرد ہوا اوسمین اپنا فائدہ اوٹھاوے
خیانت بھی منجملہ ایک خصال نفاق کے ہے جسطرح اوپر کے ابواب مین گزر چکا تو خائن حاکم
معطلی کیون نہو نیکی برباد گناہ لازم فائدہ حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن قیامت کو اللہ سارے اگلے پچھلون کو جمع
کریگا تو واسطے ہر ایک غدر کرنیوالے کے ایک لوا ہوگا یعنی ایک نشان کہین گے کہ یہہ فلان
بن فلان کا غدر ہے رواہ مسلم وغیرہ غدر کہتے ہین عہد باندھ کر توڑ ڈالنے کو جو شخص
عہد شکنی کرتا ہے وہ مرتکب کبیرہ کا ہے اوسکے رسوا کرنے کے لیے ایک علامت ہوگی جس سے
سارے اہل حشر اوسکو بد عہد غادر بے وفا سمجھ لینگے فائدہ حدیث ابی بکرہ مین مرفوعاً
آیا ہے کہ جسنے کسی جان معاہد کو قتل کیا ناحق وہ جنت کی خوشبو نہ پاویگا اگرچہ وہ خوشبو پانسو
برس کی راہ سے آتی ہے اسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے عمرو بن حمق کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ جس آدمی نے امن دیا کسی شخص کو اوسکے خون پر پھر قتل کیا اوسکو تو مین اوس قاتل سے بری

ہوں گو وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو رواہ ابن ماجۃ وابن حبان واللفظ لہ امیر
رئیس بادشاہ ملک و دولت و حکومت کے لیے اسطرح کا دہوکا اکثر دیا کرتے ہیں کہ پہلے امن
دیکر بلا لیا پھر جان سے مار ڈالا وہ غریب جیسا کہا کرتا ہو گیا سو اللہ و رسول ایسے بدعہد کا تو
سے بری الذمہ ہیں خواہ امیر ہو یا فقیر مرد ہو یا عورت بدعہدی کفر ہے گو کافر ہی کے ساتھ
کیوں نہ کرے ؕ

بشارت بر محبت اشرار و اہل خیر

عمرو بن جموح کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ صریح ایمان
نہیں پاتا ہے جب تک کہ اللہ کے لئے کسیکو دوست و دشمن نرکہے سو جب اللہ کے لئے دوست
رکہا اوسکے لئے دشمن رکہا تو اب اللہ کی دوستی کا مستحق ہوا اسکو احمد وطبرانی نے
روایت کیا ہے معاذ بن انس کا لفظ یہ ہے جسنے دیا اللہ کے لئے منع کیا اللہ کے لئے دوست
رکہا اللہ کے لئے دشمن رکہا اللہ کے لئے نکاح کردیا اللہ کے لئے اوسنے اپنا ایمان کامل کرلیا
رواہ احمد والترمذی والبیہقی وغیرہم حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے یہ
مضامین بہت حدیثوں میں آئے ہیں دنیا میں کوئی بشر ایسا نہیں ہے کہ جسکو کسی سے محبت
کسی سے بغض نہو سو جسکا حب و بغض خدا کے لئے ہے اوسکا ایمان درست ہے جسکا حب
و بغض اپنے نفس کے لئے ہے اوسکا ایمان نادرست و ناقص ہے سو اعزا اسلام کے جس
امیر کو دیکہو مرد ہو یا عورت مطلب کے لئے دوست ہے یا دشمن انکے سارے کام ہوائی
نفس کے لئے ہوتے ہیں نہ واسطے خالق نفس کے انکا کہلانا پلانا لینا دینا بیاہ شادی
کرنا نوکر چاکر رکہنا سب اپنی غرض کیواسطے ہے نہ اللہ سے غرض نہ رسول سے کچھ واسطہ
حدیث ابی سعید خدری میں مرفوعاً آیا ہے کہ تو مصاحبت مت کر مگر مومن کا نہ کہاوے کہانا
تیرا مگر متقی رواہ ابن حبان سو اب بجائے مصاحبت مومن کے مصاحبت فساق فجار

فاسقات فاجرات کی جان سے زیادہ عزیز سمجھی جاتی ہے سو مومن متقی کے نام سے دم گھٹتا
ہے ضیافت جب ہوگی تو جہان بھر کے فاسق فاجر بلائے جاوینگے متقی کا ذکر نہین نام تک نہوگا
اگر ہوا تو اوسکے کھانے کو ورس دعوت کا صدقہ خیرات سمجھ لیا اسکے لیے حدیث علی رضی اللہ
عنہ مین مرفوعا یون آیا ہے کہ تین گروہ ہین اونکی سزا نایب ہے اللہ برابر نکریگا اونکو جنکا
حصہ اسلام مین ہے مثل اوسکے جسکا کچھ حصہ اسلام مین نہین ہے جسکا اللہ والی ہوا تو پہر غیر کو
اوسکا والی نہین کرتا ہے آدمی جس قوم سے محبت رکھتا ہے اوسکا حشر اونہین کے ساتھ ہوگا
اسکو طبرانی نے باسناد جید روایت کیا ہے یہی مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک احمد کے
بسند جید آیا ہے لفظ اخیر یہہ ہے ولا یحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معہم مسلمان صحابہ
واہلبیت وعلماء امت اولیاء ملت صلحاء مذہب کو دوست رکھتے ہین جو انمین مر چکے اونکے
لئے دعاے خیر کیا کرتے ہین جو زندہ ہین اونکی مصاحبت کے طالب صادق رہتے ہین اونکی
خدمت کو سعادت دارین جانتے ہین یہہ محبت انکو اونکے درجہ مین دن قیامت کے پہونچا دیگی
جو لوگ اپنی قوم واشخاص فساق فجار سے محبت رکھتے ہین اشرار کی صحبت مین رہتے ہین بد دون
کے ہم نوالہ ہم پیالہ ہین انکا حشر بہی ہمراہ اوسی قوم اشرار کے ہوگا گو نمازی روزہ دار کیون
نہون اسلئے کہ اعتبار حب للہ وبغض للہ کا ہے وہ یہان موجود نہین یہان تو یاری
آشنائی لہو ولعب وشرابخواری وزناکاری کہیل تماشے کی دوستی ومحبت ہے تو ہر قسم
کے دوستدار اوسدن ہمراہ یکدیگر ہونگے فاسق ساتھہ فاسقون کے مومن ہمراہ مومنون
کے یہہ مژدہ واسطے محبان نفس وہوا کے عجب معجون مفرح ہے انکو چاہیے کہ اس نوید
فرحت جاوید پر جان صدقے کرین کیونکہ جنکو یہان چاہتے تھے جنکے پاس اوٹھتے بیٹھتے تھے
جنکو یہان خوشی سے اپنا ہمنشین بنایا تھا ہم نوالہ ہم پیالہ ٹھیرایا تھا جنکی جدائی پر رنج ہوتا
تھا اونکا ساتھہ وہان بہی نہ چھوٹا پورا جلسہ جشن کا قائم رہا گو دوزخ ہی کے اندر یہہ محفل
کیون نہو آیہ مجلس کسی جنت کے نہ خانہ مین کیون نہ سجی جاوے حدیث عائشہ مین مرفوعا

آیا ہے کہ نہیں ہے دین مگر یہی حب و بغض پہر یہہ آیت پڑہی کہ اگر تم دوست رکہتے ہو اللہ
کو تو پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد معلوم
ہوا کہ جو ایمان دار دین کی دوستی دشمنی یہی ہے جو خدا و رسول کا تابع ہے وہ خدا کے دشمنون سے
محبت نہین رکہتا خدا کے دو دشمن دو گروہ ہین ایک کافر دوسرے فاسق پہر جسنے انکو چاہا وہ
بہی خدا کا دشمن ٹہیر گیا بغض الحب و محبوبا کو کیوا جیت کریگا جسنے انکو نہ چاہا انکی صحبت پسند نہ کی
بلکہ اہل دین و تقوی کو چاہا نیک لوگون سے محبت پیدا کی وہ اللہ کا بہی دوست ٹہیرا آپ یہہ
دونون قسم کے دوستدار یکجا فراہم ہونگے وہ حشر کی سیر کرینگے یہہ جنت مین ہونگے جسکا جی چاہے
وہ جس کسی سے محبت کرے یا بغض دوستون کا ساتھ نہ چہوڑے گا دشمنون کا ساتھ نہ دیگا اشرار
و فجار کو چاہیے کہ اس مژدہ جان بخش پر جان فدا کردین کہ جنکی جدائی کا دنیا مین خوف تہا
آخرت مین انکا ساتھ ہو اور فراق احباب سے نجات ملے تبہی بیچارے غربا اسلام جنکا کوئی دوست
سوا خدا کے نہین ہے سو انکو اللہ رفیق انبیا و صلحا و شہدا و صدیقین کا کریگا یہہ کوئی
رشک کی بات نہین ہے ع ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

بشارت بر سحر و کہانت و عرافت و نجوم و فال و حصی

حدیث ابی ہریرہ مین سحر کو منجملہ ہفت مہلکات کے گنا ہے رواہ الشیخان وغیرہما دوسری
روایت مین فرمایا ہے جس نے کوئی گرہ لگائی پہر اوسمین پہونکا تو اوسنے سحر کیا جسنے سحر کیا وہ
مشرک ہوا جو کسی چیز سے متعلق ہوا وہ اوسی کے حوالہ کیا گیا رواہ النسائی عمران بن حصین
کا لفظ یہہ ہے وہ ہم مین سے نہین جسنے فال بد لی یا اوسکے لیے لی گئی یا کاہن بنا یا اوسکے لیے
کہانت کیگئی یا جادو کیا یا جادو کیا گیا جو کوئی شخص پاس کسی کاہن کے آیا اوسکو سچا سمجہا
اوسنے کفر کیا ساتہ اوس چیز کے جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اوتری ہے اسکو بزار نے
باسناد جید طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا ہے یہہ مضمون انہیں حدیث جابر بن عبد اللہ مین

بہی مرفوعاً نزدیک بزار کے بسند جید قوی آیا ہے کاہن وہ شخص ہے جو چھپی بات بتاتا ہے کبہی کبہی ٹھیک ہو کوئی غلط پڑتی ہے اوسکو یہہ گمان ہے کہ جنکو جن خبر دیتا ہے بعض ازواج نبوی نے مرفوعاً کہا ہے کہ جو کوئی پاس عراف کے آیا اوس سے کچہہ پوچہا اوسکو سچا سمجہا تو چالیس دن تک اوسکی نماز قبول نہین ہوتی رواہ مسلم عراف کاہن یا ساحر کو کہتے ہین بغوی نے کہا عراف وہ شخص ہے جو مقدمات سے اسباب پر دعوی معرفت کا کرتا ہے جسطرح کسی چور کا نام بتانا گمشدہ چیز کا پتا سمجہانا حدیث قبیصہ کا لفظ یہہ ہے کہ عیافت وطیرہ وطرق منجملہ جبت کے ہے رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان ابوداود نے کہا طرق یہہ ہے کہ چہوٹے جانور کو اوڑا دے عیافت کہتے ہین خطوط کہینچنے کو ابن فارس نے کہا طرق پہینکنا ہے کنکری کا یہہ بہی ایک طرح کی کہانت ہے جبت کہتے ہین ہر اوس چیز کو جو سوا خدا کے پوجی جاوے بہرحال نجوم ورمل وسحر وغیرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ یہہ سب کام حرام قطعی گناہ کبیرہ ہین انمین مشغول ہونیوالا کافر سمجہا جاتا ہے امیر رئیس بادشاہ کو ساعت نجومی دیکہکر ہر کام کرتے ہین برہمن سے سعادت ونحوست پوچہتے ہین رمل سے زایچہ کہچواتے ہین اسیطرح عوام تو یہہ سب کفر سے قریب ایمان سے بعید ہین گو نمازی روزہ دار بلکہ حاجی کیون نہون اسلیئے کہ اللہ کفر وشرک کو ہرگز نہ بخشیگا یہہ دو اکبر کبائر ہین جو عامل کو سرحد کفر تک پہونچا دیتے ہین مرد ہون یا عورت انکے واسطے یہہ تہنیت ایک عمدہ بشارت اخروی ہے *

بشارت بر تصویر حیوانات وطیور وغیرہا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ تصویر بنانیوالے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کو انسے کہا جاویگا کہ تم زندہ کرو اوسکو جو تم نے پیدا کیا ہے جس گہر مین تصویرین ہوتی ہین اوس مین فرشتے نہین آتے رواہ الشیخان ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مصور نار مین ہے ہر صورت کے عوض ایک جان بنائی جاویگی جو اوسکو جہنم مین

عذاب کریگی رواہ الشیخان ابن مسعود کا یہہ لفظ ہے کہ سخت تر عذاب مین دن قیامت
کے مصور ہونگے اسکو بھی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے علی مرتضیٰ کو بھیجا تھا کہ جو تصویر
دیکھے اسکو مٹا دے جو اونچی قبر ہو اسکو برابر کردے اسکو مسلم و ابو داود و ترمذی نے روایت
کیا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اب جو کوئی پھر یہہ کام کریگا وہ کافر ہے اوس
چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اوتری ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے منذری
نے کہا اسکی سند جید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو چلا
پیدا کرنے کو شکل میری خلق کے اچھا پیدا تو کرین یہہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو رواہ
الشیخان احمد و مسلم دوسری روایت مین یون ہے کہ نکلیگی ایک گردن آتش دوزخ سے
دن قیامت کے اوسکی دو آنکھین ہونگی جس سے دیکھیگی دو کان ہونگے جس سے سنیگی
ایک زبان ہوگی جس سے بولیگی کہیگی مقرر کی گئی ہون مین تین شخصون پر ایک وہ جس نے اللہ کے
ساتھ دوسرا معبود ٹھیرایا دوسرا ہر جبار عنید تیسرا مصورین رواہ الترمذی وقال حسن
صحیح غرض معلوم ہوا کہ جبر و ظلم و تصویر کشی کا حکم وہی شرک کا سا حکم ہے شارع علیہ السلام کو
تو محو تصاویر مین یہہ کچھ اہتمام تھا اب عموم تصاویر کا اس امت مین یہانتک پہونچا ہے کہ کوئی
چیز برتاؤ کی ایسی باقی نہین رہی ہے کہ جسمین تصویر موجود نہو کھانا کپڑا لکڑی برتن چھاپا تو
لوٹا کاغذ جوتا ٹوپی دیا سلائی وغیرہا امرا و رؤسا نے آرائش گھر کی انہین تصاویر
پر رکھی ہے حجرات و بیوت کو تصاویر کفار و فساق لگا کر رشک بتخانہ چین کیا کرتے ہین
ملائکہ رحمت کا آنا جانا بند کر رکہا ہے شاید عمر بہر مین ایک دو بار بہی کسی فرشتہ کا گذر انکے
گھرون مین نہین ہوتا ہے جن گھرون مین یہہ تصویرات ہوتی ہین اوسی گھر مین ادہر ادہر بیٹھے
نماز بھی پڑھ لیتے ہین لیکن یہہ نماز خدا سے استہزا ہے گو فرض ادا ہو جاوے سیکڑون تصویرین
اپنی پہر اپنے گھر والون کی کھچواتے ہین انکا حکم اور مصورین کا حکم ایک ہی طرح پر ہے کیونکہ

رہتا یا اکثر ہی کفر ہوتی ہے تعدد پرخواہ قلم سے بنائی جاوے یا کسی مصالح سے مثل فوٹو گرافی وغیرہ کے طیار ہو دونوں کا ایک ہی حکم و انجام ہے یہہ حسن انجام اہل دول و صاحبان صورت کو مبارک ہو کہ یہہ کام انکو دائرہ اسلام سے نکالکر بت پرست یا خواہ نخواہ اہل شرک بنا دیتا ہے بندگی سے رتبہ خدائی کو پہونچا دیتا ہے ٭

بشارت بہ نرد بازی وغیرہ

بریدہ نے مرفوعًا کہا ہے کہ جسنے کھیل کھیلا نرد شیر کا اوسنے گویا اپنا ہاتھ خون خوک سے رنگا روایت کیا اسکو مسلم ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ گویا اپنے ہاتھ کو سور کے گوشت و خون میں غوطہ دیا ابو موسیٰ کا لفظ یہہ ہے جسنے لعب کیا ساتھ نرد یا نرد شیر کے اوسنے عصیان کیا خدا اور رسول کا یہہ لفظ مالک کا ہے اسکو ابو داؤد و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی نے بھی روایت کیا ہے حاکم نے صحیح علی شرطہما بتایا ہے منذری نے کہا جمہور علمائ کا مذہب یہہ ہے کہ لعب نرد حرام ہے بعض مشائخ نے اسپر اجماع نقل کیا ہے شطرنج میں اختلاف ہے بعض مباح کہتے ہیں اسلئے کہ اوس سے سلیقہ حرب کا آتا ہے مکائد جنگ معلوم ہوتے ہیں شافعی نے مکروہ تنزیہی ٹھیرایا ہے شطرنج کا ذکر بعض احادیث میں آیا ہے جنکی سند کا صحیح یا حسن ہونا ہمیں معلوم نہیں انتہیٰ میں کہتا ہوں جو لعب شرع میں مباح ہیں جیسے گھوڑ دوڑ تیر اندازی جورو سے ملاعبت کرنا وغیرہ اسکے سوا ہر لہو و لعب علی الاطلاق حرام ہے خواہ اوسمیں کوئی منکر ہو یا نہو پھر استثنار شطرنج وغیرہ کا کیا ضرور ہے کل امر لیس علیہ امرنا فہو رد حدیث صحیح ہے مانا کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے مگر جبکہ ہر کھیل تماشا مطلقًا حرام ٹھیرا تو جس کام پر لفظ لہو و لعب کا صادق آویگا وہ کام حرام ہوگا جبتک کہ شرعًا کوئی دلیل مخصص موجود نہو ٭

بشارت بہ جلیس سوء

حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مثال ہمنشین نیک و بد کی ایسی ہے جیسے ایک تو مشک فروش
ہو دوسرا بھٹی پھونکنے والا مشک والا تجھکو کچھ دیگا یا تو اوس سے کچھ مول لیگا ورنہ خوشبو
تو تجھکو ملہی جاویگی بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلادیگا یا تجھکو اوس سے کچھ بدبو ملیگی رواہ
الشیخان و مسلم یہہ مثال کئی حدیثون مین آئی ہے فائدہ جو شخص وسط حلقہ مین بیٹھتا
ہے اوسکو ملعون فرمایا ہے رواہ ابوداود عن حذیفہ مرفوعاً بایان ہاتھ پس پشت
رکھکر جو تکیہ پر بیٹھے کو نشست مغضوب علیہم یعنی یہود ٹھیرایا ہے رواہ ابوداود وابن حبان
مرفوعاً عن الشرید بن سوید ۵

بشارت بر خفتن بالای سطح بے حجار و حجر آن

ابن شیبان نے مرفوعاً کہا ہے جو کوئی سویا گھر کی چھت پر جسکی آڑ نہین ہے بری ہوا اوس سے
ذمہ اسکو ابوداود نے روایت کیا ہے بلکہ بروایت عبد اللہ بن جعفر مین یہانتک فرمایا ہے
کہ اگر مر جاویگا تو اوسکا خون رائگان ہے رواہ الطبرانی اسیطرح جو کوئی زمانہ طوفان
بحر مین سوار ہوا اوس سے بھی ذمہ بری ہو جاتا ہے اسکو بیہقی نے ابن عمران سے روایت کیا ہے

بشارت بر خفتن بر روی بلا عذر

ابوہریرہ نے کہا ایک آدمی پیٹ کے بل سوتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر
ہوا پاؤن سے ٹہوکر مارکر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اسطرح کے سونے کو دوست نہین رکہتا ہے
رواہ احمد وابن حبان آسودہ مرد و عورت جنکو کسیطرح کا تمیز و ادب نہین ہوتا ہے
اسیطرح پیٹ کے بل سوتے ہین یہہ نشانی شیطان کی ہے کہ وہ اوندہا سویا کرتا ہے بلکہ
حدیث ابی ذر مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ یہہ سونا اہل نار کا ہے رواہ ابن ماجہ دوسری
روایت مین یون ہے کہ اسطرح کے سونے کو خدا دشمن رکہتا ہے ابی عیاش نے ایک صحابی سے

مرفوعاً روایت کیا ہے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے سے درمیان دہوپ وسایہ کے اور کہا کہ یہہ مجلس ہے شیطان کی رواہ احمد باسناد جید والبزار بنحوہ من حدیث جابر وابن ماجۃ النھی وحدہ من حدیث بریدۃ دوسری روایت ابی ہریرہ مین نہی کی ہے بیٹھنے سے درمیان دہوپ سایہ کے رواہ ابوداؤد حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے کئی حدیثون مین یون آیا ہے کہ اکرم مجالس وہ ہے جسمین روبقبلہ بیٹھے رواہ الطبرانی عن ابن عمر مرفوعاً ٭

بشارت بہ گرفتن فال بد

حدیث مرفوع ابن مسعود مین آیا ہے کہ طیرہ شرک ہے یہہ کلمہ تین بار فرمایا پہر کہا ہم مین کوئی نہین ایسا جو اوس سے بچے مگر اللہ تعالے توکل کے سبب سے دور کردیتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ والترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان یعنی دلمین تو وہم بدفالی کا ہر کسیکو آجاتا ہے مگر اللہ پر بہروسا کرنے سے اوس وہم پر نہین جمتا بخاری نے کہا یہہ قول ابن مسعود کا ہے مرفوع اسقدر ہے کہ بدفالی شرک ہے ابن القیم نے خوب بات کہی ہے کہ اثر بدفالی کا اوسی شخص کو ہوتا ہے جو فال بد سے ڈرتا ہے جسکو خدا پر بہروسا ہے اوسکو کوئی فال بد ضرر نہین کرتی پڑہا کہا کرو بکا کرو ٭

بشارت بر اقتناء سگ

ابن عمر کی حدیث مرفوع سے معلوم ہوا کہ سوائے کہیت وشکار کے کتے کے جو کوئی کتا پالتا ہے تو ہر دن اوسکے اجر مین سے دو قیراط برابر کم ہوتا ہے رواہ مالک والشیخان والترمذی والنسائی یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے امراء کے دربار مین کتے ہر دم رہتے ہین سیکڑون روپیہ کے دام مین آتے ہین یہہ اونکو چومتے چاٹتے ہردم اونپر ہاتہ پہیرتے ہین ع کند ہمجنس باہمجنس پرواز

آخر یہی تو وہی ہیں جنکے حق میں آیا ہیں کہ انکی کیا پوچھ سگ و سگ زاد اور آخری بکری بھی گذشتہ سے بارہا دیکھا اور پیر خود پر

سگ بدریائے ہفتگانہ بشوی	چونکہ تر شد پلید تر باشد

جو کوئی راتدن ملوث و مصاحب نجاست ہو وہ دشمن خدا ہے سڑی و دیوانے فقیر و کتے بھی راتدن کتے پالتے ہیں بڑائی مارتے ہیں احمق لوگ اولیا ءاللہ جانتے ہیں حالانکہ قرآن میں فرمایا ہے ان اللّٰه یحب التوابین ویحب المتطہرین اللہ دوست رکھتا ہے طہارت کرنیوالے کو جو نجس نجیر طاہر کسطرح خدا کے دوست اور ولی ہوسکتے ہیں وضو کرتے ہیں نہ نماز پڑھتے ہیں نہ عقل اور شعور ہے تو اولیا ءابلیس ہیں یا اگلی پچھلی بس لاحول ولا قوۃ الا باللّٰه کی حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا ہوتا ہے وہاں فرشتے رحمت کے نہیں آتے جبرئیل نے رسول خدا سے کہا انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا تصاویر رواہ احمد عن اسامۃ بن زید ورواتہ محتج بہم فی الصحیح والطبرانی بنحوہ ÷

بشارت بر تنہا سفر کردن

حدیث مرفوع ابی ہریرہ میں لعنت آئی ہے اوسپر جو جنگل میں اکیلا جاوے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح دوسری حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہیں تین سوار قافلہ ہیں رواہ الحاکم وصححہ تیسری حدیث میں آیا ہے ایک اکیلا شیطان ہے دو اکیلے دو شیطان ہیں اسکو مالک وابو داؤد وترمذی ونسائی وابن خزیمہ نے روایت کیا ہے ترجمۃ الباب میں لکھا ہے کہ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ تین مسافر سے کم عاصی ہوتے ہیں یعنی اس سے کم جماعت سفر میں نہ چاہیے حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً تین کو رکب فرمایا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ابن عباس کی حدیث میں مرفوعاً یوں ہے کہ بہتر صحابہ چار ہیں رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حسن غریب وابن حبان ÷

بشارت بر تنہا سفر کردن زن بغیر محرم

ابو سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو
جو ایمان رکھتی ہے اللہ اور یوم آخر پہ کہ سفر کرے تین دن کا یا زیادہ کا مگر یہ کہ ہمراہ اوسکے
ہو باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور ذی محرم اوسکا رواہ الستۃ الا النسائی دوسری
روایت شیخین مین یون آیا ہے کہ سفر نکرے عورت دو دن کا کسی زمانے مین مگر ساتھ ہووے اوسکے
ذو محرم یا شوہر یہی مضمون بتقیید ستہ روز حدیث ابن عمر مین نزدیک شیخین وابو داؤد کے بھی
آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ حلال نہین کسی عورت کو سفر ایک رات دن کا مگر ہمراہ
محرم کے دوسری روایت مین ایک ہی دن تیسری روایت مین ایک ہی رات کا ذکر آیا ہے اسکو
الا شیخین واہل سنن نے روایت کیا ہے ورواہ ابن خزیمۃ دوسرا لفظ ابو داؤد کا
یہہ ہے کہ ایک برید کی راہ تک کا بھی سفر نکرے اسکو بھی ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا
کہ عورت بلا محرم کے تھوڑی مسافت تک بھی سفر نہین کر سکتی ہے یہہ سفر کرنا اوسپر حرام
مطلق ہے ؎

بشارت بر ہمراہ داشتن جرس وسگ در سفر وغیرہ

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے ہمراہ نہین رہتے فرشتے اوس قافلے کے جسمین کتا یا گھنٹا ہو
اسکو مسلم وابو داؤد وترمذی نے روایت کیا ہے دوسری روایت ابو داؤد مین ذکر چیتے کی
کھال کا بھی آیا ہے کہ اوسکے ہونے سے فرشتے ساتھ قافلے کا چھوڑ دیتے ہین تیسری روایت
ابی ہریرہ کی مرفوعا اس لفظ سے ہے کہ جرس مزمار شیطان ہے رواہ مسلم وابو داؤد والنسائی
وابن خزیمۃ ام سلمہ کا لفظ مرفوع یون ہے جس گھر مین جرس ہوتا ہے اوسمین رحمت کے فرشتے
نہین آتے رواہ النسائی عمر بن خطاب نے مرفوعا کہا ہے کہ ہر جرس کے ساتھ ایک شیطان

ہوتا ہے رواہ ابو داؤد ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جس قافلہ میں جھانجھ ہوتا ہی فرشتے اوسکے ساتھ نہین ہوتے رواہ النسائی عائشہ نے ایک لڑکی کے پاؤن مین جلاجل آواز دار دیکھکر مرفوعا ذکر کیا کہ جس گہر مین جرس ہوتا ہے وہان فرشتے نہین آتے رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ زیور آوازدار کا حکم جرس کا ہے جرس رکہنا گہر مین قافلے مین حرام ہے یہہ حرام کام اکثر اہل دول کے گہر مین ہوتا ہے آخر بار اس نعمت سے محروم ہین وللہ الحمد ؛

بشارت بر سفر اول شب و تحوان

جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہ چھوڑو مویشی اپنے جب کہ سورج ڈوبے یہانتک کہ تجہیر عشا دور ہوجاوے کیونکہ شیاطین وقت غروب آفتاب کے کہیلتے کودتے ہین رواہ مسلم وابو داؤد حاکم کا لفظ یہہ ہے کہ روکو بچون کو یہانتک کہ فحمہ عشا دور ہوجاوے اس ساعت مین شیطان چلتے پہرتے ہین یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ جب رات کو پڑاؤ کرو تو رستے سے بچو کہ وہ جگہہ ہے دواب وہوام کی رواہ مسلم واھل السنن الا ابن ماجۃ ؛

بشارت بر حب دنیا و تکاثر آن و تنافس در ان

انس نے مرفوعا کہا ہے کہ منادی ندا کرتا ہے چھوڑ دو دنیا کو اہل دنیا کے لیے یہہ کلمہ تین بار کہا پہر فرمایا جسنے لیا دنیا کو زیادہ حاجت سے اوس نے اپنی موت چاہی اور وہ نہین جانتا اسکو بزار نے روایت کیا ہے ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دنیا میٹھی اور ہری ہے اللہ اسمین تمکو چھوڑتا ہے تاکہ نظر کرے کہ تم کیا کرتے ہو سو بچو دنیا سے اور عورتون سے رواہ مسلم والنسائی ابن عمرو کی حدیث مین مرفوعا یون آیا ہے کہ جو کوئی دنیا کو حق سے لیتا ہے تو اوسمین برکت ہوتی ہے بہت سے گہسنے والے ہین دنیا مین موافق خواہش نفس کے اونکے

لیے آخرت مین سوا سے نار کے اور کچھ نہین ہے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات دوسرا
لفظ ابن عمر کا یہہ ہے کہ نہین لیتا کوئی بندہ دنیا سے کوئی چیز مگر گھٹ جاتا ہے درجہ اوسکا
نزدیک خدا کے گو وہ کریم ہو رواہ ابن ابی الدنیا واسنادہ جید ثوبان کہتے ہین مینے
کہا اے رسول اللہ مجھکو دنیا مین سے کسقدر کفایت ہے فرمایا اوسقدر جو تیری بھوک کو
بند کرے تیرے ستر کو چھپا دے اور اگر تیرے پاس کوئی گھر بھی ہے تو وہ بھی سہی اور اگر کوئی
سواری ہے تو پھر کیا پوچھنا رواہ الطبرانی ابو عسیب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ قیامت کو
سوال ہوگا ہر نعمت سے مگر تین چیز ایک چیتھڑا جس سے ستر چھپے یا ٹکڑا روٹی کا جس سے بھوک
مرے یا ایک سوراخ جسمین گرمی سردی کے لیے گھسے رواہ احمد ورواتہ ثقات عثمان بن
عفان نے مرفوعاً کہا ہے کہ نہین حق بنی آدم کا سوا ان تین چیز کے ایک گھر جو پناہ دے
دوسرے کپڑا جو ستر چھپا دے تیسرا سوکھا ٹکڑا روٹی کا پانی کے ساتھ رواہ الترمذی والحاکم
وصححاہ والبیہقی ابن عمرو سے ایک شخص نے سوال کیا کہا کیا مین فقراء مہاجرین سے نہین ہون
کہا تیرے پاس عورت ہے جسکے پاس تو رہتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے جسمین تو بستا ہے کہا ہان
کہا تو تو غنی ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بھی ہے کہا اب تو تو ملوک مین ہے رواہ مسلم
موقوفاً ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین ایک ازار وسایہ دیوار وآب سرد سے جو کچھ زیادہ ہے اوسکا
حساب ہر بندے سے دن قیامت کے لیا جاویگا یا وہ مسئول عنہ ہوگا رواہ البزار ورواتہ
ثقات حدیث ابی الدرداء مین مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ جو تھوڑا ہو اور کفایت کرے وہ بہتر
ہے اوس بہت سے جو غافل کرے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح وابن حبان والحاکم
وقال صحیح الاسناد **فائدہ** فضائل زہد مین بہت حدیثین آئی ہین سبکا حاصل ذم دنیا اور
ناپایداری اس جہان فانی کی ہے ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے
تھے اے اللہ رزق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قوت کر دوسری روایت مین ہے کہ کفاف
کر رواہ الشیخان والترمذی وابن ماجۃ مراد آل محمد سے ذات پاک نبوی وعترت

مصطفوی ہے اسیلیے سادات اہل بیت کو شش دوستی لوگون کے کبھی دولت وحکومت ہاتھہ
نہ آئی ہمیشہ مظلوم محروم مغموم مہموم رہے انکا حصہ آخرت پر رکھا گیا ہے جو خدا کے دشمن ہین دنیا کا
سب کچھہ دیا ہے تاکہ آخرت مین ہر نعیم و لذت سے محروم رہین انس بن مالک مرفوعًا کہتے ہین
کوئی غنی و فقیر نہین ہے مگر وہ دن قیامت کے یہہ تمنا کریگا کہ کاش دنیا مین بقدر قوت
ہی ملتا رواہ ابن ماجۃ **فائدہ** جابر نے کہا گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بازار پر ایک چھوٹے کان کی مردار بکری دیکھی کہا تم مین سے کون اسکو ایک درہم پر مول لیتا
ہے سبنے عرض کیا کہ ہم تو اسکو مفت مین بھی نہ لین اسکو لیکر کیا کرینگے فرمایا واللہ دنیا اس
سے بھی زیادہ خوار ہے اللہ پر رواہ مسلم بطولہ اسیطرح حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ ایک
مردار بکری پر گذر ہوا جسکو بکری والون نے پھینکدیا تہا فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے
جان میری البتہ دنیا ذلیل تر خوار تر ہے اللہ پر اس بکری سے نزدیک بکری والون کے رواہ
احمد باسناد لاباس بہ یہہ حکایت چند حدیثون مین آئی ہے ضحاک بن سفیان کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے ضحاک تمہارا کہانا کیا ہے مینے کہا گوشت
و دودھ دہی فرمایا پہر کیا ہوجاتا ہے مینے کہا وہی جو معلوم ہے یعنی گوہ فرمایا اللہ تعالے
نے اسکو مثال دنیا کی ٹہیرائی ہے یعنی دنیا پاخانہ کیطرح پر ہے رواہ احمد ورواتہ رواۃ
الصحیح الا علی بن زید بن جدعان **فائدہ** حدیث مرفوع ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ دنیا
ملعون ہے جو کچھہ دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ایک ذکر خدا کا اور جو کچھہ کہ ذکر کیطرح
ہو اور عالم و متعلم اخرجہ ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن کہا ہے ابو ہریرہ
کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے ہلاک ہوا بندہ دنیا کا بندہ درہم کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا تو خوش
ہے نہ دیا گیا تو خفا ہے ایسا بندہ ہلاک ہو سرنگون ہو جب کانٹا چبہے تو نکالا نجاوے رواہ
البخاری یہہ بددعا ہے اہل دنیا پر جنکو محبت مال و لباس وغیرہا کی ہے دوسری روایت
مین یون ہے کہ جسنے چاہا اپنی دنیا کو اوسنے نقصان کیا اپنی آخرت کا جسنے چاہا آخرت کو اوسنے

نقصان کیا اپنی دنیا کا تم اختیار کرو باقی کو فانی پر رواہ احمد عن ابی موسی الاشعری
ورواتہ ثقات والبزار وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرطہما والبیہقی تیسری
روایت ابوموسی مین مرفوعاً یون ہے کہ شیرینی دنیا تلخی آخرت ہے تلخی دنیا شیرینی آخرت ہے
رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد کعب بن مالک مرفوعاً کہتے ہین دو بہوکے گرگ جو گلہ غنم
مین چھوڑ دیے جاوین اوتنا فساد نہین کرتے جو فساد حرص مال و شرف سے دین مین ہوتا
ہے رواہ الترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان فی صحیحہ یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ
مین بھی مرفوعاً نزدیک طبرانی و ابویعلی کے بسند جید آیا ہے بزار نے اوسکو ابن عمر سے مرفوعاً
باسناد حسن روایت کیا ہے انس کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو کوئی پانی پر چلتا ہے
اوسکے پاؤن ضرور بھیگتے ہین اسیطرح صاحب دنیا گناہون سے سلامت نہین رہسکتا رواہ البیہقی
کعب بن عیاض کا لفظ یہہ ہے کہ ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے میری امت کا فتنہ مال ہے اسکو
ترمذی نے حسن صحیح حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے عائشہ کہتی
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اوسکا گھر ہے جسکے لیے گھر نہین دنیا
کے لیے وہی شخص جمع کرتا ہے جسکو عقل نہین رواہ احمد بیہقی نے اتنا اور بڑھایا کہ دنیا مال
ہے اوسکا جسکے لیے مال نہین واسنادہما جید ابو درداء نے مرفوعاً کہا ہے جسکی ہمت دنیا
ہوگی حرام کریگا اللہ اوسپر پڑوس میرا مین بھیجا گیا ہون دنیا کے ویران کرنے کے لیے اسلیے
مبعوث نہین ہوا کہ اوسکو آباد کرون رواہ الطبرانی حدیث عمرو بن عوف مین مرفوعاً آیا ہے
واللہ مجھکو تمپر کچھہ خوف محتاجی کا نہین ہے ڈر اسکا ہے کہ کشادہ ہو تمپر دنیا جسطرح مبسوط ہوئی تم سے
پہلے لوگون پر پس رغبت کرو تم اوسمین جسطرح رغبت کی اونہون نے پھر ہلاک ہو جاؤ تم جسطرح ہلاک
ہوگئے وہ رواہ الشیخان یہہ حدیث ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ
جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا بنی امیہ و بنی عباس پر دنیا کشادہ کر دی گئی تھی ایسے چین آرام مین
پہنسے کہ آخر دولت و حکومت کو تباہ کر گئے اوتھے آپ ہی تباہ ہوئے دوسرونکو بھی برباد کیا اسلام

غریب ہو گیا محبت دنیا کی نحوست نے یہانتک اثر کیا کہ غربا سے بھی اصلاح جاتا رہا آپس میں محتاج
غریب بھی دنیا طلب ہو گیا ہے گو خاطر خواہ مال ہاتھ نہیں آتا غرضکہ ہلاکت کا سامان ساری امت
کے لیے طیار ہو گیا ہے انشاء اللہ انجام بخیر کرے حدیث عبد الرحمن بن عوف مرفوعاً کہتے ہیں کہ شیطان لعنہ اللہ
نے کہا ہے مالدار مجھ سے کسیطرح نہیں بچ سکتا تین امر میں سے ایک امر میں ضرور ہی پھنس جاتا
ہے ایک یہ کہ مال بغیر حلال لیتا ہے دوسرے یہ کہ بے ضرورت اور اپنے دوستون میں خرچ کرتا ہے
تیسرے یہ کہ حق جگہ سے اوسکو منع کرتا ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن بیشک تجربہ بھی
اسکا گواہ ہے کہ کوئی مال کسی مالدار کا ان تین امر سے خالی نہیں ہوتا یا حرام کا مال ہے یا
بیجا صرف ہوتا ہے یا حق واجب سے نہین اوٹھتا تجب ہیں اسی ابلیس لعین نے ڈالا ہے خدا ہی بچائے
بچاوے تو بچے ورنہ خیر وعافیت ہے حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے کہ جہانکا میں نے
جنت میں دیکھا کہ اکثر جنت والے یہی فقرا ہیں پھر جہانکا میں نے نار میں تو دیکھا کہ اکثر دوزخ
والے یہی آسودہ لوگ اور عورتیں ہیں رواہ احمد باسناد جید عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ مرفوعاً کہتے ہیں کہ کشادہ نہیں کیجاتی ہے دنیا کسی شخص پر مگر اللہ درمیان اونکے عداوت
وبغض ڈالدیتا ہے قیامت تک رواہ احمد باسناد حسن والبزار وابو یعلی سچ ہے جتنے
لوگ دشمن کسی امیر رئیس دولتمند آسودہ حال کے ہوتے ہیں اوتنے کسی فقیر محتاج مسکین
کے نہیں ہوتے یہہ ساری دشمنی اسی مال کے پیچھے ہوتی ہے دنیا کی محبت دولت کا عشق ایمان
بھی لیتا ہے جان بھی تباہ کرتا ہے گرہ کا مال بھی برباد کردیتا ہے فقرا کے پاس کیا ہے جو
کوئی اونکو ستاوے اونسے چھینے ؎

خوشا جہان تہیدستی و غریبانش		زوال نیست در اقبال بے نصیبانش

حدیث عبد اللہ بن الشخیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ تم پاس اغنیا کے کم جایا کرو اسمین یہہ بات
ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھوگے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد فائدہ منذری
نے بیان میں تنگی معیشت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعیش صحابہ کے بہت حدیثیں لکھی ہیں

کہا انہی نے پہننے بچھونے اور بیٹھنے کا ذکر کیا ہے جسکے مقابلے مین آج اکیلا ایک فقیر بادشاہ وقت
نظر آتا ہے سلف اوس حال مین صابر شاکر تھے خلف با وجود اس وسعت زینت و عدم قدرت
فاقہ کے رات دن کفران نعمت کرتے ہین بے حاجت سوال و سعی در دنیا طلبی مین مشغول رہتے
ہین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ع شرح شرحے کہ رفت ایمان شرمے ؟

بشارت بیتراو تحقیق تمائم و حروز

عقبہ بن عامر نے مرفوعًا کہا ہے جسنے لٹکایا کوئی تمیمہ پس نہ تمام کریگا اوسکو اللہ اور جسنے لٹکایا
کوئی ودعہ تو اچھا نکریگا اوسکو اللہ اسکو احمد و ابو یعلی نے باسناد جید روایت کیا ہی حاکم
نے صحیح الاسناد بتایا ہے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جسنے تعلیق کی اوسنے شرک کیا یعنی
وہ مشرک ہوگیا رواہ احمد والحاکم و اللفظ لہ۔ رواۃ احمد ثقات منذری نے کہا
تمیمہ کہتے ہین اون دانون کو جنکو لوگ اس اعتقاد سے لٹکاتے تھے کہ آفات دور ہون گی
سو اعتقاد اس امر کا بالکل جہل و ضلالت ہے اسلئے کہ سوا خدا کے کوئی مانع دافع نہین ہے ذکرہ
الخطابی مین کہتا ہون کہ لفظ حدیث کا عام ہے جو چیز گلے مین لٹکائی جاوے یا بازو پر باندھی
جاوے یا انگلی مین پہنی جاوے خواہ کوئی دانہ کسی پتھر وغیرہ کا ہو یا کوئی گنڈا التعویذ تو وہ سب
حکم تمائم و حروز مین ہوگا مگر اس بنیاد پر کہ مقصود اوسکے تعلیق سے دفع آفات و جلب نفعات
ہو ورنہ چھلا پہننا کسی چیز عانو کا واسطے زیب و زینت بدن کے ممنوع نہین ہے اس مسئلہ کی
تفصیل دلیل الطالب سے معلوم ہو سکتی ہے عبد اللہ بن حکیم نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ من علق
شیئًا وکل الیہ رواہ ابو داؤد والترمذی عمران بن حصین کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ صفر کا دیکھا یعنی پیتل کا فرمایا تجہپر افسوس یہہ
کیا ہے اوسنے کہا واہنہ سے ہے فرمایا ہان یہہ تجھکو وہن سے زیادہ کریگا اسکو پھینکدے اگر تو مرگیا
اور یہہ تیرے بازو پر رہا تو کبھی تجھکو فلاح نہو گی رواہ احمد و ابن ماجۃ ابن حبان کا لفظ

یہہ سمجھکر اگر زیور کیا تو تو امی کے حوالہ رہا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے جاہلون کی رسم ہے ہاتھ مین
کا پہنا بازو پر باندھنے ہین کوڑی اور شہے لٹکاتا باندھتا ہے یہہ سب شرک ہے مشرک مستحق نار
ہے گو آپکو مسلمان کہے یا نماز روزہ کرے ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ رقی
و تمائم و تولہ شرک ہے انسے پوچھا کہ منتر و تمیمہ تو معلوم ہے تولہ کیا چیز ہے کہا وہ چیز ہے جسکو
عورتین ازواج کے درست بنانے کے لئے کرتی ہین رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح
الاسناد معلوم ہوا کہ کوئی چیز واسطے قابو مین لانے شوہر کے یا بی بی کے کرنا درست نہین
ہے ہان دعا کرنا درست ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین وہ تمیمہ نہین ہے جو بعد بلا کے
لٹکایا جاوے تمیمہ وہ ہے جو قبل بلا معلق کیا جاوے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
سنت صحیحہ سے جو تعویذ ثابت ہے وہ فقط کوئی آیت یا دعا پڑھکر دم کرنا پھونکنا ہے نہ کاغذ
مین لکھکر لٹکانا اگرچہ بعض سلف سے تعلیق تعویذ مروی ہے مگر جو مزا اس سنت پر عمل کرنیکا
ہے وہ دوسری چیز کا نہین ہے ضرورت کیا ہے کہ تمائم وغیرہ کو عمل مین لاوے گو صورت
جائزہ ہی پر کیون نہون ذات پاک رب العالمین ہر وقت ہر حال ہر جگہہ مین نافع وضار ہے
اوسی سے کیون التجا و گریہ و زاری نہ کیجاوے تعویذ باندھکر گنڈا لٹکاکر خدا سے غافل
ہوکر بیٹھہ رہنا کام احمقون کا ہے واللہ اعلم

بشارت بر ترک وصیت و مضاروران

حدیث مرفوع ابن عمر سے معلوم ہوا کہ دو تین رات بھی بے وصیت بسر کرنا نہ چاہئے وصیت لکھی
رکھی رہے رواہ مالک والستۃ انس بن مالک کا مرفوعاً لفظ یہہ ہے کہ محروم وہ ہے جو
وصیت کرنے سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ ترک
کرنا وصیت کا عار ہے دنیا مین نار و شنار ہے آخرت مین رواہ الطبرانی فرماتے پیچھے ہر آدمی
کے لگا ہی ہوا ہے کون دن رات ہے جسمین سیکڑون ہزارون مسلمان دنیا مین نہین مرتے

مگر وصیت کرنیوالے ہزار مین شاید دو چار دیکھے جاتے ہین تبھے وصیت نہ کی مرگیا اور پیچھے ورثہ کی تباہی بربادی نزاع باہمی ہوا عار و شنار و نار نے پیچھا نہ چھوڑا لاحول ولا قوۃ الا باللہ **فائدہ** ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہے کہ مرد یا عورت ساٹھ برس خدا کی طاعت کرتے ہین جب موت آتی ہے وصیت مین ضرر پہونچاتے ہین انکے لیے آتش دوزخ واجب ہو جاتی ہے قرآن پاک مین ہمراہ وصیت کے قید عدم ضرار کی آئی ہے رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حسن غریب ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے کہ آدمی ستر برس عمل اہل خیر کرتا ہی پہر وقت وصیت کے جفا کرجاتا ہے اوسکا خاتمہ عمل شر پر ہوتا ہے ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے کہ اضرار وصیت مین منجملہ کبائر کے ہے پہر تلک حدود اللہ پڑہا رواہ النسائی کہا وصیت ضرار کرنا کبیرہ گناہ پر مرنا ہے یہہ دلیل ہے سوء خاتمہ کی جسطرح عدل کرنا وصیت مین دلیل ہے حسن خاتمہ و دخول جنت کی انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو نے بھاگا میراث اپنے وارث کی قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے دن قیامت کے رواہ ابن ماجہ اکثر مرد و عورت جو وصیت کرتے ہین اونکی وصیت خالی مخالفت شرع سے نہین ہوتی ایسی ہی وصیت مین اضرار ہوتا ہے اپنی آخرت اس اضرار سے مرتے دم بگاڑ جاتے ہین انکو محرومی جنت کی مبارک ہو۔

بشارت بر کراہت انسان از سکرات موت

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکہتا ہے ملنا اللہ کا تو دوست رکہتا ہے اللہ ملنا اوسکا اور جو کوئی مکروہ جانتا ہے خدا سے ملنے کو تو مکروہ جانتا ہے اللہ اوسکے ملنے کو مینے کہا کیا مراد کراہیت موت کی ہے ہم سب ہی تو موت کو ناخوش رکہتے مکروہ جانتے ہین فرمایا یہہ بات نہین ہے مومن کو جب بشارت اللہ کی رحمت و رضامندی و جنت کی دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بہی اوسکا ملنا چاہتا ہے

کافر کو جب بشارت عذاب و سخط خدا کی دیجاتی ہے تو وہ اللہ کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی
اوسکا ملنا نہیں چاہتا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی یہہ بشارت مومن وکافر کو وقت
موت کے دیجاتی ہے اللہ تعالے ایسے فسق سے بھی بچاوے جو حد کفر تک پہونچا دیتا ہے یہہ فسق
نری ہے جسپر آدمی جیتا رہتا ہے بے خوف ہوکر کیا کرتا ہے یا توبہ کرکے پھر مرتکب کبیرہ ہوکر مرجاتا
ہے مضمون حدیث مذکور کا بہت الفاظ سے کئی طریق سے آیا ہے حدیث ابن عمرو میں موت کو
تحفہ مومن فرمایا ہے رواہ الطبرانی باسناد جید امرا و ملوک موت کے ذکر سے گھبراتے
ہیں موت کا یاد کرنا ونکے لیے ڈرنا کیسا یہہ عجب لوگ ہیں نہیں جانتے کہ یہہ اپنی موت پھیر دینگے
یا زبردستی ازبان پہ مرجاوینگے جسکو ایسی عاجزی ہے تو پہر اوسکے نام سے بھاگنا کیا بلکہ موت کا
ذکر کرنا لذات وشہوات کا قاطع ہے رنج وغم کو دور کرتا ہے صبر وشکر کی توفیق بخشتا ہے ؎

بشارت بر ثنای بد بر جنازہ

انس کہتے ہیں ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکو اچھا کہا رسول خدا نے تین بار فرمایا کہ واجب
ہوگئی دوسرا جنازہ نکلا اوسکو برا کہا فرمایا واجب ہوگئی عمر بن خطاب نے پوچھا کیا چیز واجب
ہوگئی فرمایا جسکو تمنے اچھا کہا اوسپر جنت واجب ہوگئی جسکو برا کہا اوسپر نار واجب ہوگئی تم
خدا کے گواہ ہو زمین میں رواہ الشیخان بطولہ والترمذی والنسائی وابن ماجہ
یہہ مضمون حدیث ابی ہریرہ میں بھی نزدیک ابوداؤد وابن ماجہ کے آیا ہے عمر کی حدیث میں یہہ
بھی مرفوعا وارد ہے کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی بہتری کی گواہی دیں اللہ اوسکو جنت میں
داخل کریگا پہر تین اور دو آدمی کا بھی ذکر کیا رواہ البخاری انس کی روایت میں مرفوعا
چار گھر کے ہمسایہ قریب آئے ہیں رواہ ابو یعلی وابن حبان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ
جسکے لیے تین گھر کے ہمسایہ قریب گواہی خیر کی دیں تو اللہ اونکی گواہی قبول کرکے اوسکو بخشدیتا
ہے مراد صلحا و شہدا ہیں نہ اہل فسق عامر بن ربیعہ مرفوعا کہتے ہیں بندہ جب مرجاتا ہے اللہ کو اوسکا

شہر معلوم ہے مگر لوگ اوسکو بہتر کہتے ہین تو اللہ فرماتا ہے اے فرشتو بیشے گواہی اپنے بندون کی اس بندے کے حق مین قبول کرکے اسکو باوجود اپنے علم کے بخشدیا رواہ الاصبہانی معلوم ہوا کہ جس بندے کے گناہ مستور رہتے ہین اچھے نیک مسلمان اوسکو اچھا کہتے ہین تو اللہ رحیم او سپر رحم فرماتا ہے جسکو سب ظالم فاسق جانتے کہتے ہین گو وہ نمازی ہو تو اوسکا خدا حافظ ہے ابی قتادہ کی روایت مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی جنازہ پر بلاتے تو حال مردہ کا دریافت فرماتے اگر لوگ اوسکی اچھا کہتے تو نماز پڑھتے اور جو برا کہتے تو فرماتے تم جانو خود نماز اوسپر پڑھتے رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح معلوم ہوا کہ امام وخلیفہ اسلام کو فساق فجار پر نماز جنازہ پڑھنا نہ چاہئے تاکہ لوگون کو عبرت ہو فسق وفجور سے بچین

فائدہ حدیث ابن عمر مین مرفوعا آیا ہے کہ ذکر خوبیان اپنے مردون کی بازرہو بیان اوسکی برائیون کے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث غریب وابن حبان فی صحیحہ مطلب یہ ہے کہ جو سچا مسلمان ہو وہ کسیکے عیب ظاہر نکرے جاہل لوگ اپنے مان باپ قوم قبیلہ کے عیب بیان کیا کرتے ہین مانا کہ وہ ایسے ہی تھے مگر اب بعد موت کے اوسکا ذکر کیا وہ اپنے کیے کی سزا وجزا کو پہنچ گئے ہمارے برا کہنے سے ہم خود بری ہوتے ہین جو ہونا تھا سو ہو چکا جو مرگیا اوسکی قیامت قائم ہوگئی ہمکو اپنی ذات کی اصلاح چاہئے کہ ہمارا حال وانجام اونکا سا حال وانجام نہو ۰

بشارت بر نیاحت بر میت و نعی وتطم خدود وخمش وجوہ وشق جیب

نعمان بن بشیر کہتے ہین جب عبداللہ بن رواحہ بیہوش ہوگئے اونکی بہن رونے لگی واجبلاہ واکذا واکذا کہنے لگی جب اونکو ہوش آیا کہا جو کچہ تو نے کہا مجھسے پوچھا کہ کیا تو ایسا ہی تھا رواہ البخاری عرب کی جاہل عورتین اپنے مردون کے بیان کرتی تھین واسیداہ واعضداہ واماتعاہ واناصراہ واکاسیاہ وغیرہ الفاظ کہتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا مردہ عذاب کیا جاتا ہے زندہ کے رونے پر اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے یہہ
مضمون کئی حدیثوں میں آیا ہے مراد چلا کر بیان کرکے رونا ہے خصوصاً جبکہ مردہ بھی اوس پر
راضی تھا ورنہ صرف آنسو کا بہنا دلمیں رنج کا ہونا گناہ نہیں ہے بلکہ خدا کی رحمت دلکی رقت
ہے ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ تین امر کفر ہیں ساتھ خدا کے ایک گریبان کا چاک
کرنا دوسرے مردہ پر چلا کر رونا تیسرے کسی کی ذات میں طعن کرنا رواہ ابن حبان فی الحاکم
وقال صحیح الاسناد انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے دو آوازیں ملعون ہیں دنیا و آخرت میں
ایک مزمار نزدیک نعمت کے دوسرے چلا کر رونا نزدیک مصیبت کے رواہ البزار ورواتہ
ثقات یعنی دولتمند ہو کر گانا بجانا کرنا ابو مالک اشعری کی حدیث میں نیاحت کو امر جاہلیت
فرمایا ہے اگر مر جاوے اور توبہ نکرے رواہ ابن ماجۃ گریہ جاہلیت ابتک اسلام میں
کہیں کہیں موجود ہے انا نقدا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں رونیوالیوں کی دو صفیں بنا کر دائیں
بائیں جہنم کے کھڑی کرینگے وہ کتوں کیطرح اہل نار پر روئینگی رواہ الطبرانی حدیث
ابی سعید خدری میں نائحہ و مستمعہ دونوں پر لعنت فرمائی ہے رواہ ابوداؤد اسیطرح
حدیث حذیفہ میں نعی سے نہی فرمائی ہے رواہ الترمذی وحسنہ ابن مسعود کی روایت
میں نعی کو عمل جاہلیت قرار دیا ہے رواہ الترمذی واستغربہ نعی یہہ ہے کہ جب کوئی
مر جاوے تو اوسکے مرنے کا اشتہار کریں لوگوں میں پکارتے پھریں کہ فلان شخص مر گیا ہاں اہل
قرابت و اخوان کو خبر کردینا مضائقہ نہیں کہ نماز جنازہ کے لئے آجاویں زیادہ ہلڑ نکرے ابن
مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ ہم میں سے نہیں یعنی
اہل اسلام سے جو گال پیٹے گریبان چاک کرے جاہلیت کیطرح چلاوے رواہ الشیخان و
اهل السنن الا ابا داؤد ابو موسی نے مرفوعاً کہا ہے کہ رسول خدا بری ہیں صالقہ حالقہ
شاقہ سے رواہ الشیخان وابن ماجۃ والنسائی صالقہ وہ ہے جو چیخ مار کر چلا کر روئے
حالقہ وہ ہے جو سر کے بال کھسوٹے شاقہ وہ ہے جو کپڑے پھاڑے ابی امامہ کا لفظ یہہ ہے کہ

لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس عورت پر جو مونہہ نوچے گریبان پہاڑے دہاڑ شور پکارے یعنی ہاے ہاے واے واے کرے رواہ ابن ماجۃ وابن حبان جو عورتین ان کبائر مین مبتلا ہین منع کرنے سے باز نہین آتین اونکو یہہ بشارت ہے ❊

بشارت بر سوگ زن برای غیر شوہر زیادہ سہ روز

ام حبیبہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکہتی ہے اللہ اور روز آخرت پر یہہ بات کہ سوگ کرے کسی مُردے پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اخرجہ الشیخان یہہ مسئلہ متفق علیہ ہے سوا شوہر کے مان باپ اولاد بہائی بہن کسی کے لئے تین دن سے زیادہ ماتم درست نہین اس سے معلوم ہوا کہ حق شوہر کا سب پر مقدم ہے والدین کے حقوق بہی بعد اطاعت شوہر کے ہین مرد پر سب سے زیادہ حق اوسکی مان کا ہے عورت پر سب سے زیادہ حق اوسکے شوہر کا ہے یہہ مضمون بہی حدیث کا ہے حدیث اسکی پہلے گذر چکی ہے مگر اس زمانے مین سب سے کم حق شوہر کا سمجہا جاتا ہی ہیچ ہے یہہ نہو تو پہر ایمان کیونکر ہے عیش و آرام کسطرح حاصل ہو الرجال علیہن درجۃ گویا کہ کتاب گلستان مین آیا ہے الرجال قوامون علی النساء گویا کہ کوئی شعر بوستان کا ہے نہ آیت قرآن ونص فرقان ❊

بشارت بر اکل مال یتیم بغیر حق

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین منجملہ سبع موبقات یعنی مہلکات کے ایک کہانے مال یتیم کا بہی ذکر کیا ہے رواہ الشیخان وغیرہما بزار کا لفظ یہہ ہے کہ کبائر سات عدد ہین منجملہ اونکے ایک کہانا ہے مال یتیم کا دوسری روایت مین آیا ہے کہ اللہ پر حق ہے کہ آکل مال یتیم کو بہشت مین داخل نکریگا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث عمرو بن حزم مین آکل مال یتیم کو

اکبر الکبائر فرمایا ہے رواہ ابن حبان ابو برزہ کا لفظ یہ ہے کہ مبعوث ہونگے کچھ لوگ قبرون
سے اونکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے پوچھا یہ کون ہین فرمایا وہ لوگ ہین جو ظلم سے
مال یتامی کا کہاتے ہین رواہ ابو یعلی وابن حبان قرآن شریف مین فرمایا ہے ان الذین
یاکلون اموال الیتامی انما یاکلون فی بطونہم نارا ۔

بشارت بر زیارت کردن زنان قبور را

ابو ہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مان کی قبر کی پہر
روئے اور رلایا پہر فرمایا اذن چاہا تہا مین نے اپنے رب سے اس بات کا کہ مین استغفار کرون
اوسکے لیے مجہکو اذن نہ دیا مین نے زیارت کرنے کا اذن چاہا اجازت دی سو تم قبرون کی زیارت
کیا کرو یہہ موت کو یاد دلاتی ہے رواہ مسلم وغیرہ معلوم ہوا کہ والدہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان پر نہین مرین یہہ بہی معلوم ہوا کہ کافر ماں باپ کی زیارت بہی
درست ہے مگر قبر ودن کو یہہ قبر جس جگہہ تہی اسکے لئے کوئی سفر نہین کیا گیا تہا زیارت کا
فائدہ حدیث ابن مسعود مین مرفوعا یہہ آیا ہے کہ دنیا مین بے رغبتی لاتی آخرت کی یاد دلاتی ہے
رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح یہی فائدہ بہت حدیثون مین آیا ہے اسکے سوا جو اور کوئی
فائدہ سمجہا جاوے سو بجز دعاے مغفرت کے واسطے اموات کے وہ بیفائدہ ہے خالی کسی شرک
یا بدعت یا رسم جاہلیت سے نہوگا منذری نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پہلے زیارت قبور سے منع فرمایا تہا عموما سب مردون عورتون کو پہر مردون کو اجازت دی عورتون
کو نہی بدستور قائم رہی رخصت کے عام ہونے مین بہت کچھ کلام ہے واللہ اعلم انتہی حدیث
ابن عباس مین مرفوعا آیا ہے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات
قبور پر اور ان لوگون پر جو قبرون پر مسجد بناتے چراغ جلاتے ہین رواہ ابوداود و
الترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجہ وابن حبان یہی لعنت زائرات قبور پر

حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان کے بہی آئی ہے ترمذی نے
اسکو حدیث حسن صحیح کہا ہے ابن عمرو کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ایک جنازہ سے بعد دفن کے پہرے گہر کے دروازے پر ایک عورت کو آتے ہوئے دیکہا
وہ فاطمہ تہین پوچہا تم کدہر نکلی تہین کہا اس مردہ کے گہر تعزیت کے لیے گئی تہی کہا شاید مقابر کدیٰ
تک بہی اونکے ساتہہ گئی ہوگی کہا معاذ اللہ جب آپ سے سن لیا تو پہر جانا کیسا فرمایا اگر وہان
جاتی تو پہر تو جنت کو نہ دیکہتی جب تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکہتے رواہ ابو داؤد بطولہ
والنسائی بنحوہٖ معلوم ہوا کہ عورت کا ہمراہ جنازے کے جانا حرام ہے جنت سے اوسکو محروم
کرتا ہے عورت نہ قبر پر زیارت کے لیے جاوے نہ ہمراہ جنازے کے خدا جانے کیا کر گذرے
کیا ہوگا ؏

بشارت بمرور بر قبور ظالمین و مصارع ایشان

ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا جب کہ گذر حجر دیار ثمود
پر ہوا کہ تم ان معذبین پر داخل مت ہو مگر روتے ہوئے اگر نہ روؤ تو داخل بہی مت ہو کہین تمکو
وہ بلا نہ پہونچے جو اونکو پہونچی ہے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے دوسری روایت مین یون آیا
ہے کہ پہر اپنا مونہہ کپڑے سے ڈہانک کر جلد جلد چلے یہانتک کہ اوس وادی سے نکل گئے معلوم
ہوا کہ جس جگہہ مدفن و مصرع کفار و ظلمہ کا ہو یا جس جگہہ کسی قوم پر عذاب ظاہری آیا ہو وہان
نہ جاوے اگر جاوے تو روتا ہوا جاوے اللہ سے ڈرے کہ اونکا سا حال کہین اسکا حال
نہو جاوے وہان جانا اونہین کے لیے سزاوار ہے جو مثل اونکے غیر مسلمان ہین ؏

بشارت بر عذاب قبر

ابن مسعود نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے موتی عذاب کیے جاتے ہین

قبر ونمین یہانتک کہ ہمانکم اونکی آواز سنتے ہین رواہ الطبرانی باسناد حسن یہہ فتنہ ایک
دوگروہ کو ہوتا ہے ایک کفار کو دوسرے منافق کو عثمان بن عفان مرفوعاً کہتے ہین کہ قبر پہلی منزل
ہے منازل آخرت سے اگر اوس سے نجات ہوگئی تو مابعد سہل تر ہے اگر نجات نہ ہوئی تو مابعد
سخت تر ہے کوئی منظر ایسے زیادہ گھبراہٹ کا قبر سے نہین دیکہا رواہ الترمذی وقال حدیث
حسن غریب پہر عثمان نے یہہ شعر پڑہا ع

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة	والا فانی لا اخالک ناجیا

ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جب کوئی تم مین کا مرتا ہے تو مقعد اوسکا صبح شام
اوسپر عرض کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ سے اوس سے
کہتے ہین یہہ ہے جگہہ تیری جب تک کہ تو دن قیامت کے مبعوث ہو رواہ الشیخان والترمذی
والنسائی وابوداود عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ امت اپنی قبور مین مبتلا ہوتی ہے
مین ایک عورت ضعیف ہون فرمایا اللہ ثابت رکہتا ہے اونکو جو ایمان لائے ہین قول ثابت پر
زندگی دنیا و آخرت مین رواہ البزار ورواتہ ثقات یعنی جنکا ایمان درست یعنی ایمان ہے
ایمان کے کام کرتے مرگئے اونکو یہہ ابتلا نہوگا رسول خدا نے جب ذکر فتان قبر کا کیا
عمر بن خطاب نے پوچہا کیا ہماری عقلین ہمپر پہیری جاوینگی فرمایا ہان جیسے آج تیری صورت ہے
یعنی اسیطرح کی عقل قبر مین بہی ہوگی عمر نے کہا تو پہر فتان کے موہنہ مین پتہر ہے یعنی عقل قائم
ہوگی تو جواب معقول دیا جاویگا رواہ احمد والطبرانی باسناد جید حدیث انس سے مرفوعاً
معلوم ہوا کہ مومن قبر مین وقت سوال کے حق مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یون کہیگا اشہد
انہ عبد اللہ ورسولہ کافر یا منافق کہیگا کہ مین کچہہ نہین جانتا مین بہی کہتا تہا جو لوگ کہتے تہے
اوس سے کہا جاویگا لادریت ولا تلیت پہر اوسکو ایک لوہے کے ہتوڑے سے ایسا ماریگے
جسکی آواز سوائے ثقلین کے ہر نزدیک کی چیز سنیگی رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم و
ابوداود نحوہ والنسائی باختصار معلوم ہوا کہ جیسے سنت کو معلوم کیا قرآن کی تلاوت

کی وہ نجات پاویگا جسکے انکو نہ جانا نہ پڑھا اور پایا کسے منافق کی دہی سزا ٹھیری ہے جو کافر
کی ہے علامات نفاق کا بیان گذر چکا جتنے دنیا میں فاسق ہیں انہیں ضرور کوئی نہ کوئی خصلت نفاق
کی ہوتی ہے حدیث براء بن عازب میں مرفوعاً آیا ہے کہ تم پناہ مانگو خدا سے عذاب قبر سے یہ کلمہ
دو یا تین بار فرمایا دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ مُردے سے کہتے ہیں من ربک وما
دینک ومن نبیک وہ کہتا ہے ربی اللہ ودینی الاسلام ونبی رسول اللہ رواہ
ابوداؤد بطولہ واحمد باسناد رواتہ محتج بہم فی الصحیح احوال برزخ میں کتاب
ثمار التنکیت جامع کیفیات عذاب وثواب قبر ہے یہ جگہہ لایق تفصیل ان حالات کی نہیں ہے
اعاذنا اللہ منہ بکرمہ ومنہ ولطفہ آمین ثم آمین

بشارت بر نشستن قبر و شکستن استخوان مردہ

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے اگر کوئی انگاری پر
بیٹھے جس سے اوسکے کپڑے جل جاویں وہ آگ چمڑے میں جا کر لگے یہ بہتر ہے اس سے کہ کسی قبر پر بیٹھے
رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ جب قبر پر بیٹھنا مطلقاً منع ٹھیرا تو جو کوئی
اوس پر ٹیک لگا بیٹھے گا وہ اور بھی بُرا ہوا عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ اگر میں انگاری
پر چلوں یا تلوار پر یا اپنا جوتا اپنے پاؤں میں ٹانکوں یہ زیادہ دوست ہے مجھکو اس بات سے
کہ کسی قبر پر چلوں رواہ ابن ماجہ باسناد جید معلوم ہوا کہ قبر کو پامال کرنا اوس پر چلنا
سخت ممنوع ہے عائشہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے توڑنا مُردے کی
ہڈی کا ویسا ہی ہے جیسے زندے کی ہڈی کا توڑنا رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان
یعنی معصیت وایذا ہی میں دونوں برابر ہیں اس زمانے میں سنا ہے لاش کو چیرتے پھاڑتے
کاٹتے ہیں تاکہ مرض کو دریافت کرنے کے لئے یہ کام شرعاً بالکل حرام ہے مُردے کو سخت
ایذا ہوتی ہے ویسی ہی تکلیف پاتا ہے جیسے زندہ پاتا ہے واللہ اعلم

بشارت بہ پناہ جہنم اعاذنا اللہ منہا

انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ اکثر دعا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ تھی کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ البخاری معلوم ہوا کہ عذاب نار حق ہے اللہ تعالےٰ نے سکو سکہایا ہے کہ ہم اوس سے پناہ مانگا کرین یہہ عذاب کفار فساق فجار کے لیے متعین ہے اہل ایمان انشاء اللہ تعالےٰ اوس سے محفوظ رہین گے اوس عذاب سے پناہ مانگنا گویا فسق وفجور وکفر وشرک سے پناہ مانگنا ہے کہ یہی اسباب عذاب ہین نار کے عدی بن حاتم کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بچو تم آتش دوزخ سے آدہی ہی کہجور دیکر جسکو یہہ بہی نملے وہ اچہی بات ہی کہکے رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ اللہ کے لیے صدقہ دینا گو کیسا ہی کم کیون نہو اگرچہ ایک کلمہ طیبہ ہی ہو عذاب جہنم سے بچاتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین کہ جب اوترا آیت وانذر عشیرتک الاقربین تو رسول خدا نے اپنے عشیرہ کو الگ الگ ڈرایا پہر فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا اے فاطمہ چہڑا اپنی جان کو آتش دوزخ سے مین تیرے لیے اللہ سے کسی چیز کا مالک نہین ہون رواہ مسلم واللفظ لہ والبخاری والترمذی والنسائی بنحوہ سبحان اللہ وہان تو رسول خدا صلعم فاطمہ کے کام نہ آسکین یہان سارے فساق نام کے مسلمان اولیا ومشائخ پیرون کی شفاعت کے بہروسے پر تارک فرائض وشرائع اسلام مرتکب کبائر مصر علی الکبائر ہین اونکی شفاعت پر خدا ورسول کو بہولے بیٹھے ہین کلیب بن حزن کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے طلب کرو جنت کو جہانتک بنے بہاگو نار سے اپنے تابو بہر جنت کا طالب نار سے ارینہ نہین سوتا آخرت گہری ہوئی ہے مکارہ سے دنیا محفوف ہے لذات وشہوات سے کہین تمکو یہہ آخرت سے غافل نکردے رواہ الطبرانی عیش ولذات کے بندون کے لیے یہہ بشارت ہے کہ اونکا گہر نار ہے جو مکارہ مین پڑے ہین اونکو انشاء اللہ جنت ملیگی انس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے اگر ایک قطرہ نار کا تمہاری دنیا مین ہو تو سبکو بگاڑ دے رواہ البیہقی

ایک دوسرا لفظ یہہ ہے قسم خدا کی اگر دیکھو تم جو دیکھا ہے مینے تو ہنسو کم اور روؤ بہت
پوچھا آپنے کیا دیکھا ہے فرمایا جنت و نار کو دیکھا ہے رواہ مسلم وابو یعلی ابن عمر کا لفظ مرفوع
یہہ ہے تم مت بھولو دو بڑی چیزون کو جنت و نار پہر رسول خدا روئے یہانتک کہ ڈاڑہی پر آنسو بہے
فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر تم جانو جو مجھکو معلوم ہے امر آخرت سے تو جاؤ
تم طرف جنگلون کے اور ڈالو تم اپنے سرون پر خاک رواہ ابو یعلی جبریل علیہ السلام پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے غمگین تھے سر نہوڑائے تھے کہا تم کیسے غمگین ہو رہے ہو کہا مینے
ایک لپٹ جہنم کی دیکھی ہے ابتک جی ٹھکانے نہین ہوا ہے رواہ الطبرانی عن انس دوسرا لفظ
انس کا یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت پڑھی وقودها الناس والحجارة
پہر فرمایا ہزار برس اوسکو سلگایا تو لال ہوئی پہر ہزار برس سلگایا تو سفید ہوئی پہر ہزار برس
سلگایا تو کالی اندہیری ہوئی کسیطرح اوسکی لپٹ نہین بجہتی رواہ البیہقی والاصبہانی تیسرا
لفظ یہہ ہے کہ یہہ تمہاری آگ ایک جزو ہے ستر جزو نار جہنم سے اگر یہہ دو بار پانی سے نہ بجہائی
جاتی تو تم اس سے کامیاب نہو سکتے یہہ آگ خدا سے دعا کرتی ہے کہ پہر اسکو جہنم مین نبہیجے رواہ
ابن ماجہ باسناد رواتہ والحاکم وقال صحیح الاسناد یہہ مضمون اور بہی کئی حدیثون
مین آیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ان هذه النار جزء من مائة جزء من جهنم
رواہ احمد ورواتہ رواۃ الصحیح جہنم کے بیان مین ظلمت و سواد و شرر و انواع آفات
نار کے ذکر مین متعدد حدیثین آئی ہین کسیقدر کتاب تقطہ مین لکہی گئی ہین اہل نار کے عذاب
طرح طرح کے ہونگے ہر گناہ کے موافق عقاب ہوگا مثلاً قرار ریاکار جب الحزن مین رہین گے
شہوت پرست لذت دوست وادی غی مین ہونگے ایک کنوان اثام نام ہے اوسمین وہ لوگ
رہین گے جنہون نے نماز ضائع کی ہے شہوت کے پیرو تھے عقارب وحیات جہنم کا ذکر علیحدہ آیا
ہے نہر غوطہ مین زانیات رہین گے انکے فروج سے اہل نار کو ایذا ہوگی سب سے کم عذاب مین وہ
ہوگا جسکے پاؤن کے نیچے دو چنگاریان ہونگی اوسکا دماغ اونسے کہولیگا یا دو جوتے آگ کے

پہنے ہونگا یا دونون سے آگ کے لگے ہونگے جس سے دماغ پکیگا یہ مضمون حدیث نعمان بن بشیر مین
صحیحین کے اندر آیا ہے منذری نے احادیث انذار ترہیب و طعام زقوم و بکاء و تشہیق وغیرہ
کی الگ الگ تصویرون مین ذکر کیا ہے اللہ سچا و سچے حق اسکے اول کافر ہین پہر فاسق جو تارک
فرائض یا مرتکب کبیرہ مانند شرابی ریاکار بدکار شرابخوار سودخور زنا باز جبر امرد سے پہ سود رشوت
ہین مومن کامل کو اسکی ہوا بہی نہ لگے گی غرضکہ انجام اہل جنت و اہل نار کا یہ ہوگا کہ بعد فیصلہ
کے ہر ایک کی موت کو ذبح کر ڈالینگے دونون فریقون سے کہدینگے اب تم ہمیشہ کو یہان رہو گے موت نہ آئیگی
کل خالدین فیہا ہو فیہ اسکو شیخین نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

خاتمۃ الکتاب بیان مین اخلاص و صدق نیت صالحہ کے

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چہوڑا دنیا کو اللہ
وحدہ لاشریک لہ کے اخلاص پہ اور قائم رکہا نماز کو اور دی زکوۃ اوسنے مفارقت کی دنیا
سے اور اللہ اوس سے راضی ہے اسکو ابن ماجہ و حاکم نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح علی
شرطہما کہا ہے ابو فراس ایک شخص قوم اسلم کے تہے اونہون نے کہا ایک آدمی نے پکار کر کہا اے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص دوسری روایت مین یون ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا تم پوچہو مجہ سے جو چاہو ایک شخص نے کہا اسلام کیا
ہے فرمایا قائم رکہنا نماز کا دینا زکوۃ کا کہا ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص کہا یقین کیا ہے کہا
تصدیق رواہ البیہقی وہو مرسل کافر سے ہی سے منکر آخرت کے ہین اسلئے ایمان نہین
لاتے فاسق اگرچہ ایمان لائے ہین مگر انکو پورا یقین نہین ہے اگر آخرت کی تصدیق کرتے تو یہ
جرأت یہ اصرار کبائر پر نہو تا منافق مونہہ سے یا کام سے مومن ہین مگر اخلاص نہین رکہتے سو
کافرون منافقون کے لئے خلود نار ہے رہے فاسق وہ بہی بقدر فسق جہنم کی سیر کرینگے یہان
کے سارے مزے وہان بہول جاوینگے معاذ بن جبل کو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

طرف یمن کے بھیجا تہا اونہون نے کہا اے رسول خدا مجھکو وصیت کیجیے فرمایا تو خالص کر اپنے
دین کو تجھکو تھوڑا سا بھی عمل کفایت کریگا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ثوبان کا لفظ یہہ
ہے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے خوشی ہو مخلصین کو یہہ ہین چراغ
ہدایت کے ہر فتنہ تاریک انکے سبب سے دور ہوتا ہے رواہ البیہقی اخلاص وصواب بدون اتباع
کتاب وسنت کے کسیکو نصیب نہین آتا جو کوئی یہہ سمجھے کہ قرآن وحدیث سے علیحدہ ہو کر کسی اور کتاب
وعلم سے اخلاص دین حاصل ہو سکتا ہے تو وہ جاہل ہے دین سے اوسکو حلاوت ایمان کی نصیب
ہے ضحاک بن قیس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تم خالص کرو
اپنے اعمال کو بے شک اللہ تبارک وتعالے نہین قبول کرتا اعمال سے مگر اوس عمل کو جو کہ خالص
اوسکے لیے ہے رواہ البزار باسناد لا باس بہ والبیہقی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
ان اللہ عزوجل لا یقبل من العمل الا ما کان لہ خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ
ابوداود والنسائی باسناد جید یعنی جو کام خالص اللہ کے لئے ہوتا ہے اوس سے
اللہ مقصود ہے وہی تو قبول ہوتا ہے والا فلا ابو الدرداء کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے
کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اوسکے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ چیز جس سے اللہ کی ذات
مقصود ہو رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ معلوم ہوا کہ دنیا کے سارے کام جسکے
ہین کسی کام کیا جو نہین لگتا نہ وہ کام مقبول ہوتا ہے جب تک کہ اوسکو اللہ کے لیے نکرے
اللہ کے لیے وہی کام ہو سکتا ہے جسکا حکم اللہ نے قرآن مین یا رسول اللہ نے حدیث مین فرمایا
ہے باقی سارے کام ملعون ہوتے ہین اونکا انجام جہنم ہے حدیث عبادہ بن صامت مین مرفوعا
آیا ہے دنیا کو دن قیامت کے لائین گے کہا جاویگا کہ جو کچھ اوسمین اللہ عزوجل کے لیے ہو وہ
الگ کرو اوسکو الگ کرکے باقی سارے کو نار دوزخ مین پھینک دینگے رواہ البیہقی دوسری
روایت اس لفظ سے ہے کہ جو کام غیر اللہ کے لئے ہوگا اوسکو نار جہنم مین ڈالدینگے ابو ذر نے
کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مراد کو پہونچا وہ شخص جسنے اپنا دل ایمان

کیے دیئے خالص کیا جی کو سلیم بنایا زبان کو سچا کیا نفس کو مطمئن بنا اور خلق کو سیدہا کان کو سننے والا آنکھہ
کو دیکہنے والا ٹہیرایا کان ایک سرپوش ہے آنکہہ اوس چیز سے ٹہنڈی ہوتی ہے جسکو دل یاد کر لیتا
ہے جسنے اپنے دلکو یاد کرنیوالا بنایا وہ مراد کو پہونچا رواہ احمد والبیہقی باسناد فیہ احتمال
للتحسین **فائدہ** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا
فرماتے تہے نہیں اعمال مگر نیت سے ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اوس نے نیت کی جسکی ہجرت طرف
اللہ ورسول کے ہوئی وہ ہجرت اوسکی اللہ ورسول کے لئے ہے جسنے ہجرت کی دنیا کے لیے کہ
دنیا ملے یا عورت کے لئے کہ اوس سے نکاح کرے اوسکی ہجرت اوسی لیے ہے جسکے لیے ہجرت کی ہے
رواہ الشیخان وابوداؤد والترمذی والنسائی یہہ حدیث نصف علم دین ہے بلکہ سارے
دین کا مدار اسی حدیث پر ہے آدمی سے جو عمل ہوتا ہے صبح سے شام تک جو کچہہ اچہا برا کام کرتا
ہے اوسمین کچہہ نہ کچہہ نیت ہوتی ہے کوئی نہ کوئی ارادہ ہوتا ہے جو شخص جس نیت وارادہ سے کوئی
کام کرتا ہے اوسکا انجام وہی اوسکی نیت وارادہ ہے اب ہر شخص سمجہہ لے کہ کون کام اللہ کے
لیے ہوا کون کام اپنے نفس کے لیے کون کام غیر اللہ کے لیے جو کام اللہ کے لیے نہیں ہے گو کیسا
ہی عمدہ وبہتر کام کیون نہو اوسکا کچہہ اجر وثواب نہین پہر اگر وہ کام اچہا بہی نہین ہے گناہ کا
کام ہے تو پہر اوسپر مواخذہ وعذاب یقینی ہے کہانا پینا چلنا پہرنا سونا جاگنا پہننا بی بی سے صحبت
کرنا اولاد کا چاہنا جگہہ بنانا اگر اللہ کے لئے ہے تو ان کامون پہ اجر ملتا ہے ورنہ یہہ سب کام
لذات نفس شہوات طبیعت مین داخل ہین بہت لوگ اپنے اعمال خیر جنکی عادت رکہتے ہین بسبب عدم
نیت رضاے وحکم الٰہی کے یون ہی مفت مین ضائع کیا کرتے ہین اگر خدا ورسول کا حکم سمجہکر یہی
کام ادا کرین تو ثواب پاوین وہ کام بہی داخل عبادت ٹہیرے مگر نفس امارہ ابلیس لعین کب یہہ
ارادہ کرنے دیتا ہے سارے کام اپنے عیش وآرام کے لیے حالت غفلت مین سرزد ہوا کرتے ہین
یا شہرت ونیکنامی ونا موری کے لیے جان بہی برباد مال بہی تباہ ایمان بہی خراب ہوتا ہے یہہ
خالی ہاتہہ رہکر مفلس بیکس مستحق عذاب وعقاب وحساب وکتاب ہو جاتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ

مرفوع یہ ہے کہ لوگ اپنی نیات پر مبعوث ہونگے رواہ ابن ماجۃ باسناد حسین جابر کی لفظ
سے یہ حدیث مشہور ہے یعنی جیسی نیت ویسا ہی حشر جسکی نیت اچھی ہے گو اوس سے وہ کام نہ بنا تو بھی
اوسکو اجر ملیگا جسنے اچھا کام کیا مگر نیت اچھی نہین تو اوسکو جزا نیت کی ملیگی نہ عمل کی اللہ طرف
جسم وصورت کے نہین دیکھتا دلکو دیکھتا ہے اسکو مسلم نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عز وجل سے روایت کیا ہے
کہ اللہ نے حسنات وسیئات کو لکھہ رکھا ہے پھر اوسکا بیان اپنی کتاب مین کیا ہے جسنے ارادہ
کیا نیکی کا پھر نہ کیا اوسکو تو اللہ ایک کامل نیکی اوسکے لئے اپنے پاس لکھہ لیتا ہے پھر اگر اوس نیکی
کو کر گزرا تو دس نیکیان لکھتا ہے سات سو چند تک پھر اوس سے زیادہ اور جسنے ارادہ کیا بدی
کا پھر نہ کیا اوسکو تو لکھتا ہے اللہ ایک نیکی کامل اوسکے لئے اور جو کر گزرا تو ایک ہی گناہ لکھتا ہے
یا اوسکو مٹا دیتا ہے ہلاک نہین ہوتا اللہ پر مگر ہلاک ہونیوالا رواہ البخاری ومسلم یعنی اللہ
کا احسان وکرم تو بہا نتک ہے اب اگر کسی کی قسمت مین یہی لکھا ہے کہ وہ بدی کئے جاوے
کسیطرح گناہ سے باز نہ آوے تو وہ آپ اپنی جان کو ہلاک کرتا ہے اللہ تعالے معذور ہے
یہی مضمون تفصیل سے حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک شیخین کے آیا ہے کئی لفظ کئی طریق سے اہل
ایمان کے لئے اس سے بڑھکر کوئی امید نہین ہے کہ ارادۂ گناہ پر مواخذہ نہین بلکہ ترک
عمل بہ مطابق ارادہ کے بے منت ایک حسنہ کامل لکھا جاتا ہے مومن کو چاہئے کہ اول تو گناہ کا
ارادہ ہی نکرے اور اگر باغواے نفس وشیطان کوئی وسوسہ گناہ کا دلمین اتفاقا آجاوے
تو اوس گناہ سے باز رہکر مفت مین اپنے لئے ایک نیکی کامل لکھوالے اور جو گناہ ہو گیا ہے تو فی الفور
توبہ کر ڈالے ساری تباہی اسی مین ہوتی ہے کہ گناہ سے توبہ نصیب نہو یا ہو کر ٹوٹ جاوے
معاصی کو اسی لئے کفر کا ایلچی کہتے ہین کہ جب لگاتار گناہ ہوتے رہین گے تو دل سیاہ ہو کر نوبت
کفر کی پہونچیگی سو نرے کلمہ گو ہونا کچھہ کام نہ آویگا جیسے دل وزبان سے کلمہ پڑھتا ہے ویسے
حتی الامکان گناہ سے بھی ڈرنا بچتا رہتا ہے گناہ ہوتے کا جلد تدارک کر لیتا ہے جسکا ایمان

تو بھی زبان پر ہے وہ برابر گناہ کرتے رہتے ہین بلکہ دیگر کی معاصی مین مبتلا رہا کرتے ہین اُنکا خاتمہ
بخیر نہین ہوتا غرضکہ جو کوئی ایمان لایا ہے مسلمان بنا ہے اوسپر واجب ہے کہ مسلمانی کا سر کو
ایمان کے انجام کو ہر دم پیش نظر رکھے عمل مین ارادہ اللہ کا کرے نفس و شیطان کا حصہ اوسمین
نہ لگاوے قبول اعمال کے دو گر ہین ایک اخلاص دوسرے صواب اخلاص یہ ہے کہ ہر کام سے
مقصود ذات الٰہی ہو آدمیونکو اور جن کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ اوسکی عبادت و توحید کرین
دوسرے کی ہوا نلگنے دین شرک کا کیا ذکر ہے مومن کامل نرے خدا کا بندہ ہوتا ہے مشرک کئی
جہان کا بندہ بنتا ہے کہین بھلا یہ دونون برابر ہوسکتے ہین ضرب اللہ مثلاً رجلا فیہ
شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل هل یستویان مثلا الحمد لله بل اکثرهم لا
یعلمون صواب یہ ہے کہ جو عمل ہو موافق سنت صحیحہ مرفوعہ کے ہو آپنی یا دوسرے کی راے
وعقل کا اوسمین کچھ دخل نہو جو کام بال برابر خلاف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا
ہے وہ مردود ہے قرآن و سنت مین ایسے ادلۂ صحیحہ واضحہ موجود ہین جو قیامت تک کے حوادث
کے لیے بیان احکام کو کافی وافی شافی ہین رأے و قیاس کے نافی ہین ہان وزارم اولت ان
دونون اصول کی درکار ہے ورنہ غیر مزاول تو کتب رأے سے بھی ہر مسئلہ جزئی نہین نکال سکتا
وہ کیا عمدہ فتوون مین عاجز نہین ہوتا ہے آج زمانہ پر فساد مین بحمدہ تعالی فقہ سنت
ہر زبان و مکان مین موجود و میسر ہے نہ حاجت زید کی باقی رہی ہے نہ عمرو کی مگر مخلص تجربہ کار
منصف عدل شعار کہا بعد حصول ایمان و تیسر اسلام کی جس کسیکو توفیق احسان کی ملی ہے مراء
وجدال ومکابرہ ومناظرہ ابنار دہر و معاصرین سے علیحدہ ہے صحبت علم و عمل کی رکھتا ہو وہ
خدا کا خلیفہ ہے زمین مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہے مسلمین مین سلف مین بعد
قرون مشہود لہا بالخیر کے گو اختلاف تھا مگر کم تھا جتنا بعد زمانے کو زمانہ نبوت سے ہوتا رہا
اوتنا ہی اختلاف بڑھتا گیا یہانتک کہ آخر حصہ سیزدہم تیرا دین لہو و لعب ٹھیر گیا بجاے تقوی
کے فسق و فجور قائم ہوا حق کی جگہ باطل نے اپنا نقشہ جمایا اخلاص کی جگہ ریا و نفاق پھیل گیا

اور بے شرع و باغی شرع کی جگہہ سبّ و شتم کمال علم و عقل ٹھیرا آپ نام کی مسلمانی مین بہی بہت فرق آگیا
ہے ہر طرف سے انکا اسلام نے سر اوٹھایا کوئی نیچری ہے کوئی اہل حق کا منکر کوئی دشمن اہل سنت کوئی
دوستدار بدعت ایسے اختلاف کثیر کی حالت مین کوئی رستہ نجات کا سوا اتباع سنت کے دوسرا
نہین ہے یہہ رستہ امت اسلام کو نبی اسلام نے پہلے سے بتا رکھا ہے مگر جبکہ کوئی اوسکو بگوش
رضا سے سنے بچشم بینا دیکھے حدیث شریف مین آیا ہے فانه من یعش منکم بعدی فسیری
اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها و
عضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل
بدعة ضلالة اسکو احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے عرباض بن ساریہ سے
مرفوعا روایت کیا ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
جسنے نکالی ہمارے اس کام مین کوئی ایسی بات جو اوسمین نہین ہے تو وہ مردود ہے متفق
علیہ یہہ حدیث مع حدیث اول جملہ محدثات و بدعات کو رد کرتی ہے ہر بدعت و محدث کا ضلالت
ہونا بدون تخصیص کسی فرد کے باواز بلند ظاہر فرماتی ہے جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اما بعد
بہتر حدیث کتاب اللہ ہے بہتر ہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے شر امور محدثات ہین
ہر بدعت گمراہی ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہے ساری امت میری بہشت مین جاویگی
مگر جسنے نہ مانا پوچھا کسنے نہ مانا فرمایا جسنے میری اطاعت کی وہ بہشت مین جاویگا جسنے میری نافرمانی
کی اوسنے نہ مانا رواہ البخاری اہل حدیث مطیع رسول خدا ہین اہل رائے مطیع رائے تابع حکم
ہین رسول خدا کی بات نہ مانکر دوسرے کی بات پر چلنا یہی عدم اطاعت و عصیان رسالت
ہے دوسری روایت مین یوں آیا ہے کہ آخر زمانے مین دجال کذاب ہونگے تمہارے پاس ایسی
باتین لاوینگے جو نہ تمنے سنی اور نہ تمہارے آباء نے سو تم اونسے دور رہو بچو کہین وہ تمکو
گمراہ نکر دین کسی فتنہ مین نہ ڈالدین اسکو مسلم نے روایت کیا ہے یہہ باتین وہی ہین جنپر
کوئی دلیل کتاب و سنت صحیحہ سے قائم نہین ہے جتنی بدعات و محدثات دین مین نکلے ہین

یہہ سب نئی باتین ہین جنکو اہل بدعت نزدیک اہل سنت کے اپنی زبان و بیان سے لاتے ہین
ہین ابن مسعود کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی
نبی مجہسے پہلے نہین ہوا جسکو اللہ نے اوسکی امت مین کہڑا کیا ہو مگر کچہہ لوگ اوسکے حواری
واصحاب تہے یعنی خالص دوست ہوا وسکی سنت کو پکڑتے اوسکے حکم کی پیروی کرتے پہر اونکے
بعد ایسے اخلاف آئے کہ جو کچہہ وہ کہتے ہین سو نہین کرتے جو کرتے ہین اوسکا اونکو حکم نہین دیا
گیا اب جو کوئی اونکے ساتہہ اپنے ہاتہہ سے لڑے گا وہ مومن ہے جو زبان سے لڑیگا وہ مومن
ہے جو دل سے لڑیگا وہ مومن ہے اسکے سوا ایمان سے ایک رائی کے دانے برابر بہی کچہہ نہین
اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اہل حدیث ہمیشہ ہاتہہ سے لکہنے زبان سے نصیحت کرنے دل سے
انکی بدعت کو برا جانتے ہین یہی فرقہ مصداق اس حدیث صحیح کا ہے انشاء اللہ تعالی اس حدیث
مین علاوہ فضل اہل اتباع کی اسطرف بہی اشارہ ہے کہ پچہلے لوگ مبتدع ہونگے اونسے مجاہدہ کرنا
دلیل ہے ایمان کی نشانی ہے اسلام کی ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کہ شروع ہوا اسلام غریب
اب پہر غریب ہو جاویگا سو غریبون کو خوشخبری ہو رواہ مسلم اس زمانہ آخر مین منجملہ امت
اسلام کے جسکو دیکہو آسودہ حال فارغ البال دنیا طلب عیش خواہ مقلد مذہب ہے سوا چند
متبعین سنت کے کہ انکو کوئی نہین پوچہتا انکے پاس نہ مال ہے نہ منال نہ حکومت ہے نہ اقبال
بہی قرآن و حدیث بغل مین ہے صبر و شکر انکا پیشہ و حال ہے انکی برابر دنیا مین کوئی غریب نہین
سو مصداق اس حدیث کی یہی غربا ہین نہ فقہاء و امراء ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کہینچا پہر کہا کہ یہہ اللہ کی راہ ہے پہر داہنے بائین اوسکے اور خط
کہینچے فرمایا یہہ راہین ان مین سے ہر راہ پر ایک شیطان ہے جو اوس راہ کی طرف بلاتا ہے
پہر یہہ آیت پڑہی ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن
سبیله رواہ احمد والنسائی والدارمی یہہ حدیث صریح ہے اس باب مین کہ ایک راہ
صواب پر چلنا مقصود شارع ہے وہ ایک راہ یہی طریقہ کتاب و سنت کا ہے جسمین کسیطرح کا

اختلاف وتفرق نہین ہے باقی جتنی راہین ہین وہ خوف سے خالی نہین ہین بلکہ ہر راہ پر اونمین سے ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو سیدہی راہ سے بہکا کر اوس پگڈنڈی رستے پر لگا دیتا ہے تیسرے اسلام مین بہتر فرقے ہین ہر فرقے مین کئی کئی شعبے ہین ہر گروہ کا ایک نیا راستہ ہے سواون سب راستون پر چلنے سے قرآن شریف مین اور اس حدیث مین منع فرمایا ہے اور کہدیا ہے کہ اگر تم اون راہون پر چلوگے تو اس راہ سے جدا ہو جاؤگے وہ سب راہین خطوات شیطان ہین تم اونکی پیروی نکرنا اوس راہ کج بکج پر نہ چلو اسیطرح جب دین مین کسیکی تقلید واجب سمجھی جاتی ہے اور امام یا شیخ یا استاد یا فقیہ یا مجتہد کی راہ پر آدمی چلتا ہے تو وہ راہ اوسکو شاہراہ ہدایت سے بہکا دیتی ہے مسلمان پر فرض ہے کہ اتباع کتاب وسنت کرے پھر خواہ کسی سے موافقت حاصل ہو یا مخالفت کچھہ واسطہ ومطلب نہین ہے جو شخص تابع قرآن وحدیث ہے ہرگز دائرۂ طریقۂ ائمۂ اربعہ مجتہدین سے باہر نہین ہوسکتا ہے حدیث کا کوئی مسئلہ ایسا نہین ہے جسکی طرف کوئی نہ کوئی ان ائمۂ اربعہ سے نہ گیا ہو اور جو فرضاً کوئی ایسا مسئلہ کسی حدیث صحیح صریح غیر منسوخ سے ثابت ہو جسپر عمل الکا فوت ہو گیا ہے تو بہی لائق حجت کے وہی حدیث ہوگی نہ وہ قول مخالف حدیث گو جمہور طرف اوسی خلاف ہی کے کیون نگئے ہون حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی سب کے سب نار مین جاوینگے مگر ایک ملت والے پوچھا کون فرمایا جسپر مین اور میرے اصحاب ہین رواہ الترمذی یہہ بات بالبداہۃ ہر شخص جانتا ہے کہ جو صورت کذائی ہر ایک مذہب کی آج قائم ہے اسپر ہرگز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب نہ تہے جسپر وہ سب تہے وہ صورت وہی ہے جو کتب صحاح ستہ وغیرہا وکتاب اللہ مین مدون ہے سو جب یہہ بات ٹہیری تو سوا متبعین قرآن وحدیث کے کسیکا ناجی ہونا معلوم نہین ہوتا ہے ہر شخص اپنے عقائد واعمال کو طریقۂ صحابہ پر عرض کرکے دریافت کرسکتا ہے کہ آیا موافق اونکے ہے یا مخالف اونکے حدیث انس مین محب سنت کا اپنے ہمراہ جنت مین جانا فرمایا ہے رواہ الترمذی اس سے زیادہ اور

گویا سعادت امت ہو سکتی ہے کہ امت ہمراہ اپنے امام برحق رسول صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ایک ہو جاویگا کیونکہ حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت
فساد امت کے اوسکو سو شہید کا اجر ہے اسکو بیہقی نے کتاب الزہد میں ابن عباس سے روایت
کیا ہے ابو سعید خدری سے مرفوعاً آیا ہے جسنے پاک مال کہایا سنت پر عمل کیا لوگ اوسکی شر
سے امن میں رہے وہ جنت میں جاویگا ایک آدمی نے کہا آجکل تو ایسے ہی لوگ بہت ہیں فرمایا
جو زمانے میرے بعد آوینگے اونمین بہی ہونگے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اسمین خبر دی
ہے اس بات کی کہ زمانہ آخر میں بہی باوجود غربت اسلام کے کچہہ لوگ عامل بالحدیث بہی موجود
رہینگے ایسا نہوگا کہ ساری امت تقلید ہی پر جم جاوے یہی مطلب ہے اوس حدیث کا جسکو
ترمذی نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جمع نکریگا اللہ میری امت کو یا امت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ضلالت پر اللہ کا ہاتہ ہے جماعت پر جو جماعت سے باہر گیا وہ نار میں گیا
مراد جماعت سے جماعت اہل سنت ہے سنت کہتے ہیں حدیث کو حدیث کہتے ہیں قول وفعل و
تقریر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہر قول وحی ہے اسلیئے حدیث کو برابر قرآن شریف تلو کتاب اللہ کہتے ہیں کہ دونون پہ
عمل کرنا واجب ہے اگر سارے قرآن وحدیث پہ بسبب فساد زمان وآفت اہل جہان کے عمل نہو سکے
تو جتنا بنے اوسمین تو قصور نکرے حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ تم لوگ ایسے زمانے
میں ہو کہ جو کوئی چھوڑ دے اوسمین دسوان حصہ اوس چیز کا جسکا حکم کیا گیا ہے تو ہلاک
ہو جاوے پہر ایسا زمانا آویگا کہ جو کوئی اونمین سے عمل کریگا دسوین حصے اوس چیز پہ جسکا
حکم کیا گیا ہے تو وہ نجات پاویگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اس حدیث کا مصداق
بلا شبہہ یہی ہمارا زمانہ ہے اہل سنت کہان ہین آدمین اس نعمت کو جان دیکر مول لین بڑی
بدبختی ہے کہ ہم سے دسوین حصے پہ بہی عمل نہوا اب تو یارون کو ایک سنت پر بہی چلنا بہت بہاری
معلوم ہوتا ہے بدعتین اگر کہو تو سو کر ڈالین کچہہ بہی مشکل نہیں ہے جتنی اہل حق سے کہو لڑائی

مول لیلین خاتمہ خدا و رسول کیسی ہی نکرین ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے نہین
گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد اس ہدایت کے جس پر وہ قائم تھے مگر دی گئی جدل پھر یہ آیت پڑھی
ما ضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون رواه احمد والترمذی وابن ماجہ
معلوم ہوا کہ دین مین جھگڑنا الجھنا اور بحث اور رد و قدح کرنا طعن و تشنیع سے پیش آنا گالی
گفتہ کتابون رسالون مین لکھنا نشانی ہے اس بات کی کہ ایسا آدمی گمراہ صاحب عصبیت
ہوتا ہے اللہ تعالے ہر مسلمان مومن مخلص محسن کو توفیق اتباع سنت و ترک بدعت کے
بخشے آمین اور امین اخلاص اعمال مین صواب کی راہ پر لگائے یہ رسالہ بیان اخلاص و
اتباع پر ختم ہوا اللہ تعالے اسیطرح ہمارا اور ہماری اولاد کا بلکہ سارے اہل اسلام کا مومنین
ہون یا مومنات سبھی اخلاص و صواب پر خاتمہ بالخیر کرے سارے اسباب فسق و فجور و بدعات
و شرک و کفر سے بچاوے اس پر قبول کرنا ہماری اس دعا کا کچھ دشوار نہین ہے رب انت
ولی فی الدنیا والآخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین یہ رسالہ دوم ربیع الاول
سنہ [illegible] ہجری کو تمام ہوا ماہ صفر سنہ مذکور کو شروع ہوا تھا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم
الصالحات وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی
رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمۃ الطبع بشارۃ الفساق از حکیم مولوی حافظ سید اعظم حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے

خدای جہان آفرین کو سپاس و ثنا سے بے اندازہ اور رسول رحمۃ للعالمین پر ہر دم
درود تازہ اور آل و اصحاب نبوت پر ہمیشہ ہبوط ہزاران رحمت اور پیروان سنت و متبعان
ملت ہر جگہ مورد ایزدی بشارت اما بعد نظر کو مژدہ دیدار اور خرد کو بشارت ادراک

کہ یہ رسالہ نامی و تحفۂ گرامی عبرت آموز ناسپاسان ضلالت کوش بصیرت افزاے
صالحان معرفت نیوش موسوم بہ **بشارۃ الفساق** تازہ تالیف انیف
امیر روشن ضمیر علامۂ زمانی رتبت فہامۂ دوران فطرت سرحلقۂ حق پرستان پیرایۂ
کیش پیشواے رہگرایان افادت اندیش انارت آراے امت سالکان نقابت
نزعامت فضیلت عنوان شیرازۂ جمعیت اسلام سرمایۂ آرایش ایام دانش پناہ بینش نگاہ
معدلت پسند معرفت پیوند رونق جاہ و زینت کلاہ حقیقت شناس عرفان اساس
حضرت والا جاہ امیر الملک نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر و
زادلہ المجد والتفاخر بعہد کشور پناہی بانوے خدا آگاہ خدیو خردمند نگاہ و شہریار
حاتم نوال ہمکران کسری شغال و سادہ آراے نوشابہ خدم شبستان افزون رابعہ کرم
جلالت آگین سعادت آئین مشتری پایہ خورشید سایہ ہمت نہاد عظمت بنیاد ہمایون
ہمم عالی علم **جناب نواب شاہجہان بیگم** کرون آف انڈیا رئیسۂ والا حشم
طبقۂ اعلیٰ ستارۂ ہند رئیسۂ بھوپال ادامہا اللہ بالعز والاقبال بادارت
خان خیرت عنوان فرخی توامان **محمد احمد خان صوفی** اعانہ اللہ القوی مطبع
مشہور انام **مفید عام** واقع قسمت آباد اکبرآباد مین بعد کمال تنقیح با حسن
تصحیح مطبوع ہو کر شائع اقطار و امصار ہوا اور سرمایۂ عبرت دانشمندان اولی الابصار

قطعۂ تاریخ طبع

میر عالی وقار والا جاہ
قدر مین طور و فضل مین جیحون

ہاتھ سے اوسکے کشتی درویش
موتیون سے ہے لبالب مشحون

ہے نگونسار اوسکے رایت سے
کاویانی درفش افریدون

فوج اعدا مین اوسکے ڈر سے ہے
بے نبرد و کشت عالم طاعون

عدل سے اوسکے جمع کیا ہے / پارۂ برف و شعلۂ کانون

کوئی اب سر اوٹھا نہیں سکتا / سو رہا کھا کے فتنہ گر افیون

اوسکی میزان عقل میں پاسنگ / تخم فضل و کمال افلاطون

اک حباب ہے اوسکے بحر ہمت میں / نظر آتا ہے گنبد گردون

بخت اوسکے جمال پر شیدا / دل اوسکے کمال پر مفتون

علم اوسکی سرشت میں مضمر / عقل اوسکی ضمیر میں مکنون

خاص اکثرت میں عام کرتا ہے / خلق پر فیض خلوت ذو النون

اہل یونان کے کام اوسکے حضور / حرکات شورش مجنون

دمبدم نازل اوسکے سینہ میں / کاروان علوم گوناگون

علم حق سے امانت اوسکے پاس / ایک تحریر نکات بوقلمون

جسنے طرفہ رسالہ اوسنے کیا / عبرت افزاے فاسقان زبون

نام اوسکا بشارة الفساق / لیک تہدید خیز سب مضمون

طرفہ اسلام حق جسے پڑھ کر / ہوے اعلام اہل فسق نگون

ہے یقین راہ راست پر آئین / گرنہ رہزن ہو طالع وارون

کاش بیدار اہل غفلت ہون / سنکے انداز اینہ بیچون

کاش جانین کہ اونپہ قہر خدا / کرنے والا ہے ناگہان شبخون

فکر تاریخ تھی کیا مین نے
باعث عبرت بدان موزون
١٣٠٢ ہجری

خاتمة الطبع از احمد صوفی مطبع سمیع عبد الله

الحمد لله والمنة که این رساله مختصر مطبوع طبایع انفس و آفاق یعنی بشارة الفساق

پیرایهٔ اختتام در بر کشید و از سنگ طبع جوهر گران مایه بیرون گردید و دیدهٔ جوهریان را
خیره گردانید بر سطر این کتاب تازیانه ایست بر دل غافلان و بر جرح نشتری است بر رگ
جاهلان تا چون فساد انگیز از هفت اندام ایشان بگیرد و از کثرت معاصی دل صفا طلب
در پهلوی شان نمیرد اگر چه از نام این کتاب فساق را بشارتی است عظیم اما از مضمونش
خواهند دید که بهر او شان عذابی است الیم و دلی که ازین کتاب نرم نشد سنگ است افسرده
دانی چشمی که از خوف خدا اشکی نچکاند سراپش خوانی از همین جهت همایون جناب مستطاب
نواب امیر الملک والاجاه که چندین جواهر گوناگون از کان سخن بیرون نهاد
و بهر گرفتن آن در ربع مسکون صلای عام درداد که هزاران رهروان
بادیهٔ ضلالت و مراحل بیابان تیه جهالت از مطالعهٔ تصانیفش ره نوردی جادهٔ صواب
گزیدند و از طرق و شوارع خطرناک در گذشته بر منزل مقصود رسیدند الهی تا بهر فساق
در توبه بازست و تا غافلان را از نعیم بهشت بشارت دلنوازست این کتاب را
هیکل گلوی عالم و عالمیان بساز آمین ثم آمین قطعهٔ مدحیه

امیر صدیق حسن خان نواب — از تو فساق نصیحت گیرند
شور تحسین تو پیدا از خلق — تلخکامان ز تو شربت گیرند
از تصانیف تو ای خازن علم — مفلسان نقد شریعت گیرند
آنچه را نیز بگوش دلها — پندهای تو بمنت گیرند
گمرهان شکر تو گویند مدام — گر کتاب تو هدایت گیرند
این بشارت که تو دادی ما را — همه از حرف تو عبرت گیرند
جز کتاب تو بیاز از جهان — هر چه گیرند بقیمت گیرند
باذلانیکه بعالم هستند — نام تو وقت سخاوت گیرند
همه از شوق بسوی تو پایال — رهروان راه محبت گیرند

فہرست مقاصد رسالہ بشارۃ الفساق

مقصد	صفحہ	مقصد	صفحہ نمبر
عدم اتمام رکعت	۲۵	مقدمہ بیان میں ارتکاب گناہ کبیرہ کے	۳
تاخیر صفوف و تقدم نماز	"	بیان ریا	۸
رفع سر قبل امام	۲۶	بیان عجب	۱۰
عدم اتمام رکوع و سجود	"	بیان استہزا بشر	۱۲
رفع بصر طرف آسمان در نماز	۲۷	تعلیم علم لغیر وجہ اللہ	۱۴
التفات در نماز	۲۸	کتم علم	۱۵
ترک نماز فرض عمداً	"	علم بے عمل و قول بلا فعل	"
خواب تا صبح و ترک قیام لیل	۳۰	دعوی علم	۱۷
تخطی رقاب بروز جمعہ	۳۱	مراء و جدال و مخاصمت	۱۸
ترک جمعہ بلا عذر	"	قضائے حاجت بر سر راہ وغیرہ	۱۹
ترک زکوٰۃ	۳۲	پانی وغیرہ میں بول کرنا	۲۰
خیانت در عمل	۳۳	قضائے حاجت کے وقت بات کرنا	۲۱
سوال و گدائی	"	تاخیر غسل جنابت	"
سوال بنام خدا عز و جل	۳۶	ترک تسمیہ نزد وضو	۲۳
امساک از خیر	"	اذان سنکے مسجد سے باہر نکلنا	۲۴
افطار صوم رمضان بغیر عذر	۳۷	ترک نماز عشا در مسجد	۲۴
صوم زن بغیر اذن شوہر	"	ترک جماعت	"
صوم در سفر	۳۸	فوت نماز عصر	۲۵

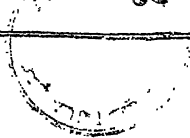
صفحہ	مضمون
۴۳	شنیدن فحش و کذب وغیرہ -
۴۴	قتل حیوان بلا ضرورت -
"	قطع صلۂ رحم -
۴۴	ترک صلح برائے تنازع -
۴۴	اہانت اہل سنت -
۴۵	ترک تیر اندازی بعد از تعلم -
۴۶	قمار بازی شطرنج -
"	مشغولی در عبادت وغیرہ -
۴۷	سرقت بکار عمر و ضعیف عمرو -
۴۸	نسیان قرآن بعد از تعلم -
۴۹	مجلس بے ذکر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -
۵۰	رفع بصر خود وقت دعا بسوئے آسمان -
"	بد دعا برائے خود و اولاد وغیرہ -
۵۱	ترک درود در وقت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -
۵۲	اکتساب و اکل حرام و لبس حرام -
۵۴	کم کیل و وزن -
۵۵	غش -

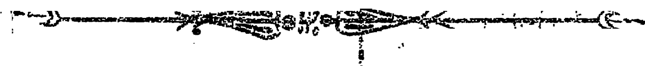
صفحہ	مضمون
۵۶	دستکاری -
"	کذب و غش تاجران -
۵۷	خیانت و حسد الشریکین -
"	[illegible] -
۵۸	قرض بہر وغیرہ -
۶۰	مطل غنی -
"	تنگی کردن بر مدیون -
۶۱	سود خواری -
۶۲	غصب زمین وغیرہ -
۶۵	بنائے مکان زیادہ بر حاجت -
۶۷	منع اجیر از اجر -
۶۸	غلام گریزپا -
۶۹	اطلاق بصر و خلوت با اجنبیہ -
۷۱	خفا کرنا عورت کا شوہر کو -
۸۱	ترک عدل میان زوجات
"	اضاعت عیال وغیرہم -
۸۲	تسمیۂ قبیح -
۸۳	انتساب بسوئے غیر پدر وغیر مولی
۸۵	افشای زن عیب بر شوہر رسید -
۸۶	سؤال طلاق -

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۸۷	خروج زن از خانہ ـ	۱۱۳	دخول بر ظالمان ـ
۸۸	افشاء راز زوجین ـ	۱۱۴	اعانت مبطل وغیرہ ـ
۸۹	طول ازار وغیرہ ـ	۱۱۵	ارضاے خلق با سخط خالق ـ
۹۰	پوشیدن زنان جامہ باریک ـ	۱۱۶	ترک ستم دانیا بے ستانی ـ
۹۱	لبس حریر وتحلی بذہب ـ	۱۱۸	شہادت زور ـ
۹۳	تشبہ مرد بزن وزن بمرد ـ	۱۱۹	ترک امر بمعروف ونہی عن المنکر ـ
۹۵	لباس شہرت وفخر ـ	۱۲۱	مخالفت فعل با قول ـ
۹۶	خضاب سیاہ ریش ـ	″	تجسس ستر و تفتیش عورات ـ
۹۸	پیوند کردن مو بمو ـ	۱۲۲	موافقت حدود ـ
″	ترک تسمیہ بر طعام ـ	۱۲۳	مداہنت در اقامت حدود ـ
۹۹	استعمال ظروف سیم وزر ـ	۱۲۶	شرب شراب وغیرہ ـ
″	اکل وشرب بدست چپ ـ	۱۳۰	زنا با زن ہمسایہ ـ
۱۰۰	توسع ماکل ومشارب ـ	۱۳۳	لواطت وغیرہ ـ
۱۰۳	عدم قبول دعوت طعام وغیرہ ـ	۱۳۵	قتل نفس محرم ـ
″	عدم شستن دستہا از طعام ـ	۱۳۷	خودکشی ـ
۱۰۴	اختیار عہدہ قضا ـ	″	حضور نزد قتل مظلوم ـ
۱۰۷	ظلم وجور بر رعایا ـ	۱۳۸	اظہار شماتت بر مسلمان ـ
۱۰۸	مقرر کردن مرد شریر بر رعیت ـ	۱۳۹	ارتکاب صغائر وغیرہ ـ
۱۰۹	رشوت دہندہ وگیرندہ ـ	۱۴۰	عقوق والدین ـ
۱۱۰	ظلم و دعاے مظلوم ـ	۱۴۳	قطع رحم ـ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۴۵	ایذای همسایه –	۱۶۵	کثرت کلام –
۱۴۷	قیام مهمان زیاده بر سه روز –	۱۶۷	حسد و گمان بد –
״	حقارت ماحضر –	۱۶۹	کبر و عجب و افتخار وغیره –
۱۴۸	اختیار تجمل –	۱۷۲	مدح شاعر و فاسق وغیره –
۱۴۹	[illegible] در مسجد –	۱۷۳	کذب و دروغ –
״	تجسس و پندار –	۱۷۵	ذو الوجهین –
۱۵۰	بدخلقی –	״	سوگند بغیر خدا و بجز آن –
۱۵۱	[illegible] –	۱۷۵	افشای سر مسلم –
۱۵۲	سلام باشارت –	۱۷۹	اختلاط مرد و زن و [illegible] وغیره –
۱۵۳	اطلاع در خانهٔ کسی بغیر اذن –	۱۸۰	[illegible] استهزا وغیره –
״	استماع سخن غیر وغیره –	۱۸۲	سحر و کهانت و عرافت و نجوم و رمل و شعبده –
۱۵۴	غضب و خشم –		
״	تهاجر و تشاحن و تدابر –	۱۸۳	تصویر حیوانات وغیره –
۱۵۵	کافر گفتن مسلمان –	۱۸۵	نردبازی وغیره –
۱۵۶	دشنام دهی آدمی و دابه –	״	جلیس سوء –
۱۵۸	دشنام دهی زمانه –	۱۸۶	خفتن بالای سطح بی حجاب –
۱۵۹	ترسانیدن مسلمان بسلاح وغیره	״	خفتن بر روی –
۱۶۰	عدم قبول عذر مسلمان –	۱۸۷	گرفتن فال بد –
۱۶۱	نمیمه –	״	اقتنای کلب –
۱۶۲	آبروریزی و غیبت و بهتان –	۱۸۸	تنها سفر کردن –

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۹	سفر کردن زن بغیر محرم	۲۰۳	زیارت قبور از جہت زنان
"	ہمراہی جرس و سگ در سفر	۲۰۴	مرور بر قبور ظالمین
۱۹۰	سفر اول شب	"	عذاب قبر
"	حسب رتبہ و نقاشی آرد	۲۰۵	نشستن بر قبر شکستن استخوان مردہ
۱۹۵	آویختن تمائم و جرس		
۱۹۶	وصیت و بشارت وران	۲۰۶	ثواب بخشش اولاد از والدین متوفا
۱۹۷	کراہت مرثیہ	۲۰۸	خاتمہ بیان میں اخلاص حج و صدقات و نیت صالح کے
۱۹۸	تماشے بر جنازہ		
۱۹۹	نیاحت و نعی و غیرہ	۲۱۷	خاتمۃ الطبع
۲۰۱	سوگ زن	۲۱۸	قطعہ تاریخ طبع
"	اکل مال یتیم	۲۱۹	خاتمۃ الطبع دیگر





صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۵	انتقامیہ	انتقامیہ	۴۶	۷	مرا	مرنا
۵	۱۳	تا نقش شیوا	نیو است نقش	۔۔	۲	عجیب شہ	عجیب شے
۷	۸	سکے	سکے ہے	۔۔	۱۷	موتی نئی وہ کہ	موتی نئی آن
۸	۸	آنگینہ	آنگینہ سے	۔۔	۲۶	نغمہ زن	نغمہ زنا
۱۲	۱۳	خلل کر شکنگی	خلل کر شکنگی	۵۱	۷	بہیجا	نہ بہیجا
۱۸	۸	تواضع	تواضع	۔۔	۱۵	بہر	بہرا
۔۔	۹	صحابیت	صحابیت	۵۳	۸	نکر گئے	نکر گئے
۱۹	۲۲	بزور	تیر از	۔۔	۱۱	آز ناخنہ	دہری آنکا
۲۰	۸	پاپی	پاپی نہ ٹھیرو	۵۴	۹	بیٹھیا	پیچیا
۳۲	۱۰	اور نگینیوں	اور نگینیوں	۔۔	۸	تن	متن
۳۴	۱۷	آئینہ میں	آئینہ ہے	۔۔	۱۵	خرام	خرام
۳۶	۱۹	دا	کا	۵۸	۷	ہزار	ہزار
۴۱	۷	پہر	پہار	۶۷	۱	عطیہ	عطیہ
۴۳	۳	تبسم	تبسم	۴۹	۲۰	زنا ستم	زنا ستم
۴۳	۸	دبیر کی	کل بھیر	۶۱	۹	خلوت	خلوت
۴۶	۲	رخصت	زحمت	۶۳	۱۹	بدکرداری	بدکردار
۔۔	۵	زحمت	زحمت	۸۰	۸	پیکر سے	یمن ہے
۔۔	۲	رخصت	زحمت	۔۔	۱۰	صبح دم	تا صبح دم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۳	عزت	عبرت	۱۴۴	۱۵	الحاکم	والحاکم
،،	۱۶	دختره	دختیره	۱۴۶	۱۳	تجنا مرقا	سجنا مرقا
۹۶	۲	اٹھے	اُٹھے	۱۴۸	۸	رویت	روایت
۹۸	۵	دار تخ	دوستیت	۱۴۹	۱۰	نور	نور
،،	۱۴	سنگوار	سنگار	۱۵۵	۲	ہراش	خراش
۱۰۳	۱۹	ٹھیا ٹاکر	ٹھیا ٹاکر	۱۵۶	۱۳	کوفر کیا	کوفر کیا
،،	۴	جھا	بھا	۱۷۱	۹	عشرات	عشرات
۱۰۴	۲۰	ثالث	ثالث	۱۷۳	۸	گناه	گنده
۱۰۵	۱۱	ثقه	ثقه	۱۷۸	۱	بیقی	بیہقی
۱۱۰	۴	پرواه	پروا	۱۸۰	۹	بہنم	جہنم
۱۱۳	۱۷	ودونوں	دونوں	۱۸۴	۴	گیا ہے	کیا ہے
۱۲۴	۶	رات دن	رات	۱۸۶	۷	لشریہ	الشریہ
۱۲۹	۱۳	الطبرانی	الترمذی	۲۰۱	۱۹	خرم	خرم
۱۳۰	۲۰	تمیر	تحبیر	۲۰۶	۴	اسباب	اسباب ہیں
۱۳۱	۲۱	زانیہ	زانیہ	،،	۱۸	یہ	یہ دنیا
۱۳۲	۳	کالے	کچھ کالے	۲۰۷	۳	آفسو	آنسو
۱۳۷	۶	پہونکا	پھونکا	۲۱۵	۶	پیر	پر
۱۴۱	۷	موبقات	موبقات	۲۱۸	۱۳	طیقه	طبقه
۱۴۳	۸	اولار	اولاد	۲۲۰	۹	تمیکر	تمیز

تمت